

www.KitaboSunnat.com

اسباق النحو

امام حمید الدین فراہی

ترتیب و تدوین
خالد مسعود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

اسباق النحو

(اسم، فعل، حرف)

امام حمید الدین فراہی

ترتیب و تدوین

خالد مسعود

www.KitaboSunnat.com



جملہ حقوق محفوظ ہیں

○ اہتمام: محمد احسن تہائی

○ مطبع: گنج شکر پرنٹرز

○ تاریخ اشاعت: 2006

○ قیمت: 150 روپے

دارالتذکرہ

رحمن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار

لاہور۔ 54000 فون: 7231119

ای میل: info@dar-ut-tazkeer.com

ورب سائٹ: www.dar-ut-tazkeer.com

فہرست مضامین

33	توابع - صفت	7	پیش لفظ
34	عطف، تاکید	9	دیباچہ
35	بدل، عطف بیان	11	عربی زبان کی ابتدائی باتیں
36	مبیات، ضمائر	13	علم نحو
39	اشارات		
40	موصولات		اسم کا بیان
42	استفہامات	17	اسم کی قسمیں
44	ظروف، مخففات	20	اعراب کی مختلف صورتیں
44	مرکبات	22	معربات اصلیه
45	معربات مشککہ	23	مبتدا و خبر
50	استثنائی صورتیں غیر منصرف	24	مجرور بواسطہ حرف جر
53	مبدل الاعراب	26	مضاف الیہ
55	اعداد	28	مفعول بہ، حال،
57	اوزان جمع مکسر	29	ظرف
		30	علتہ
		31	تمیز مفعول مطلق

119	خاصیاتِ ابواب	فعل کا بیان
123	افعال ناقصہ	61 مادہ اور وزن
125	افعال مقاربہ، افعال مدح و ذم	63 تقسیم فعل
126	افعال تعجب - اسماء الافعال	64 مشتقاتِ فعلیہ
		65 جملہ فعلیہ کے قواعد
	حرف کا بیان	67 ابواب ثلاثی مجرد
131	حروف اضافت	68 ماضی
136	حروف مشبہ بفعل	71 مضارع
138	حروف عطف	79 امر
141	حروف نفی، مستقبل	81 ذوالفعل
142	حروف نداء، حروف ایجاب و تصدیق	81 اسم الفعل
143	حروف استثناء، حروف مصدر	84 صفت
144	حروف تخفض، حروف شرط	84 مفضل، مبالغہ
145	حروف روع، حروف تفسیر	85 ظرف، آلہ
		87 ابواب ثلاثی مزید
	مشقوں کا حل	95 مبدلات فعل
147	مشق نمبر ۱	98 مثال
148	مشق نمبر ۲	99 اجوف
149	مشق نمبر ۳	103 ناقص
151	مشق نمبر ۴	108 لفیف
153	مشق نمبر ۵	110 مضاعف
		112 مبدلات ثلاثی مزید

171	مشق نمبر ۱۷	154	مشق نمبر ۶
172	مشق نمبر ۱۸	155	مشق نمبر ۷
174	مشق نمبر ۱۹	157	مشق نمبر ۸
175	مشق نمبر ۲۰	158	مشق نمبر ۹
176	مشق نمبر ۲۱	159	مشق نمبر ۱۰
178	مشق نمبر ۲۲	161	مشق نمبر ۱۱
181	مشق نمبر ۲۳	163	مشق نمبر ۱۲
182	مشق نمبر ۲۴	164	مشق نمبر ۱۳
183	مشق نمبر ۲۵	165	مشق نمبر ۱۴
184	مشق نمبر ۲۶	167	مشق نمبر ۱۵
186	مشق نمبر ۲۷	169	مشق نمبر ۱۶
187	مشق نمبر ۲۸		

پیش لفظ

فن نحو میں یہ کتاب میرے ایک دیرینہ خواب کی تعبیر ہے۔ ایک عرصہ دراز سے میری یہ آرزو رہی ہے کہ مولانا فراہیؒ کی اسباق النحو کو بنیاد بنا کر، اردو میں نحو کی ایک ایسی کتاب مرتب کر دی جائے جو عربی کا شوق رکھنے والے نوجوانوں کے لیے آسان بھی ہو اور کفایت کرنے والی بھی۔ الحمد للہ ہمارے فاضل رفیق، برادر عزیز خالد مسعود سلمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کام نہایت حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ فاضل مؤلف نے محنت کر کے وہ تمام خلا بھر دیئے ہیں جو مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں، معلم کی مشق و تمرین پر اعتماد کر کے، چھوڑ دیئے تھے اور بعض وہ بحثیں بھی مکمل کر دی ہیں، جو اصل کتاب میں ناتمام رہ گئی تھیں۔ اب میرے نزدیک یہ کتاب طلبہٴ فن کے لیے کافی ہے۔ اس سے عربی زبان سیکھنے کی راہ باز ہو جائے گی۔ پھر قرآن و حدیث اور ادب عربی کی اعلیٰ کتابوں کے مطالعہ سے جب اس زبان کا ذوق پیدا ہو جائے گا تو اس فن کے نازک اور مشکل مسائل حل کرنے کے لیے کلید خود ہاتھ آ جائے گی۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ عربی زبان سے ہمارا تعلق محض ایک زبان کی حیثیت سے رسمی اور وقتی نہیں ہے بلکہ یہ واجبات دین میں سے ہے۔ ہمارے دین کے اصل ماخذ..... قرآن و حدیث..... عربی میں ہیں اس وجہ سے اس زبان کا سیکھنا سکھانا ہمارے لیے ضروریات دین میں داخل ہے۔ اگر اس زبان سے ہمارا تعلق منقطع ہو جائے تو خود دین سے بھی ہمارا تعلق براہ راست باقی نہیں رہ سکے گا بلکہ یہ صرف بالواسطہ رہ جائے گا جس کا نتیجہ بالآخر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح

یہود و نصاریٰ اپنے صحیفوں کی اصل زبان سے محروم ہو جانے کے سبب سے اپنے دین ہی سے محروم ہو بیٹھے اور تورات و انجیل کی تعلیمات بالکل محرف ہو کر رہ گئیں اسی طرح خدا نخواستہ ہم بھی قرآن کو محرفین کی ایک بازیگاہ بنا دیں گے۔ اُمت کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے اندر ایک گروہ ایسے لوگوں کا برابر پیدا ہوتا رہے جن کو دین میں اجتہاد و تفقہ کا مرتبہ حاصل ہو اور یہ چیز ظاہر ہے کہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ اس گروہ کو قرآن و حدیث کی اصل زبان میں پوری مہارت حاصل ہو۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر عربی زبان کی تعلیم کو آسان بنانے کے لیے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔ یہ اس راہ میں پہلا قدم ہے۔ آگے ان شاء اللہ اسی نہج پر دین کی پوری تعلیم کا نصاب تیار کر دیا جائے گا۔ اس طرح ان نوجوانوں کے لیے عربی سیکھنے کی راہ ہموار ہو جائے گی جو عربی مدرسوں کے پرچہ راستوں اور ان کی مغلق کتابوں سے گھبراتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مولف کی اس سعی کو مشکور فرمائے۔ ان کو اپنے دین کی خدمت کی بیش از بیش توفیق بخشے اور اس کتاب سے ہماری نسل کے اندر عربی سیکھنے کی ہمت اور اس کا شوق پیدا ہو۔

دعا گو

امین احسن اصلاحی

دیباچہ

عربی زبان کے قواعد کی تعلیم کا معروف طریقہ، جو مدارس میں بالعموم اختیار کیا جاتا ہے، خاصا طویل ہے۔ سب سے پہلے طلبہ کو فعل کے صیغے اور گردانیں یاد کرائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد اسم کی باری آتی ہے۔ جس کی بنیاد ایک سو عوائل پر رکھی گئی ہے۔ اس طریقہ تعلیم سے عربی جاننے میں کئی برس صرف ہوتے ہیں۔ امام حمید الدین فرائی رحمۃ اللہ نے قواعد کی تعلیم کے لیے ایک رسالہ 'اسباق الخو' کے نام سے لکھا جس میں اسم اور فعل کے مباحث ایک نئے پیرائے میں بیان کیے۔ انہوں نے اسم کے اعراب کی بنیاد عوائل کے بجائے اختلاف حالات پر رکھی جس کے نتیجے میں سو عاٹوں کی وہ اہمیت نہ رہی جو معروف طریقہ میں ہے، نیز فعل اختلاف حالات نہ رکھنے کے باعث اعراب سے آزاد ہو گیا۔ لہذا اس کتاب میں قواعد کی تعلیم اسم کے مباحث سے شروع کی گئی اور فعل کی باری بعد میں آئی۔ اس کتاب کی مدد سے عربی قواعد کی تعلیم میں حیرت انگیز سہولت پیدا ہوئی اور طلبہ چند ماہ میں زبان کی خاصی استعداد پیدا کر لینے میں کامیاب ہوئے۔

امام فرائیؒ کی یہ تصنیف بے حد مجمل ہے۔ جس میں عربی مدارس کے ماحول پر اعتماد کرتے ہوئے آسان باتیں طلبہ اور اساتذہ کے فہم پر چھوڑ دی گئی ہیں۔ اس فعل کے مباحث میں مشق کے لیے مثالیں شامل نہیں ہیں، نیز حرف کی بحث مصنف لکھ ہی نہیں سکے تھے۔ میں نے اسباق الخو میں ضروری اضافے کر کے اصل کتاب کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب اس کے نقشہ مباحث کے لیے طلبہ کو کسی دوسری کتاب کی طرف رجوع نہیں کرنا پڑے گا۔ اسم کی ترتیب میں قدرے تبدیلی کی گئی ہے۔ چونکہ مینات یعنی ضمائر، اشارات، موصولات وغیرہ ہل اور کثیر الاستعمال ہیں اس لیے ان کو معربات مشککہ اور غیر منصرف سے پہلے لایا گیا ہے۔ فعل کے بیان میں مشقوں اور

چند معنی عنوانات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ حرف کا بیان نیا ہے جس میں کوشش کی گئی ہے کہ حرف کی مختلف قسموں اور ان کے استعمالات کا ضروری تعارف کرا دیا جائے۔ اس طرح کتاب کی موجودہ ترتیب میں صرف ونحو کے تمام ضروری مباحث آگئے ہیں جن کی مشق کے بعد قاری زبان کے قواعد کو بخوبی سمجھنے لگتا ہے۔

کتاب سے قلیل مدت میں استفادہ کے لیے ضروری ہے کہ اس کی مشقوں کو حل کیا جائے۔ یہ مشقیں عربی سے اردو اور اردو سے عربی میں ترجمہ کے لیے تو ہیں ہی، اس کے علاوہ ان میں دیئے ہوئے عربی الفاظ اور جملوں کی ساخت پر بھی اچھی طرح غور کرنا مفید ہوگا۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اپنے پاس سے مزید جملے مہیا کر کے طلبہ کو ہر قاعدہ کی خوب مشق کرائیں۔ مشقیں زیادہ تر آیات پر مشتمل ہیں تاکہ طلبہ کا تعلق شرع ہی سے قرآن کے ساتھ قائم ہو جائے اور جو نئی کتاب ختم ہو وہ کلام الہی کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور کتاب کو اپنے کلام کے فہم کا وسیلہ بنائے۔ آمین۔

خالد مسعود

عربی زبان کے حرف ہجا ۲۹ ہیں۔

اب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و
۶۵ ی.

کوئی حرف حرکت یا سکون کے بغیر نہیں بولا جاسکتا۔ سادہ حرکتیں تین ہیں:

فتحہ (زبر) کسرہ (زیر) اور ضمہ (پیش)۔ جن حروف پر یہ حرکتیں آئیں، انہیں علی الترتیب مفتوح، مکسور اور مضموم کہتے ہیں۔ سکون کو علامت ’د‘ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ یَضْرِبُ میں پہلا حرف مفتوح، دوسرا ساکن، تیسرا مکسور اور چوتھا مضموم ہے۔

تمام حروف متحرک بھی ہو سکتے ہیں اور ساکن بھی، لیکن الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ جیسے یہ
 قَال میں ہے۔ جب الف متحرک نظر آئے تو فی الحقیقت یہ ہمزہ ہوگا، جو بصورت ”الف، یا، و“
 لکھا گیا ہوگا جیسے سَأَلَ، سَأِلَ، سَوَّلَ میں ہے۔

حرف ساکن جب دوبارہ متحرک ہو تو اسے تشدید کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ مثلاً اَمَدٌ کو اَمَدٌ۔

لفظ کے آخری حرف سے کبھی دوزبر، دوزیر یا دو پیش لگنے کے باعث ساکن نون کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ (جیسے زید کی آواز زَیدُن ہے) ان دوہری حرکات کو تونین کہتے ہیں۔ مثلاً زَیدُا، زَیدُ، زَیدُ" میں دال پر تونین ہے۔

فتحہ، کسرہ اور ضمہ علی الترتیب، ای اور و کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں۔

یہ حرف جب ساکن ہوں اور ان سے فوراً پہلے آنے والے حروف کی حرکت ان کے موافق ہو تو یہ اس حرکت کو طویل کر دیتے ہیں۔ ایسی حرکات کو کبھی کھڑے زبر، کھڑے زیر اور اُلٹے پیش سے

ظاہر کیا جاتا ہے۔ ان حرکات کو فتح اشباعی، کسرہ اشباعی اور ضمہ اشباعی بھی کہتے ہیں۔

ذُکُری، بُشُری جیسے الفاظ میں جو الف، ی کی شکل میں لکھا جاتا ہے، اسے الف مقصورہ کہتے ہیں۔ صحراء، عطاء جیسے الفاظ میں جو الف ہمزہ سے پہلے آتا ہے، اسے الف ممدودہ کہتے ہیں۔ کسی لفظ کے آغاز میں حرف اگر ساکن ہو تو اسے پڑھنا ممکن نہیں ہوتا جب تک اس سے پہلے کوئی متحرک حرف موجود نہ ہو۔ عربی کے مندرجہ ذیل اسم ساکن حرف سے شروع ہوتے ہیں۔ ان کو پڑھنے کے لیے ان سے پہلے ایک ہمزہ لگایا جاتا ہے، جسے ہمزہ وصل کہتے ہیں:

اِبْنُ (بیٹا) اِبْنَةُ (بیٹی) اِمْرُءُ (مرد) اِمْرَاةٌ (عورت) اِسْمُ (نام) اِنْسَانٍ، اِنْتَانِ (دو)۔ ماضی اور امر کے بعض اوزان بھی ساکن الاول ہیں۔

اسم نکرہ کو معرفہ بنانے کے لیے لفظ سے پہلے ساکن لام لگایا جاتا ہے، اسے لام تعریف کہتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ سے اَلرَّجُلُ، حَمْدٌ سے اَلْحَمْدُ۔

ہمزہ وصل صرف ابتدائے کلام میں آواز دیتا ہے ورنہ خاموش رہتا ہے البتہ مندرجہ ذیل صورتوں کے علاوہ ہر حال میں لکھا جاتا ہے:

ا۔ ابن کا ہمزہ سَعِيدٌ بَنٌ زَيْدٌ کی سی ترکیب میں۔

ب۔ اسم کا ہمزہ آیت بِسْمِ اللّٰهِ میں۔

ج۔ لام تعریف کا ہمزہ لِ کے بعد مثلاً لِلْفَائِزَةِ۔

لام تعریف جب ایسے اسم پر آئے جس کا پہلا حرف ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ یا ن ہو تو لام کی آواز بدل کر اپنے مابعد کے حرف کی سی ہو جاتی ہے۔ مثلاً الشَّمْسُ، الطَّعَامُ، الدَّارُ۔ مذکورہ حروف، حروف شمسی کہلاتے ہیں۔ باقی ماندہ حروف ہجا حروف قمری کہلاتے ہیں۔ ان کے ساتھ لام کی آواز نہیں بدلتی۔ مثلاً الْقَمَرُ، الْبَابُ، الْجَيْشُ۔

اگر کسی اسم پر تنوین ہو اور اس کے فوراً بعد آنے والا لفظ ساکن الاول ہو، تو پہلے اسم پر تنوین کی ایک حرکت کے عوض ن، مکسور لگا دیتے ہیں اور اسے ساکن الاول کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ یہ ن مکسور تنوین کے باعث پیدا ہونے والی نون کی آواز کی یادگار ہوتا ہے اور نون قطعی کہلاتا ہے۔ مثلاً مُحَمَّدٌ اَلْعَرَبِيُّ کی بجائے مُحَمَّدٌ اَلْعَرَبِيُّ اور عَزِيزُ اِبْنِ اللّٰهِ کی بجائے عَزِيزُ بْنُ اِبْنِ اللّٰهِ لکھا اور پڑھا جائے گا۔

علم نحو

نحو:-

نحو وہ علم ہے جس میں کلمہ اور کلام کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے قاعدے بتائے جاتے ہیں۔

کلمہ:-

ایک مفرد لفظ کو کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔

- ۱۔ اسم:- جو کسی انسان، حیوان، نبات یا کسی اور چیز کا نام ہو جیسے زید، رشید، گھوڑا، انار، زمین، کرسی وغیرہ۔ اسما صفات مثلاً نیک، بد، سرخ، سفید وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔
- ۲۔ فعل:- جو بقید زمانہ کسی کام کے ہونے کو ظاہر کرے۔ جیسے گیا، جاتا ہے، جائے گا اور جا وغیرہ۔
- ۳۔ حرف:- جو اپنے صحیح معنی اس وقت ظاہر کرے جب اسے کسی اسم یا فعل کے ساتھ لگایا جائے۔ جیسے پر، سے، تک، لیے، میں وغیرہ۔

کلام:-

ایک پوری بات کو کہتے ہیں۔ مثلاً زید عالم ہے۔ وہ جاتا ہے، تو پڑھ۔ کلام کو جملہ تامہ، جملہ مفیدہ اور مرکب تام بھی کہتے ہیں، یہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے بنتا ہے۔ کبھی ایک ہی لفظ سے پوری بات بن جاتی ہے تو درحقیقت وہاں کوئی اور لفظ چھپا ہوتا ہے۔ مثلاً لکھ، میں لفظ ”تو“ چھپا ہوا ہے یعنی تو لکھ۔

کبھی دو یا زیادہ الفاظ ملنے سے بھی بات مکمل نہیں ہوتی۔ جیسے میری کتاب، اچھا آدمی، گھر میں وغیرہ۔ اس کو مرکب غیر مفید یا مرکب ناقص کہتے ہیں۔

آگے کے صفحات میں علم نحو کے قاعدے بیان کیے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے وہ قاعدے بیان کیے جائیں گے جو اسم کے متعلق ہیں۔ اس کے بعد فعل اور حرف پر بحث کی جائے گی۔

اسم کا بیان

اسم کی قسمیں

مختلف پہلوؤں سے اگر اسم پر غور کیا جائے تو مندرجہ ذیل اہم قسمیں سامنے آتی ہیں:

با اعتبار عدد:-

تعداد کے اعتبار سے اسم تین طرح کا ہوتا ہے۔ واحد، ثنی اور جمع۔ واحد ایک، ثنی دو اور جمع دو سے زیادہ تعداد کو ظاہر کرتا ہے۔

واحد:

واحد میں اسم اپنی اصلی شکل میں ہوتا ہے۔ اس پر مزید الفاظ کا اضافہ نہیں ہوتا۔ مثلاً رَجُلٌ (ایک آدمی) قَلَمٌ (ایک قلم) دَوَاةٌ (ایک دوات) خَادِمَةٌ (ایک نوکرانی)۔

ثنی:

ثنی بنانے کے لیے اسم واحد کے آخر میں ـان اور بعض حالتوں میں ـین لگایا جاتا ہے۔ مثلاً رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ (دو آدمی) خَادِمَتَانِ، خَادِمَتَيْنِ (دو نوکرانیاں)

جمع:

جمع کی دو قسمیں ہیں۔ جمع سالم اور جمع مکسر۔ جمع سالم وہ ہے جس میں اسم واحد کا وزن باقی رہے اور اس کے آخر میں مذکر کے لیے ـُونَ یا ـِین اور مؤنث کے لیے ـَات لگے۔ مثلاً مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ یا مُسْلِمِینَ، زید سے زَیْدُونَ یا زَیْدِینَ اور زَیْنَب سے زَیْنَبَات۔ ہند سے ہِنْدَات۔ اگر لفظ مفرد کے آخر میں پہلے سے ء موجود ہو تو اس کی جمع مؤنث سالم بناتے وقت اس کو حذف کر کے ـَات لگایا جاتا ہے۔ مثلاً مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَات۔ طَالِبَةٌ سے طَالِبَات۔

جمع سالم بننے کے لیے ضروری ہے کہ اسم واحد ذوی العقول کا علم (نام) یا صفت ہو۔ لہذا رَجُلٌ، جوعلم یا صفت نہیں، کی جمع رَجُلُونَ نہیں آئے گی۔

☆ یعنی عقل رکھنے والے

بعض اسم ایسے بھی ہیں جن میں مذکورہ شرط نہیں پائی جاتی لیکن ان کی جمع مذکر سالم کے وزن پر خلاف قیاس آتی ہے۔ مثلاً "أَرْضُ" (زمین) سے "أَرْضُونَ" (عالم) (جہان) سے "عَالَمُونَ"۔ "إِن" (بیٹا) سے "بَنُونَ" (سنہ) (سال) سے "سِنُونَ" وغیرہ۔

جمع مکسر وہ ہے جس میں اسم واحد کا وزن اپنی حالت پر باقی نہ رہے، بلکہ اس میں کچھ تغیر ہو جائے۔ یہ تغیر حروف کی زیادتی کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ مثلاً "رَجُلٌ" سے "رِجَالٌ"، "قَلَمٌ" سے "أَقْلَامٌ"۔ حروف کی کمی کے ساتھ بھی مثلاً "سُورٌ" سے "رُسُلٌ"، "كِتَابٌ" سے "كُتُبٌ" اور حرکات کی تبدیلی کے ساتھ بھی۔ مثلاً "أَسَدٌ" سے "أُسْدٌ"۔

جمع مکسر کے اوزان بے شمار ہیں جن میں زیادہ استعمال ہونے والے اوزان کا بیان آگے آئے گا۔ (دیکھیے صفحہ ۴۹)

باعتبار جنس:-

جنس کے اعتبار سے اسم مذکر بھی ہو سکتا ہے اور مؤنث بھی۔ مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور لفظی۔

مؤنث حقیقی وہ ہے جو کسی جاندار مؤنث پر دلالت کرے جیسے زینب، ہند، لیلیٰ، اُم (مال)، اُخت (بہن)۔ جو مؤنث کسی جاندار پر دلالت نہ کرے وہ مؤنث لفظی ہے۔ مؤنث لفظی کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ قیاسی ۲۔ سماعی۔

قیاسی وہ ہے جس میں مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی ایک علامت پائی جائے۔

۱۔ لفظ کے آخر میں ہونا مثلاً "حِجْمَةٌ"، "عِزَّةٌ"، "صَلْوَةٌ"، "جَنَّةٌ"، "مُسْلِمَةٌ"، "قَاتِلَةٌ"

۲۔ لفظ کے آخر میں الف مقصورہ ہونا مثلاً "ذُعُورٌ"، "تَقْوَىٰ"، "حُسْنَىٰ"، "عُقْبَىٰ"۔

۳۔ لفظ کے آخر میں الف ممدودہ ہونا مثلاً "صَخْرَاءُ"، "حَمْرَاءُ"، "كِبْرِيَاءُ"

۴۔ جمع مکسر ہونا مثلاً "رِجَالٌ"، "كُتُبٌ"، "أَقْلَامٌ"

مؤنث سماعی وہ الفاظ ہیں جن میں تانیث کی مذکورہ بالا علامتوں میں سے کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ صرف اہل زبان سے ان الفاظ کو مؤنث سنا گیا ہے۔ مشہور مؤنث سماعی حسب ذیل

ہیں:

أَرْضُ " (زمین) نَفْسُ " (جان) حَرْبُ " (لڑائی) سَمَاءُ " (آسمان) عَصَا " (لاٹھی)
فُلُكُ " (کشتی) لَيْلُ " (رات) ذَارُ " (گھر) سَلَمُ " (صلح) شَمْسُ " (سورج)
أَرْبُ " (خرگوش) إِبْصَعُ " (انگلی) رَحَى " (پچی) بِنُ " (دانت) قَوْسُ " (کمان)
كَاسُ " (جام) فَاؤُسُ " (کلباڑی)

جسم کے تمام دوہرے اعضا کے نام۔ عَيْنُ، "، أُذُنُ، "، قَدَمُ، "

شراب کے تمام نام مثلاً خَمْرُ، "، طَلَاءُ، " وغیرہ

ہوا کے تمام نام مثلاً رِيحُ، "، صَرَصَرُ، "، صَبَا، "، دَبُورُ، " وغیرہ

آگ اور دوزخ کے تمام نام مثلاً نَارُ، "، سَعِيرُ، "، جَهَنَّمُ، "، سَقَرُ، "

اسم مذکر میں کسی علامت کی ضرورت نہیں تھی کہ ایسے اسماء جو مذکر کے نام ہوں لیکن ان میں تانیث کی کوئی علامت بھی پائی جائے، وہ مذکر ہی رہتے ہیں۔ مثلاً طَلْحَةُ، عِكرمة، معاوية، أَرْطَى، وغیرہ۔

باعتبار اعراب :-

اسم جب ترکیب میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے تین مرتبے ہو سکتے ہیں۔

۱۔ جب وہ کلام میں جزء ضروری ہو مثلاً سَلِيمُ " ذَاهِبُ " (سَلِيمُ جانے والا ہے) میں سَلِيمُ اور ذَاهِبُ دونوں ضروری اجزاء ہیں۔ ان میں سے اگر ایک نہ ہو تو بات پوری نہ ہوگی۔

۲۔ جب وہ جزء زائد ہو لیکن محتاج واسطہ نہ ہو۔ مثلاً سَلِيمُ " ذَاهِبُ " غَدَا (سَلِيمُ کل جانے والا ہے) اس میں غدا کا لفظ مزید واقفیت کے لیے بڑھایا گیا ہے اور بغیر کسی واسطہ کے آلا ہے۔

۳۔ جب وہ زائد بھی ہو اور محتاج واسطہ بھی ہو مثلاً سَلِيمُ " ذَاهِبُ " إِلَى الْمَدْرَسَةِ (سَلِيمُ مدرسہ کو جانے والا ہے) اس میں مدرسہ کا لفظ مزید واقفیت کے لیے بڑھایا گیا ہے لیکن اس لفظ کو ملنے کے لیے الی کے واسطہ کی ضرورت ہوئی۔

ظاہر ہے کہ پہلا مرتبہ سب سے اونچا ہے، اس کے بعد دوسرا ہے اور سب سے نیچا تیسرا۔ ان مراتب کو بالترتیب رفع، نصب اور جر کہتے ہیں اور جو اسم ان مراتب میں ہوں، ان کو مرفوع، منصوب اور مجرور کہتے ہیں۔

منصوب اور مجرور یا بحالت رفع، بحالت نصب اور بحالت جر کہتے ہیں۔

اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھنے سے پتہ چلے گا کہ مرفوع کے آخر میں 'ہے' منصوب کے آخر میں '☆' اور مجرور کے آخر میں 'ہے'، یہ علامات اسم کے مراتب کو ظاہر کرتی ہیں اور عربی زبان کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اس وجہ سے ان کو اعراب کہتے ہیں۔

عربی کے بعض اسماء پر اعراب آتا ہے اور بعض ایک ہی حالت پر رہتے ہیں۔ جن اسموں پر اعراب آتا ہے، انہیں معرب یا متمکن کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مثال میں سلیم، ذاہب اور غدا معرب ہیں۔ جن اسموں کی حالت ایک جیسی رہتی ہے اور مختلف مراتب میں ہونے کا ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا مثلاً اَلْدَي (وہ جو) ذَلِکَ (وہ) هٰذَا (یہ) مَنْ (کون)۔ ایسے اسم مثنیٰ یا غیر متمکن کہلاتے ہیں۔ ان دو قسموں کے علاوہ کچھ مخصوص صورتیں بھی ہیں جن کو 'معربات مشککہ' اور 'استثنائی صورتیں' کے عنوانات کے تحت کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

اعراب کی بحث علم نحو کا خاص مضمون ہے اور معربات اور مبنيات کے قواعد کی پہچان اس علم کی کلید ہے۔ اب ہم ان مباحث کی تفصیل کریں گے۔

اعراب کی مختلف صورتیں

یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ کسی اسم کا اعراب رفع کا ہے یا نصب کا یا جر کا، عموماً اسم کے آخر میں حرکات 'ہے'، 'ہے' لگائی جاتی ہیں۔ ایسے اعراب کو اعراب بالحرکتہ یا حرکتی اعراب کہا جاتا ہے۔ بعض اسموں کے اعراب کو ظاہر کرنے کے لیے حرکتوں کے بجائے حروف 'وَنَ، 'مَنْ، 'ہے' ان اور 'ہے' بڑھائے جاتے ہیں۔ ایسے اعراب کو اعراب بالحرَف یا حرفی اعراب کہتے ہیں۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اسم کو کونسی قسم پر کونسا اعراب لگتا ہے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل گوشوارہ کو خوب سمجھ لینا چاہیے۔

☆ منصوب کے آخر میں جبہ یای آری ہو تو الف کا اضافہ نہیں کیا جاتا۔ مثلاً جُكْمَةٌ۔ ہڈی

اقسام اسم		اعراب بحالت	
	رفع	نصب	جر
۱۔ واحد	خَادِمٌ	خَادِمًا	خَادِمٍ
۲۔ جمع مکسر	خُدَّامٌ	خُدَّامًا	خُدَّامٍ
جمع سالم مؤنث	خَادِمَاتٌ	خَادِمَاتٍ	خَادِمَاتِ
جمع سالم مذکر	خَادِمُونَ	خَادِمِينَ	خَادِمِينَ
ثنیٰ	خَادِمَانِ	خَادِمَيْنِ	خَادِمَيْنِ
غیر منصرف ☆	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	مَسَاجِدَ

اعراب کی یہ شکلیں ثقیل کہلاتی ہیں۔ جب حرکتی اعراب کی تئوین میں سے نون کی آواز غائب کر دی جائے اور حرفی اعراب میں جو نون موجود ہے اسے نکال دیا جائے تو اعراب کی یہ شکلیں خفیف کہلاتی ہیں۔ خفیف اعراب کے ساتھ مذکورہ گوشوارہ حسب ذیل ہوگا:

اقسام اسم		اعراب بحالت	
	رفع	نصب	جر
۱۔ واحد	خَادِمٌ	خَادِمٌ	خَادِمٍ
۲۔ جمع مکسر	خُدَّامٌ	خُدَّامٌ	خُدَّامٍ
۳۔ جمع سالم مؤنث	خَادِمَاتٌ	خَادِمَاتِ	خَادِمَاتِ
۴۔ جمع سالم مذکر	خَادِمُونَ	خَادِمِينَ	خَادِمِينَ
۵۔ ثنیٰ	خَادِمَانِ	خَادِمَيْنِ	خَادِمَيْنِ
۶۔ غیر منصرف	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	

عام حالات میں اعراب کی ثقیل شکل ہی استعمال ہوتی ہے البتہ دو موقعوں پر اعراب خفیف استعمال ہوگا۔

- ۱۔ حرکتی اعراب والے لفظ پر جب لام تعریف لگا جائے مثلاً الْحَمْدُ، الْكِتَابُ، النُّورُ
- ۲۔ ہر اس معرب پر (خواہ وہ حرکتی اعراب رکھتا ہو یا حرفی) جو مضاف ہو جائے مثلاً۔
رَسُولُ اللَّهِ (اللہ کا رسول) اِنَّا زَيْدٌ (زید کے دو بیٹے) مُسْلِمُو الْبَلَدِ (شہر کے مسلمان)

مشق نمبر ۱

مندرجہ ذیل فقروں میں ثقل و خفیف اعراب پہچاننا اور اس کی توجیہ کرو۔

- (۱) الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ. (۲) إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ. (۳) سَلِيمٌ وَشَمِيمٌ خَلِيلَانِ. (۴) غُلَامًا بَكْرًا مَرِيضَانِ.
- (۵) قَلَمًا زَيْدٌ جَدِيدَانِ. (۶) خَادِمُو الْقَوْمِ مَخْدُومُونَ. (۷) الْمُسْلِمَاتُ صَالِحَاتٌ. (۸) إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ لَا كِهُونٍ. (۹) الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

معرباتِ اصلیہ

اصلی معربات جن پر ہمیشہ ایک ہی طرح کا اعراب لگتا ہے، دس ہیں۔ دوسرے الفاظ میں کسی جملے میں مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کے استعمال کی وجہ معلوم کرنے کے لیے مندرجہ ذیل گوشوارے سے کام لینا چاہیے، جس میں ان اعراب کے استعمال کے مواقع بیان کیے گئے ہیں۔
دس معرباتِ اصلیہ حسب ذیل ہیں:

دو مرفوع: ۱۔ مبتدا ۲۔ خبر

دو مجرور: ۱۔ بواسطہ حرف جر ۲۔ مضاف الیہ

- ۱۔ اسم کی یہ قسم وضاحت طلب ہے اس کی تفصیل آگے آئے گی۔ یہاں صرف اس کے اعراب کو سمجھ لیا جائے۔
- ۲۔ مضاف کی وضاحت کے لیے دیکھئے صفحہ ۱۸۔

۴۔ علتہ

۲۔ حال ۳۔ ظرف

چھ منصوب: ۱۔ مفعول بہ

۶۔ مفعول مطلق

۵۔ تمیز

ان میں سے ہر ایک کے قواعد کو مثالوں سے واضح کیا جاتا ہے۔

دومرفوع

مبتدا و خبر:-

”زید بیمار ہے“ ایک ایسا جملہ ہے جس میں زید کے بارے میں ایک خبر دی جا رہی ہے۔ اسے جب عربی میں ادا کریں گے تو جملہ یوں ہوگا۔ زَيْدٌ مَرِيضٌ۔ چونکہ زید کا لفظ جملے کے ابتدا میں آیا ہے اس لیے اس اسم کو مبتدا کہتے ہیں۔ دوسرا اسم مَرِيضٌ ”اس مبتدا کی خبر کہلاتا ہے۔ مبتدا اور خبر کو علی الترتیب مسند الیہ اور مسند بھی کہتے ہیں۔ اور ان دونوں کا اعراب ہمیشہ رفع کا ہوتا ہے۔

مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ اس لیے جب مبتدا نکرہ ہو تو اس سے پہلے لام تعریف لگا کر معرفہ بنانا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اَلْصَّاحِبُ اَمِينٌ ”تاجر امانت دار ہے“ یا اس کو مخصوص کرنے کے لیے اس کی صفت بڑھائی جاتی ہے۔ مثلاً رَجُلٌ عَالِمٌ ”خیر“ مِّنْ جَاهِلٍ (عالم آدمی جاہل سے بہتر ہوتا ہے۔ اس جملے رَجُلٌ ”نکرہ کی صفت عَالِمٌ“ بڑھائی گئی ہے اور خیر“ اس کی خبر ہے۔ خبر عموماً نکرہ اور کبھی کبھی معرفہ بھی آتی ہے۔ تاکید کے معنی پیدا کرنے کے لیے مبتدا یا خبر پر لام مفتوح لگا دیا جاتا ہے۔

خبر جب اسم مشتق ہو تو تذکیر و تانیث اور واحد، ثنی یا جمع ہونے میں مبتدا کے موافق ہوتی ہے۔ جمع مکرر چونکہ مؤنث کے حکم میں ہے اس لیے اس کی خبر واحد مؤنث آ سکتی ہے۔

۱۔ وہ اسم جو کسی مادہ فعلیہ سے نکلیں اسم مشتق کہلاتے ہیں مثلاً ذوالفعل، اسم الفعل، صفتہ، مبالغہ وغیرہ۔

مشق نمبر ۲

(۱) سَلِيمٌ عَاقِلٌ وَنَسِيمٌ غَافِلٌ. (۲) سَعِيدٌ قَوِيٌّ وَحَامِدٌ ضَعِيفٌ.
 (۳) رَشِيدٌ أَمِيرٌ وَجَعْفَرٌ وَزَيْرٌ. (۴) اللَّهُ رَازِقٌ وَالرَّسُولُ صَادِقٌ.
 (۵) أَلْبَسْتُ ضَاحِكَةً وَالْأُمُّ سَاكِتَةٌ. (۶) الصَّبِيُّ مَرِيضٌ وَالصَّبِيَّةُ
 صَحِيحَةٌ. (۷) الْإِنْسَانُ حَاكِمٌ وَالْحَيَوَانُ مَخْكُومٌ. (۸) الْخَادِمَانِ نَائِمَانِ
 وَالْخَادِمَتَانِ جَالِسَتَانِ. (۹) الْمُؤْمِنُونَ قَائِمُونَ وَالْمُسْلِمَاتُ عَابِدَاتٌ.
 (۱۰) غَامِرٌ وَغَمِيرٌ وَزُبَيْرٌ طَالِبُونَ. (۱۱) الْمُعَلِّمُونَ غَائِبُونَ وَالْمُعَلِّمَاتُ
 حَاضِرَاتٌ. (۱۲) لَرَشِيدٌ جَالِسٌ. (۱۳) الْأَرْضُ وَاسِعَةٌ وَالْجِبَالُ
 عَالِيَةٌ. (۱۴) لَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ. (۱۵) عَدُوٌّ غَاقِلٌ خَيْرٌ
 مِنْ صَدِيقٍ جَاهِلٍ.

(۱) زید سچا ہے۔ (۲) علم نور ہے۔ (۳) انسان عقل مند ہے۔ (۴) کتاب مفید ہے۔
 (۵) عورت بیٹھی ہے۔ (۶) گائے خوبصورت ہے۔ (۷) عامر اور عمیر روزے دار
 ہیں۔ (۸) دو بہنیں عبادت گزار ہیں۔ (۹) مومن قوی اور کافر کمزور ہیں۔ (۱۰) سعید،
 سعد اور زبیر صحابی ہیں۔ (۱۱) پھل بیٹھے ہیں۔ سورج طلوع ہونے والا ہے۔
 (۱۲) حریص محروم ہوتا ہے۔ (۱۳) دین خیر خواہی ہے۔

دو محرور

۱۔ بواسطہ حرف جر:-

مندرجہ ذیل سترہ حروف اپنے بعد آنے والے اسم کو ہمیشہ جر کا اعراب دیتے ہیں اس لیے
 انہیں حروف جارہ کہتے ہیں۔

حرف جر	مثال نمبر ۱	مثال نمبر ۲
ب کی قسم، ساتھ	بِاللَّهِ (اللہ کی قسم)	بِالْقَلَمِ (قلم کے ساتھ)

ت، و کی قسم	تَاللّٰهِ (اللہ کی قسم)	وَالشَّمْسُ (سورج کی قسم)
ک کی مانند	كَالْحِجَارَةِ (پتھر کی مانند)	كَظُلُمَاتٍ (تاریکیوں کی طرح)
ل کے واسطے	لِفَلَمَيْنِ (دو لڑکوں کے لیے)	لِلطِّفْلِ (بچے کی طرح)
فی میں	فِي الْبَيْتِ (گھر میں)	
علیٰ پر	عَلَى الْجَبَلِ (پہاڑ پر)	
من سے	مِنْ قَرِيْبَةٍ (ایک گاؤں سے)	
إِلَى تک، کو	إِلَى الْبَلَدِ (شہر کو)	إِلَى اللَّيْلِ (رات تک)
عَنْ سے	عَنِ الْلَّهْوِ (کھیل دو سے)	
مُنْذُ، مُذ سے لے کر	مُنْذُ شَهْرٍ (ایک ماہ سے)	مُنْذُ شَهْرٍ (ایک ماہ سے)
حَتَّى تک	حَتَّى الْعِشَاءِ (عشاء تک)	
رُبْ کئی کتنے	رُبَّ رَجُلٍ (کتنے آدمی)	
خَلَا، عَدَا، حَاشَا کے سوا	خَلَا زَيْدٌ (زید کے سوا)	

مجرد بواسطہ حرف جر مبتدا و خبر پر مشتمل جملے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور کبھی مبتدا یا خبر کا قائم مقام بن کر بھی آ جاتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کرو:

۱. زَيْدٌ ذَاهِبٌ إِلَى الْبَيْتِ.	۲. زَيْدٌ فِي الْبَيْتِ.	۳. فِي الْبَيْتِ زَيْدٌ.
۱. أَلْمَالُ مَحْفُوظٌ لِّزَيْدٍ.	۲. أَلْمَالُ لِّزَيْدٍ.	۳. لِّزَيْدٍ مَالٌ.

یہاں پہلی مثالوں میں مبتدا و خبر موجود ہیں۔ دوسری مثالوں میں مجرد خبر کی جگہ اور تیسری مثالوں میں جار اور مجرد مبتدا کی جگہ آتا ہے۔

مشق نمبر ۳

(۱) سَعِيدٌ عَلَى السُّطْحِ. (۲) وَاللَّهُ هَاشِمٌ غَنِيٌّ كَحَاجِمِ. (۳) الْيُطْفَلَةُ
جَالِسَةً فِي عَجَلَةٍ. (۴) سَعِيدٌ وَرَشِيدٌ ذَاهِبَانِ لِتِجَارَةٍ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى
مَدِينَةٍ. (۵) الرَّجُلَانِ مَشْغُولَانِ بِالزَّرَاعَةِ. (۶) الطَّالِبَانِ مَرِيضَتَانِ مُنْذُ
أَسْبُو عَيْنِ. (۷) لِرَشِيدٍ شُغْلٌ حَتَّى الْعِشَاءِ. (۸) الْقَوْمُ حَاضِرُونَ حَاشًا
زَيْدٍ. (۹) سَلِيمٌ مَاهِرٌ فِي عِلْمَيْنِ. (۱۰) أَلْعَزَّةُ لِلصَّادِقِينَ وَلِلْكَاذِبِينَ
ذَلَّةٌ. (۱۱) الْعُلَمَاءُ فِي الْأَرْضِ كَالنُّجُومِ فِي السَّمَاءِ.

(۱) شکر اللہ کے لیے ہے۔ (۲) خدا کی قسم، حرکت میں برکت ہے۔ (۳) خدا بندوں پر
مگران ہے۔ (۴) دو نوکر بازار کو جا رہے ہیں۔ (۵) باغ کے دو دروازے ہیں۔ (۶) اعمال
نیٹوں کے ساتھ ہیں۔ (۷) مومن ایک جسم کی طرح ہیں۔ (۸) شیٹیں سے گھریک دو میل ہیں۔
(۹) استانیان جمعہ سے غائب ہیں۔ (۱۰) دو بچوں کے سوا سب طالب علم بیمار ہیں۔ (۱۱) حیا
ایمان سے ہوتی ہے۔

۲۔ مضاف الیہ:-

جب کہا جائے ”زید کا قلم“ تو اس سے ایک خاص قلم مراد ہوتا ہے جو زید کی ملکیت ہے۔ اس
ترکیب میں قلم کو مضاف کہتے ہیں اور قلم کے مالک یعنی زید کو مضاف الیہ اردو میں اس ترکیب کی
پہچان دو اسموں کے درمیان ’کا‘ کے ’یا‘ کی کی موجودگی سے ہوتی ہے۔ عربی میں مضاف پہلے آتا
ہے اور مضاف الیہ بعد میں اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ نہیں آتا۔

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ البتہ مضاف جملے میں اپنے موقع کے لحاظ سے کبھی مرفوع
ہوگا، کبھی مجرور اور کبھی منصوب۔ مضاف کا اعراب ہمیشہ خفیف ہوتا ہے۔ پس ’زید کا قلم‘ کا ترجمہ
ہوگا قَلَمُ زَيْدٍ۔ زید کا قلم نیا ہے۔ قَلَمٌ زَيْدٌ جَدِيدٌ۔ اس جملے میں ’قلم نیا‘ مبتدا و خبر کی ترکیب
ہے۔ اس لیے قلم اور جدید مرفوع ہیں۔ سلیم زید کے قلم سے لکھ رہا ہے۔ سَلِيمٌ ”کاتب“

بَقْلَمَ زَيْدٍ۔ اس جملے میں سلیم مبتدا اور لکھ رہا ہے خبر ہے۔ اس لیے سلیم اور کا تب مرفوع ہوں گے۔
قلم مضاف ہے جس سے پہلے حرف جرُّب آ گیا ہے۔ لہذا قلم مجرور ہے۔ زید مضاف الیہ ہونے
کی وجہ سے مجرور ہے۔

’مضاف‘ مضاف الیہ کی مذکورہ ترکیبوں میں چونکہ ایک شے کی ملکیت کے باعث مخصوص
ہو جاتی ہے اس لیے مضاف پر لام تعریف لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اضافت کی اس قسم کو
اضافت معنویہ کہتے ہیں۔

اضافت کی دوسری قسم وہ ہے جو ملکیت یا تخصیص کا فائدہ نہیں دیتی۔ مضاف کوئی اسم صفت
ہوتا اور مضاف الیہ حقیقت میں اس کا قائل یا مفعول ہوتا ہے۔ ایسی اضافت، اضافت لفظیہ کہلاتی
ہے۔ مثلاً ضارب زید (زید کا مارنے والا) جس میں ضارب اسم صفت ہے اور زید معنی کے لحاظ
سے اس کا مفعول ہے۔ اس ترکیب میں ضرورت پڑنے پر مضاف پر ’ال‘ لگایا جاسکتا ہے۔ جیسے:
الضَّارِبُ زَيْدٌ، الْوَاهِبُ الْمَالِ، الْمُقِيمِيُّ الصَّلَاةِ

مشق نمبر ۴

(۱) رَحْمَةُ اللَّهِ. (۲) جَزَاءُ الْإِحْسَانِ. (۳) عِبَادُ الرَّحْمَنِ. (۴) امْرَأَةُ
الْعَزِيزِ. (۵) ابْنَا زَيْدٍ. (۶) قَلَمًا الْوَلَدِ. (۷) صِيَامُ شَهْرَيْنِ. (۸) أَسَاطِيرُ
الْأَوَّلِينَ. (۹) كَاشِفُو الْعَذَابِ. (۱۰) أَرْضُ اللَّهِ وَسِعَةً. (۱۱) بَشِيرٌ
طَالِبٌ عِلْمٍ. (۱۲) يَدَا مُسْلِمٍ طَوِيلَتَانِ. (۱۳) وَحِيدٌ طَوِيلُ الْيَدَيْنِ.
(۱۴) لَيْسَ يَدَى رَشِيدٍ قَلَمٌ وَ ذَوْلَةٌ. (۱۵) ثَرْوَةُ الْبِلَادِ مِنْ زَارَعِي
الْأَرْضِ. (۱۶) عَلَى جَانِبِي بَيْتِ سَعِيدٍ أَشْجَارٌ. (۱۷) بَنُو هَاشِمٍ ذَاهِبُونَ
إِلَى بَنِي طَالِبٍ. (۱۸) رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللَّهِ. (۱۹) خَادِمُو الْقَوْمِ
مَخْذُومُو الْقَوْمِ. (۲۰) صَلَاحُ الْإِنْسَانِ فِي حِفْظِ اللَّسَانِ.

(۱) نسیم کی کتاب، بکر کے دو غلام۔ (۲) درختوں کی ٹہنیاں۔ (۳) دولڑکوں کے دو قلم۔
(۴) فجر اور ظہر کی نمازیں۔ (۵) مدرسہ کے معلم۔ (۶) قرآن اللہ کی کتاب ہے۔

(۷) نوح اور لوط اللہ کے دور رسول ہیں۔ (۸) حلم اخلاق کا سردار ہے۔ (۹) علی کی کتاب مفید ہے۔ (۱۰) گھوڑے کے کان چھوٹے ہیں۔ (۱۱) وطن کی محبت ایمان سے ہے۔ (۱۲) نماز دین کا ستون ہے۔ (۱۳) کتابوں کے بیچنے والے کم ہیں۔ (۱۴) عقل مند علم کے طالب ہوتے ہیں۔ (۱۵) سستی جاہلوں کی عادت ہے۔ (۱۶) سکول کی استائیاں دین کی جاننے والیاں ہیں۔ (۱۷) طالبات کالج کے گراؤنڈ میں کھیل رہی ہیں۔ (۱۸) امت کے محسنوں کے لیے اجر ہے۔ (۱۹) سہیل ایران کے بادشاہ کا اچلی ہے۔ (۲۰) عرب کے بادشاہ کا نام فیصل ہے۔

چھ منصوب

۱۔ مفعول بہ :-

مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، مثلاً "زید خط لکھ رہا ہے" میں زید فاعل ہے جس سے لکھنے کا فعل صادر ہو رہا ہے۔ خط اس کا مفعول بہ ہے۔ مفعول بہ مبتدا و خبر کے بعد آتا ہے اور ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل فقرات پر غور کیجئے:

- (۱) سَعِيدٌ كَاتِبٌ رِسَالَةً. (۲) وَحِيدٌ قَارِئٌ كِتَابًا. (۳) رَشِيدٌ اِكْلٌ
 - الطَّلَعَامِ. (۴) الْقَصَابُ بُائِعٌ لَحْمَ الْبَقَرَةِ. (۵) مَحْمُودٌ قَاطِعٌ غُصْنِ
 - شَجَرَةٍ. (۶) النَّاسُ شَارِبُونَ الْمَاءِ. (۷) نَسِيمٌ وَشَمِيمٌ بَائِعَانِ بَقَرَتَيْنِ.
 - (۸) الْمُعَلِّمَاتُ ضَارِبَاتُ طَالِبَاتِ. (۹) حَاتِمٌ مَانِحٌ عُمَرَا دِينَارًا.
- آخری جملے میں دو مفعول استعمال ہوئے ہیں۔

۲۔ حال :-

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی اس حالت کو بیان کرے جس میں فعل واقع ہو۔ مثلاً "لڑکا روتے ہوئے جارہا ہے" میں "روتے ہوئے" حال ہے۔ جس کی حالت بیان کی جائے اس ذوالحال کہتے ہیں۔ حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل فقرات پر غور کیجئے:

- (۱) اَلْوَلَدُ ذَاهِبٌ بَاكِيًا. (۲) سَلِيمٌ كَاتِبٌ جَالِسًا. (۳) سَعِيدٌ

وَرَشِيدٌ قَائِمَانِ سَاكِتَيْنِ. (۳) الْأَطْفَالُ فِي الْمَدْرَسَةِ قَارِئِينَ وَكَاتِبِينَ.
(۵) النَّاسُ ذَاهِبُونَ سَرِيعِينَ الْبَطْلُ شَارِبٌ الْمَاءِ كَدِيرًا. (۶) الْبُنْتُ أَكْلَةُ
الطَّعَامِ حَارًّا. (۷) سَعْدٌ مُصْطَحِبٌ زَيْدًا رَاكِبِينَ.

آخری فقرے میں حال فاعل اور مفعول دونوں کے لیے آیا ہے۔ اس سے اوپر کے دو جملوں میں یہ مفعول کی حالت کو اور باقی فقروں میں فاعل کی حالت کو ظاہر کر رہا ہے۔

۳۔ ظرف:-

یہ وہ اسم ہے جو اس وقت یا جگہ کو بتائے جس میں کوئی فعل واقع ہوا۔ وقت کے معنی رکھنے والے اسم، ظرف زمان اور جگہ کے معنی رکھنے والے اسم، ظرف مکان کہلاتے ہیں۔ ظرف کا دوسرا نام مفعول فیہ بھی ہے۔

۱۔ ظرف زمان:-

مندرجہ ذیل مثالوں میں منصوب الفاظ پر غور کیجئے۔ یہ ان فقرات میں بطور ظرف استعمال ہوئے ہیں:

(۱) زَيْدٌ مُشْغُولٌ لَيْلًا وَنَهَارًا. (۲) سَالِمٌ مُسَبِّحٌ بُكْرَةً وَعَشِيًّا.
(۳) رَشِيدٌ مَاكِثٌ فِي الْمَدِينَةِ شَهْرَيْنِ. (۴) سَعِيدٌ ذَاهِبٌ الْيَوْمَ
أَوْغَدًا. (۵) الْأُسْتَاذُ قَارِئٌ الْآنَ. (۶) الْأَطْفَالُ حَاضِرُونَ السَّاعَةَ.
(۷) الْمَرِيضُ شَارِبٌ الدَّوَاءَ صَبَاحًا وَمَسَاءً. (۸) عَامِرٌ وَعُمَيْرٌ
مُسَافِرَانِ غَدًا غَدًا. (۹) الطَّلَبَةُ قَارِئُونَ فِي الْمَدْرَسَةِ عَامِينَ.

ب۔ ظرف مکان:-

یہ ظرف اپنے بعد کے اسم کا ہمیشہ مضاف بن کر آتا ہے۔ لہذا اس کے بعد کا اسم مجرور ہوتا ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے ظرف کا اعراب خفیف لیکن ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

(۱) حَامِدٌ مَعَ زَيْدٍ. (۲) سَلِيمٌ عِنْدَ صَدِيقِي مُسْلِمٍ. (۳) ذُكَّانٌ عَامِرٍ وَرَاءَ
الْمَسْجِدِ. (۴) فَوْقَ الشَّجَرَةِ طَائِرَانِ. (۵) الْكَلْبَانِ نَائِمَانِ خَلْفَ الْبَابِ.
(۶) الْجَنَّةُ تَحْتَ قَدَمِي الْأَمِّ. (۷) الْأُسْتَاذُ جَالِسٌ وَسَطَ صَحْنٍ

الْمَسْجِدِ. (۸) النَّاسُ حَوْلَ الْحَقْبَةِ. (۹) الْبَذْرُ طَالِعٌ بَيْنَ السَّحَابِ.
(۱۰) الْمُجْرُمُونَ وَاقْفُونِ أَمَامَ الْقَاضِي.

مشق نمبر ۵

(۱) بڑھی کرسی بنا رہا ہے۔ (۲) بچی دودھ پی رہی ہے۔ (۳) دونو کر پھول توڑ رہے ہیں۔
(۴) لوگ سروں پر سامان اٹھائے ہوئے ہیں۔ (۵) دو بہنیں بچی کے لیے گڑیا بنا رہی ہیں۔
(۶) چورڈرا ہوا قید خانے میں بیٹھا ہے۔ (۷) سردار فتح یاب لوٹنے والا ہے۔ (۸) دولڑکے خوش
جارہے ہیں۔ (۹) کسان کپاس کو ستانچ رہے ہیں۔ (۱۰) مریضہ شکایت کرتے ہوئے باتیں
کر رہی ہے۔ (۱۱) لڑکیاں مدرسہ سے غمناک آ رہی ہیں۔ (۱۲) سلیم آج صبح یا شام آنے والا
ہے۔ (۱۳) زید جمعہ کے روز روزہ رکھنے والا ہے۔ (۱۴) رشید اور سعید شام کے وقت دودھ
پیتے ہیں۔ (۱۵) مشرک جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ (۱۶) لڑکیاں کل پھول توڑنے والی
ہیں۔ (۱۷) آدمی چھت کے اوپر کھڑا ہے۔ (۱۸) بکر درخت کے نیچے سویا ہوا ہے۔ (۱۹) سلیم کا
گھر مسجد کے سامنے ہے۔ (۲۰) سکول کے پاس ایک میدان ہے۔ (۲۱) میدان کے بیچ میں
ایک حوض ہے۔ (۲۲) وحید کا گھر سعید کے گھر سے آگے ہے۔

۴۔ علت :-

یہ وہ اسم ہے جو کسی فعل کے واقع ہونے کے سبب کو بیان کرے۔ مثلاً الْوَلَدُ هَارِبٌ خَوْفًا۔
(لڑکا خوف کے باعث بھاگ رہا ہے) میں ”خوف“ کا لفظ بھاگنے کی علت کو بیان کر رہا ہے۔ علت
کو مفعول لہ بھی کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل فقرات پر غور کیجئے:

(۱) رَشِيدٌ سَاحَتٌ اَدْبًا. (۲) الرَّجُلَانِ سَاجِدَانِ لِلَّهِ شُكْرًا. (۳) الْاَسْتَاذُ
ضَارِبٌ تَلْمِيذًا تَادِيًا. (۴) سَلِيمٌ مُطْرِقٌ خَجَلًا. (۵) اَلْمُنَافِقُونَ
قَاعِدُونَ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا. (۶) اَلظَّالِمُونَ قَاتِلُوا الْاَوْلَادِ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ.
(۷) اَلطَّلِبَةُ مُسَافِرُونَ اِلَى الْقَاهِرَةِ طَلَبًا لِّلْعِلْمِ.

۵۔ تمیز :-

بسا اوقات کسی جملے میں ابہام ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس سے بہت سے مفہوم اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ اس ابہام کو دور کرنے کے لیے جس اسم کا اضافہ کیا جاتا ہے اسے تمیز کہتے ہیں۔ ابہام دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک تو مقدار کے الفاظ میں، مثلاً وزن، پیمانہ، طول اور عدد کے الفاظ اپنے ساتھ اس شے کا بیان چاہتے ہیں جس کی مقدار بتائی جا رہی ہے۔ مثلاً رَطْلٌ "سَمْنَا" (ایک پونڈ گھی) عِشْرُونَ طِفْلاً (بیس لڑکے) وغیرہ۔ دوسرا ابہام خود جملے میں ہو سکتا ہے۔ مثلاً حَامِدٌ "شَرِيف" (حامد شریف ہے) میں شرافت کے کئی پہلو مراد ہو سکتے ہیں، لیکن جب یہ کہا جائے کہ حَامِدٌ "شَرِيف" نَسَباً تو یہ ابہام دو ہو جاتا ہے اور صرف نسب کے لحاظ سے اس کی شرافت جملے میں سمجھی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

- (۱) عِنْدَ وَحِيدٍ رَطْلٌ "زَيْتاً وَمِنْ" عَسَلًا. (۲) لِرَاشِدٍ مَدَّةٌ "سَمْنَا". (۳) فِي يَدِ طَالِبٍ عِشْرُونَ رُوبِيَّةً. (۴) لِرَزِيدٍ فِرَاعِيَانِ حَرِيرًا. (۵) عِنْدَ كَرِيمٍ مِثْقَالٌ ذَهَبًا. (۶) اَلْعِنَبُ مِنَ اَللِّذِّ اَلْفَوَاكِهِ طَعْمًا. (۷) زَيْدٌ اَكْثَرُ النَّاسِ مَالًا.
- (۸) اَلْقَاهِرَةُ اَكْثَرُ مِنَ اَلْاَسْكَنْدَرِيَّةِ سُكَّانًا. (۹) اَلْقُطْنُ اَرْخَصُ مِنَ اَلْحَرِيرِ قِيَمَةً. (۱۰) اَلرُّجُلُ مُعْتَدِلٌ قَامَةً.

۶۔ مفعول مطلق :-

مفعول مطلق وہ اسم ہے جو مصدر کی شکل میں فعل کے بعد آئے اور اس کا مادہ فعل یا فعل کا ہم معنی ہو۔ اسے مصدر بھی کہتے ہیں۔ یہ حسب ذیل مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے:

ا۔ تاکید مثلاً حَسَنٌ "لَا عِبَ" کے معنی ہیں "حسن کھیل رہا ہے" لیکن حَسَنٌ "لَا عِبَ" لَعِباً کے معنی ہیں "حسن بہت اچھی طرح کھیل رہا ہے"۔ گویا مصدر کے آنے سے معنی میں زور پیدا ہو گیا ہے۔

ب۔ بیان نوع مثلاً زَيْدٌ "جَالِسٌ" جِلْسَةَ الْقَارِيءِ کے معنی ہیں "زید اس طرح بیٹھا ہوا ہے جیسے ایک قاری بیٹھتا ہے"۔ یعنی فعل کی نوعیت مصدر سے واضح ہوئی ہے۔

ج۔ بیان عدد مثلاً سَلِيمٌ "اِكْمَلُ" کے معنی ہیں "سلیم کھا رہا ہے"۔ یہ نہیں معلوم کتنا کھا رہا

ہے۔ لیکن سَلِيم "اکل" اُکْلَتَيْن کہنے سے معنی ہوتے ہیں 'سليم دو بار کھا رہا ہے'۔

بسا اوقات مصدر کو حذف کر کے اس کی کوئی صفت مفعول مطلق کی جگہ رکھ چھوڑتے ہیں اور اس کا اعراب بھی مصدر ہی کا اعراب ہوتا ہے۔ مثلاً الشَّيْخُ نَائِمٌ "قَلِيلًا" (بوڑھا تھوڑا سونے والا ہے) یہاں نَوْمٌ کا لفظ، جو مصدر تھا، حذف کر دیا گیا۔ اگر مصدر لفظ کو جملے میں مضاف الیہ بنا دیا گیا ہو تو نصب کا اعراب اس کے مضاف کو دے دیا جاتا ہے مثلاً حَامِدٌ "مُتَأَثِّرٌ" بِعُضِّ التَّائُرِ (حامد کی قدر متاثر ہونے والا ہے)

بسا اوقات مصدر فعل سے مختلف کسی مادے سے آ جاتا ہے لیکن معنی میں دونوں یکساں ہوتے ہیں مثلاً سَلِيمٌ "قَاعِدٌ" جُلُوسًا۔

کبھی کبھی مصدر کے سوا پورا جملہ حذف ہوتا ہے۔ محاورے میں بعض الفاظ اسی طرح رائج ہیں۔ مثلاً خَيْرَ مَقْدَمٍ (تیرا آنا اچھا ہے) سُبْحَانَ اللَّهِ (ہم اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں) أَهْلًا وَسَهْلًا (آپ اپنے گھر میں اور آرام دہ جگہ پر آئے) وغیرہ۔

- (۱) كَرِيمٌ "سَاكِتٌ" سَكُوتًا۔ (۲) الطِّفْلُ شَارِبٌ نِ اللَّبَنِ شُرْبًا۔
- (۳) الثَّغْلُ خَاطِفَةٌ ۖ الدَّجَاجَةُ خَطَفًا۔ (۴) أَلُو لَدَان طَارِقَانِ الْبَابِ طَرَقًا۔
- (۵) عَامِرٌ "خَائِفٌ" خَوْفِ الْجَبَانِ۔ (۶) الْهَيْرَةُ وَابِيَةٌ "وَلَوْبُ الْأَسَدِ"۔
- (۷) أَلْقِ طَارَ مَارَ "مَرُّ السَّحَابِ"۔ (۸) أَلُو لَدُ ضَارِبٌ ۖ الْعَقْرَبُ صَرَبَتَيْنِ۔
- (۹) الْعَابِدُ سَاجِدٌ "سَجْدَتَيْنِ"۔ (۱۰) الْخَادِمُ ذَاهِبٌ "سِرًّا"۔ (۱۱) قَاتِلُ الْأَمِيرِ مَقْتُولٌ "شَرٌّ قِتْلَةً"۔

مشق نمبر ۶

- (۱) لڑکا خوشی سے کھیل رہا ہے۔ (۲) سعید غصے سے کانپ رہا ہے۔ (۳) عورتیں غم کے باعث میت پر رو رہی ہیں۔ (۴) منافی موت کے ڈر سے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ (۵) عامر مہمان کی عزت افزائی کے لیے گھر میں موجود ہے۔ (۶) مومن اللہ کی محبت کے سبب سے عبادت کرتے ہیں۔ (۷) تاجر کے پاس چالیس کپڑے ہیں۔ (۸) زید ایک گزر ریشم بیچنے والا ہے۔ (۹) رشید

ایک کپ پانی پی رہا ہے۔ (۱۰) لڑکے کے ہاتھ میں ایک پونڈ گھی اور بیس کاپیاں ہیں۔ (۱۱) عثمان حیا کے اعتبار سے صحابہ میں سب سے افضل ہے۔ (۱۲) ہاتھی جسم کے لحاظ سے اونٹ سے بڑا ہے۔ (۱۳) سالم علم کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے افضل ہے۔ (۱۴) امیر نوکر کو خوب پیٹ رہا ہے۔ (۱۵) دولڑکے خوب ہنس رہے ہیں۔ (۱۶) لوگ بہت خوش ہیں۔ (۱۷) خرگوش تیز بھاگ رہا ہے۔ (۱۸) علی بادشاہوں جیسی بات کرتا ہے۔ (۱۹) سلیم غمگین آدمی کی طرح بیٹھا ہے۔

توابع

معربات اصلہ کا بیان ہو چکنے کے بعد اصل مرفوع، مجرور اور منصوب متعین ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض شکلیں ایسی بھی ہیں کہ اسم ان اصلی معربات کے تابع ہو کر آتا ہے۔ اس کا رتبہ وہی ہوتا ہے جو اصلی معرب کا۔ اس لیے اس کا اعراب اپنے متبوع کے مطابق آتا ہے۔ توابع پانچ ہیں:

۱۔ صفت	۲۔ عطف	۳۔ تاکید
۴۔ بدل	اور	۵۔ عطف بیان

جس اسم کا تابع آئے اسے متبوع کہتے ہیں۔

۱۔ صفت:-

”لبا آدمی“ کی ترکیب میں ’لبا‘ صفت اور ’آدمی‘ جس کی صفت بیان ہوئی ہے موصوف کہلاتا ہے۔ اردو کے برعکس عربی میں پہلے موصوف اور اس کے بعد صفت آتی ہے۔ مثلاً **الطویلُ (لبا آدمی)** صفت اپنے موصوف کی حسب ذیل چیزوں میں تابع ہوتی ہے:

۱۔ اعراب میں ۲۔ معرفہ یا نکرہ ہونے میں ۳۔ واحد، ثنی یا جمع ہونے میں

۴۔ مذکر یا مؤنث ہونے میں۔

مشق نمبر ۷

- (۱) بَلْسَةُ طَيِّبَةٌ. (۲) رَبِّ غَفُورٌ. (۳) عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. (۴) فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ. (۵) النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ. (۶) شَاهِدَانِ عَادِلَانِ. (۷) مُسْلِمُونَ صَالِحُونَ. (۸) الْمُسْلِمَاتُ الصَّالِحَاتُ. (۹) زَيْدٌ لَا بَسَ "تَوْباً جَدِيداً". (۱۰) الطَّالِبَانِ قَارِئَانِ كِتَابَيْنِ مُفِيدَيْنِ. (۱۱) الْمُسَافِرُونَ شَارِبُونَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. (۱۲) الْأَطْفَالُ لَا عِبُونَ فِي مَيْدَانٍ فَيَسِيحُ. (۱۳) فِي الْمَدْرَسَةِ الْعَرَبِيَّةِ أَلْفُ طِفْلِ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ. (۱۴) زَيْدٌ الشَّرِيفُ صَدِيقُ سَلِيمٍ. (۱۵) عَمَّ زَيْدٌ الْكَبِيرُ فِي السَّفَرِ. (۱۶) كِتَابُ عَامِرِ بْنِ الْكَرِيمِ جَيِّدٌ. (۱۷) الرَّجُلُ ضَارِبٌ زَيْدَ الشَّرِيفِ. (۱۸) الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

- (۱) مورایک خوبصورت پرندہ ہے۔ (۲) موٹی کتاب میز پر ہے۔ (۳) باغ میں خوبصورت پھول ہیں۔ (۴) درخت کے نیچے ایک موٹی گائے ہے۔ (۵) مربع حوض مسجد کے وسط میں ہے۔ (۶) لڑکا دودھ قلم بیچ رہا ہے۔ (۷) عقل مند لڑکیاں محنتی ہیں۔ (۸) نئے کپڑے صندوق میں ہیں۔ (۹) زید کی چھوٹی بہن بیمار ہے۔ (۱۰) ایک مومن غلام ایک مشرک سے بہتر ہے۔ (۱۱) ایک عقل مند دشمن ایک نادان دوست سے اچھا ہوتا ہے۔ (۱۲) عربی مدرسے میں بیس طلبہ ہیں۔ (۱۳) پاکیزہ کلمہ اور نیک عمل خدا کو محبوب ہیں۔ (۱۴) کھٹے پھل صحت کے لیے مضر ہیں۔

۲۔ عطف :-

کبھی دو اسم کسی ایک حکم میں مشترک ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے اور ان کو جمع کرنے کے لیے دونوں کے بیچ میں ایک حرف لگا دیا جاتا ہے جو حرف عطف کہلاتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا تابع معطوف اور اس سے قبل آنے والا متبوع معطوف علیہ کہلاتا ہے۔ مشہور حروف عطف یہ ہیں:

وَ (اور) ف، ثُمَّ (پھر) أَوْ، أَمْ (یا) بَلْ (بلکہ)

ان کے استعمال پر غور کیجئے:

(۱) عِنْدَ الطَّالِبِ كِتَابٌ وَقَلَمٌ. (۲) سَعْدٌ وَعَلِيٌّ صَحَابِيَانِ.
(۳) الرَّجُلُ أَكَلَ الطَّعَامَ فَأَلْفَوَاكَةً. (۴) عَلِيٌّ ذَاخِلٌ فِي الْبَيْتِ ثُمَّ
جَعَفَرٌ. (۵) الْكَلِمَةُ اسْمٌ أَوْ فِعْلٌ أَوْ حَرْفٌ. (۶) زَيْدٌ أَكَلَ تَفَاحًا أَمْ
عِنَبًا. (۷) التَّاجِرُ بَانِعٌ قُطْنًا بَلْ حِنْطَةً. (۸) الطِّفْلُ شَارِبٌ مَاءً أَوْ بَلْ لَبَنًا.

۳۔ تاکید:-

بسا اوقات بات کرنے والا اپنی بات کو مؤکد کرنے کے لیے اس کے کچھ حصے کو دہراتا ہے۔
اس دہرائی ہوئی بات کو تاکید کہتے ہیں۔ مثلاً اَلْعِلْمُ نَافِعٌ "نَافِعٌ" (علم نفع بخش ہے نفع بخش)
الرَّجُلُ أَحَدٌ "حَيَّةٌ حَيَّةٌ" (آدمی سانپ پکڑے ہوئے ہے سانپ) اس قسم کی تاکید کو جس میں
لفظ کا تکرار ہو، تاکید لفظی کہتے ہیں۔

تاکید کی دوسری قسم تاکید معنوی کہلاتی ہے جس میں تاکید کے طور پر نفس (خود) کُلَّ
(تمام) كِلَا (دونوں) جَمِيعٌ (سب کے سب) وغیرہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ اس
صورت میں ان الفاظ کے ساتھ موزوں ضمیر لگانا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اَلْوَزِيرُ ذَاهِبٌ
نَفْسُهُ (وزیر خود جانے والا ہے) اَلشُّوَارِغُ كُلُّهَا نَظِيفَةٌ (تمام کی تمام سرڑکیں صاف ستھری
ہیں)۔ زَيْدٌ وَ بَكْرٌ كِلَاهُمَا مَرِيضَانِ (زید اور بکر دونوں بیمار ہیں)۔

۴۔ بدل:-

بدل وہ تابع ہے جس کی تمہید کے طور پر پہلے ایک اور اسم بولنا جائے جو بذات خود بولنا اصل
مقصود نہ ہو۔ پہلا اسم مُبْدَلٌ منہ کہلاتا ہے۔ مثلاً أَخُو زَيْدٍ حَسَنٌ "حَاضِرٌ" (زید کا
بھائی حسن)۔ حَاضِرٌ (حاضر ہے) میں حَسَنٌ "بدل اور أَخُو زَيْدٍ مبدل منہ ہے۔ بدل کی تین قسمیں
ہیں:

۱۔ بدل کل: جس میں بدل اور مبدل منہ سے مراد ایک ہی ہو مثلاً أَخُو زَيْدٍ حَسَنٌ
حَاضِرٌ۔ "يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ" کے جملوں میں۔

۱۔ ضمیر کی بحث کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر 37

۲۔ بدل بعض: جس میں بدل اور مبدل منہ میں جزو اور کل کی نسبت ہو۔ مثلاً الْطِفْلُ صَارَ "کَلْبًا رَأْسَهُ" (بچہ کتے کے سر پر مار رہا ہے) زَيْدٌ "قَادِي" كِتَابًا ثَلَاثَةً (زید ایک تہائی کتاب پڑھنے والا ہے)۔

۳۔ بدل اشتمال: جس میں بدل، مبدل منہ کا جزو نہ ہو بلکہ اس سے صرف تعلق رکھتا ہو مثلاً فِي يَدِ الطَّالِبِ الْكِتَابُ غِلَافُهُ (طالب علم کے ہاتھ میں کتاب کا غلاف ہے) یا يَسْتَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ (وہ آپ سے اشہر حرم میں جنگ کے بارے میں پوچھتے ہیں)۔ بدل بعض اور بدل اشتمال میں مبدل منہ کے مطابق ضمیر لانا ضروری ہوتا ہے۔

۵۔ عطف بیان :-

یہ وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی وضاحت کے لیے آئے۔ کبھی اس سے ازالہ وہم بھی مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً عِنْدَ الْأُسْتَاذِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ زَيْدٌ (استاذ کے پاس ابو عبد اللہ - زید - ہے) یا جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ (اللہ نے کعبہ - بیت الحرام - کو مشروع ٹھہرایا)

مبایات

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ معربات کی جملے میں حالت کے لحاظ سے ان کا اعراب اور شکل بدلتی ہے لیکن کچھ اسم ایسے بھی ہیں جن کا اعراب نہیں بدلتا بلکہ یہ الفاظ جس طرح وضع کیے گئے ہیں اسی طرح رہتے ہیں۔ ایسے اسموں کو مثنوی کہتے ہیں۔ مثنوی اسم کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جن پر اعراب تو نہیں لگتا مگر حالت کا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً ضَامِرٌ دوسرے وہ جن پر حالت کا بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔ مثلاً اشارات، موصولات، استفہامات، ظروف، مخففات اور مرکبات۔

اب ہم ان اسموں کی وضاحت کرتے ہیں:

ضمائم:-

میں، وہ، تو، تم وغیرہ اسم ضمیر کہلاتے ہیں رفع کے موقع پر الگ ضمیریں استعمال ہوتی ہیں اور نصب اور جر کے موقع پر الگ۔ رفع کی ضمیریں مبتدا و خبر کے موقع پر آتی ہیں اور نصب و جر کی ضمیریں اس وقت استعمال ہوتی ہیں جب ان سے پہلے حرف جر آئے یا وہ مضاف الیہ یا مفعول ہوں۔ دونوں حالتوں کی ضمیریں حسب ذیل ہیں:

ضمیمہ بحالت رفع

غائب		حاضر		متكلم
مذكر	مؤنث	مذكر	مؤنث	مشارك
وَاحِدٌ	هِيَ	أَنْتَ	أَنْتِ	أَنَا
ثَنَاءٌ	هُمَا	أَنْتُمَا	أَنْتُمَا	نَحْنُ
جَمْعٌ	هُمْ	أَنْتُمْ	أَنْتُنَّ	

ان کے استعمال پر غور کیجئے:

(١) هُوَ عَاقِلٌ وَهِيَ غَافِلَةٌ. (٢) أَنْتَ خَطِيبٌ وَأَنْتِ شَاعِرَةٌ. (٣) أَنَا طَوِيلٌ وَهُمَا قَصِيرَانِ. (٤) أَنَا سَاكِتٌ وَهُمَا مُتَكَلِّمَتَانِ. (٥) أَنْتُمَا فَارِعَانِ وَنَحْنُ مَشْغُولَانِ. (٦) أَنْتُمَا قَارِئَتَانِ وَنَحْنُ كَاتِبَتَانِ. (٧) هُمْ غَائِبُونَ وَأَنْتُمْ حَاضِرُونَ. (٨) هُنَّ عَابِدَاتٌ وَأَنْتُنَّ صَائِمَاتٌ. (٩) نَحْنُ مُسَافِرُونَ وَأَنْتُمْ مُقِيمُونَ. (١٠) نَحْنُ لَا عِبَاتٍ وَأَنْتُنَّ مُجْتَهِدَاتٌ.

ضمیر بحالت نصب و جر

غائب			حاضر		متکلم
واحد	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
وَاحِدٌ	هَـ	هَآ	كَ	كَ	يَ
ثَنِي	هُمَا	هُمَا	كُما	كُما	نَا
جَمْع	هُمْ	هُنَّ	كُم	كُنَّ	نَا

ضمیر مجرور بواسطہ حرف جر کا استعمال:

لَہ، فِیہ، لَہَا، مِنْہَا، عَلَیْہِم، عَنْہُمْ، بِکَ، فِیکَ، إِلَیکُمَا، مِنْکُنَّ، عَنِّی، إِلَیَّ، عَلَینَا.

ضمیر مجرور باضافت کا استعمال:

(۱) کِتَابُہُ جَدِیدٌ۔ (۲) فِی کِتَابِہِ صُورَتَانِ۔ (۳) قَلَمُہَا رَخِیصٌ۔

(۴) دَارُکَ قَرِیبَۃٌ وَ دَارُکَ بَعِیدَۃٌ۔ (۵) زَیدٌ أَخِی وَ عَمْرُو صَاحِبِی۔

(۶) زَأْنِیْہُمَا صَائِبٌ وَقَوْلُکُمَا حَقٌّ۔ (۷) دَرُسُہُمْ مُشْکِلٌ وَسُؤَالُہُنَّ سَهْلٌ۔

(۸) کِتَابُکُمْ کَامِلٌ وَ کِتَابُہُنَّ نَاقِصٌ۔

یہی ضمیریں بطور مفعول بھی استعمال ہوتی ہیں۔ ان کا یہ استعمال فعلیہ جملوں میں ہوتا ہے۔
ضمیر منصوب کے ساتھ کبھی ایسا کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے مثلاً اِیَّاکَ۔ اِیَّانَا وغیرہ۔ اس صورت میں اسے فعل سے پہلے لاتے ہیں اور یہ حصر کا فائدہ دیتی ہے۔

واحد مذکر کی ضمیر سے قبل اگر حرف کسور ہو تو ضمیر کو ہ پڑھتے ہیں۔ بصورت دیگر ہ واحد متکلم کی ضمیر سے قبل حرف ساکن ہو تو ضمیر کو ی پڑھتے ہیں ورنہ عام طور پر ی مثلاً یَدَایَ۔ هُذَایَ۔ مُسْلِمِیَّ اور کِتَابِیَّ۔ قَلَمِیَّ

۱۔ یعنی مضمون کی تفصیل ہو جاتی ہے مثلاً اِیَّاکَ نَعْبُدُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں)

مشق نمبر ۸

(۱) اللہ ہمارا رب ہے۔ (۲) محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ (۳) وہ تیری بہن ہے۔
 (۴) تو اس کی خالہ ہے۔ (۵) وہ دونوں ہمارے بھائی ہیں۔ (۶) ان کے دلوں میں بیماری ہے۔
 (۷) آپ کا شکر مجھ پر واجب ہے۔ (۸) ہماری بہن بیمار ہے۔ (۹) اس کے گھر میں بہت سی
 کتابیں ہیں۔ (۱۰) وہ دونوں اپنی بات میں سچی ہیں۔ (۱۱) مسافر اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہیں۔
 (۱۲) میرا بھائی آپ کا خط پڑھ رہا ہے۔ (۱۳) اس کے پاس ایک قلم اور ایک کاغذ ہے اور وہ اپنے
 کمرے میں لکھ رہا ہے۔ (۱۴) ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال۔

مبنی قسم دوم

۱۔ اشارات :-

وہ اسم جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اشارات کہلاتے ہیں۔
 مثلاً ہذا (یہ) ذلک (وہ) یہ بالترتیب اشارہ قریب اور اشارہ بعید کے لیے استعمال ہوتے
 ہیں۔ جس چیز کی طرف ان اسموں سے اشارہ کیا جائے اسے مشار الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ کبھی
 مبتدا ہوتا ہے۔ مثلاً ہَذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے) اور کبھی مشار الیہ کا موصوف بن کر آتا
 ہے۔ مثلاً هَذَا الْقَلَمُ نَفِيسٌ۔ (یہ قلم عمدہ ہے۔) اسماء اشارہ حسب ذیل ہیں۔

اشارہ قریب		اشارہ بعید		
مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	
هَذَا	هَذِهِ	ذَلِكَ	تِلْكَ	واحد
هَٰذَا	هَٰئَانِ	ذَٰلِكَ	تَٰلِكَ	ثنیٰ
هَٰؤُلَاءِ	هَٰؤُلَاءِ	أُولَٰئِكَ	أُولَٰئِكَ	جمع

اشارات کے ثنیٰ معنی نہیں، اس لیے هَٰذَا و هَٰئَانِ اور هَٰؤُلَاءِ نصب و جر کے موقع پر هَٰذَئِینِ اور

ہاتین میں بدل جاتے ہیں اور ذانک اور تانک ایسے موقع پر ذینک اور قینک ہو جاتے ہیں۔ جمع کے اشارات صرف عاقل مخلوق کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ غیر عاقل چیزوں کی جمع کے ساتھ واحد مؤنث کا اشارہ استعمال ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۹

(۱) هَذَا رَجُلٌ شَرِيفٌ. (۲) هَذِهِ حُجْرَةٌ وَاسِعَةٌ. (۳) هَذَانِ خَصَمَانِ.
(۴) ذَانِكَ بُرْهَانَانِ. (۵) هَذَا الْكِتَابُ جَيِّدٌ. وَهَذِهِ الرِّسَالَةُ رَدِيئَةٌ.
(۶) ذَلِكَ الْبَطْلُ شَرِيرٌ. وَتِلْكَ الْبَنْتُ صَالِحَةٌ. (۷) هَذَانِ الْبَنَاتَانِ
صَالِحَتَانِ وَهَاتَانِ الْبَنَاتَانِ ذَكِيَّتَانِ. (۸) سُؤَالُ هَذَيْنِ التِّلْمِيذَيْنِ مُشْكِلٌ وَ
جَوَابُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ صَحِيحٌ. (۹) خَطُّ هَاتَيْنِ الْبَنَتَيْنِ جَمِيلٌ وَكِتَابُ
تَيْنِكَ الْأَخْتَيْنِ عَجِيبٌ. (۱۰) أَوَّلِيكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ وَهَؤُلَاءِ قَوْمٌ
كَافِرُونَ. (۱۱) هَؤُلَاءِ التُّجَّارُ صَادِقُونَ وَأَوَّلِيكَ التِّلْمِيذَاتُ نَظِيفَاتٌ.
(۱۲) هَؤُلَاءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَ اللَّهِ.

(۱) یہ ایک خوبصورت گھوڑا ہے۔ (۲) یہ دو لڑکے دوست ہیں۔ (۳) یہ رشید کے مہمان
ہیں۔ (۴) یہ میری دوات ہے۔ (۵) یہ زید کی دو بہنیں ہیں۔ (۶) وہ ایک مفید کتاب ہے۔
(۷) وہ موثر ہمارے استاد کی ہے۔ (۸) وہ دونوں نوکر امانت دار ہیں۔ (۹) وہ مرد پیارے میں
سوار ہونے والے ہیں۔ (۱۱) ان دو مسافر عورتوں کا گھر دو ہے۔ (۱۲) ان دو طالب علموں کا کرہ
کشادہ ہے۔

۲۔ موصولات :-

موصولات وہ معرفہ اسم ہیں جن کے مقصود کا تعین ان کے بعد آنے والا جملہ کرتا ہے۔ اس
جملہ کو اسم موصول کا صلہ کہتے ہیں۔ مثلاً الرَّجُلُ الَّذِي عِنْدَكَ كَاذِبٌ. (وہ شخص جو تیرے
پاس، جھوٹا ہے) میں الَّذِي اسم موصول اور عِنْدَكَ اس کا صلہ ہے۔

اسم موصول دو طرح کے ہیں۔ ایک موصولات خاصہ جنہیں بطور صفت بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اور دوسرے موصولات عامہ جو صفت نہیں ہو سکتے۔

موصولات خاصہ

مؤنث	مذکر	
أَلْتِي	أَلْدِي	واحد
أَلَّتَانِ	أَلَلْدَانِ	ثنی
أَلَلَّاهِي، أَلَلَّاهِي، أَلَلَّاهِي	أَلَلْدَيْنِ	جمع

موصولات خاصہ کی ثنی اپنی نہیں۔ یہ نصب و جر کی حالت میں أَلَلْدَيْنِ اور أَلَلَّتَيْنِ میں بدل جاتے ہیں۔

موصولات عامہ

مَا. (جو کچھ) یا اکثر غیر عاقل کے لیے آتا ہے۔
 مِنْ. (جو کوئی) یا اکثر عاقل کے لیے آتا ہے۔
 حَيْثُ. (جہاں)، اِذْ. (جب)
 ان کے علاوہ بعض معرب الفاظ بھی بطور اسم موصول استعمال ہوتے ہیں:-
 مِثْلًا حَيْنَ (جس وقت) يَوْمَ (جس دن) سَاعَةً (جس گھڑی)

مشق نمبر ۱۰

(۱) أَلَطِفَلَانِ اللَّذَانِ عَلَى الْبَابِ يَتِيمَانِ. (۲) أَلْبِنْتُ أَلْتِي فِي الْمَكْتَبِ
 ذِكِيَّةً. (۳) أَلْبَقَرَتَانِ اللَّتَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ لَزِيدِ. (۴) أَلْمُعَلِّمُونَ أَلْدَيْنِ
 فِي الْمَدْرَسَةِ مُجْتَهِدُونَ. (۵) أَلْمُعَلِّمَاتُ أَلَلَّاهِي فِي الْحَجَرَةِ صَالِحَاتُ

(۶) اَلْفَرَسُ اَلَّذِي لَزِيْدٌ اَحْسَنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَعَمْرُو . (۷) مَدْرَسَةُ بَلَدِكَ
اَكْبَرُ مِنَ اَلَّتَيْنِ فِيْ بَلَدِنَا . (۸) اَنَا فَاعِلٌ " مَا اَنْتَ فَاعِلٌ " . (۹) خَيْرُ النَّاسِ
مَنْ هُوَ نَافِعٌ لِلنَّاسِ . (۱۰) مَنْ هُوَ نَاصِحُكَ خَيْرٌ " لَكَ مِنْ هُوَ
مَادُحُكَ . (۱۱) اَنَا مُسَافِرٌ " غَدًا اِذَا النَّاسُ ذَاهِبُوْنَ لِلْحَجِّ .

(۱) وہ لڑکا جو دروازے کے پیچھے ہے بیمار ہے۔ (۲) وہ دو پرندے جو درخت پر بیٹھے ہیں،
خوبصورت ہیں۔ (۳) وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں۔ (۴) وہ لڑکیاں جو میدان میں ہیں
کھیل رہی ہیں۔ (۵) وہ کتاب جو میز پر ہے اس کتاب سے سستی ہے جو میرے پاس ہے۔
(۶) میں وہی کچھ لکھنے والا ہوں جو تو لکھنے والا ہے۔ (۷) سلام ہو اس پر جو تیرے پاس ہے۔
(۸) انسان اس چیز کا حریص ہوتا ہے جو غائب ہو۔

۳۔ استفہامات :-

استفہامات وہ کلمات ہیں جن کے ذریعے سوال کر کے جواب مانگا جاتا ہے۔ مشہور
استفہامات مندرجہ ذیل ہیں:

ا. هَلْ	آیا؟	مَا	کیا؟	مَنْ	کون؟
كَيْفَ	کیسا؟	أَيْنَ	کہاں؟	مَتَى	کب؟
أَيُّ	کس، کونسا؟	كَمْ	کتنا؟	أَنَّى	کہاں سے؟
أَيَّانَ	کب کہاں؟				

هَلْ ہمیشہ ایسے جملے میں آتا ہے جس کو جواب ہاں یا نہیں میں ہو۔ اُکا استعمال هَلْ کی
نسبت عام ہے۔ یہ دونوں حرف استفہام کہلاتے ہیں اور جملے کے آغاز میں آتے ہیں۔ دوسرے
کلمات استفہام سے پہلے کبھی حرف جر بھی آ جاتا ہے۔ یہ حرف جب 'مَا' سے پہلے ہو تو 'مَا' کا الف
گر جاتا ہے۔ مثلاً لَمْ (کیوں) مِمَّ (کس سے) عَمَّ (کس کے بارے میں) فِيمَ (کس
میں) بِمَ (کس کے ساتھ) وغیرہ۔

'مَا' غیر عاقل کے لیے آتا ہے اور مَنْ عاقل کے لیے۔

أَيُّ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اس لیے اس کے بعد آنے والا اسم مجرور ہوتا ہے۔ مَوْنُث کے لیے

آیۃ آتا ہے۔

”کَم“ کبھی مبتدا و خبر کی ترکیب میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی اس کی حیثیت ممیز کی ہوتی ہے اور اس کے بعد کا اسم ممیز بن کر منصوب آتا ہے۔

مشق نمبر ۱۱

(۱) اَنْتَ مَرِيضٌ ؟ (۲) نَعَمْ اَنَا مَرِيضٌ . (۳) هَلْ زَيْدٌ قَادِمٌ ؟ (۴) نَعَمْ هُوَ قَادِمٌ . (۵) هَلْ هَذَا كِتَابٌ كَبِيرٌ ؟ (۶) لَا، هَذَا كِتَابٌ صَغِيرٌ . (۷) اَعَلَيْهِ مُسَافِرٌ أَمْ حَسَنٌ ؟ (۸) عَلَيَّ هُوَ مُسَافِرٌ . (۹) مَا اِسْمُكَ ؟ (۱۰) اِسْمِي هَاشِمٌ . (۱۱) مَا الَّذِي بِيَدِكَ ؟ (۱۲) مَنْ هَذَا الرَّجُلُ ؟ (۱۳) كَيْفَ خَالَكَ وَصِحَّتُكَ ؟ (۱۴) اَيْنَ عَمُّكَ ؟ (۱۵) هُوَ فِي السَّفَرِ . (۱۶) مَتَى رُجُوعُهُ ؟ (۱۷) بَعْدَ شَهْرٍ . (۱۸) آيَةُ سَاعَةِ ؟ (۱۹) هَذِهِ السَّاعَةُ الثَّانِيَةُ عَشْرَةَ . (۲۰) كَمُ عُمْرُكَ ؟ (۲۱) بَسْعَ سِنِينَ . (۲۲) كَمُ خَادِمًا لِعَمِّكَ ؟ اَرْبَعَةٌ . (۲۳) اَنَّى لَكَ هَذَا ؟ (۲۴) هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ . (۲۵) اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ؟ (۲۶) اِلَى اَيْنَ اَنْتُمَا ذَاهِبَانِ ؟ (۲۷) بِمِ رَاجِعٌ هُوَ ؟ (۲۸) عَمَّ سَائِلَانِ هُمَا ؟ (۲۹) لِمَنْ هَذَا الْقَلَمُ ؟ (۳۰) بِأَيِّ حَدِيثٍ اَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ .

(۱) کیا تم بیمار ہو؟ (۲) کیا رشید آنے والا ہے یا سعید؟ (۳) تم دونوں کون ہو؟ (۴) یہ کتاب کس کی ہے؟ (۵) ہمارے کپڑے کہاں ہیں؟ (۶) تمہارے بے میں کتنی کتابیں ہیں؟ (۷) تمہاری ماں کا حال کیسا ہے؟ (۸) وہ کدھر جا رہی ہے؟ (۹) ان کے چچا کی عمر کتنی ہے؟ (۱۰) میری کتاب کونسی ہے؟ (۱۱) تو کیوں نہیں رہا ہے؟ (۱۲) اللہ کی مدد کب آنے والی ہے؟ (۱۳) شاگرد کس بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

۴۔ ظروف:-

اوپر معرب ظروف کا بیان گزر چکا ہے۔ بعض ظروف مبنی بھی ہیں۔ ان کا استعمال مندرجہ ذیل جملوں میں دیکھئے:

لَدَى (پاس) لَدُن (پاس سے) نَم (وہیں) هُنَا (یہاں) هُنَاكَ (وہاں)
لَدَى الْبَابِ فَقِيرٌ "وَهُنَاكَ ابْنٌ" لَهُ: سَعِيدٌ جَالِسٌ "لَدَى رَشِيدٍ وَنَمٌ
عَقِيلٌ". وَحَسْبُ قَادِمٌ "مِنْ لَدُنْ عَمِّهِ. أَذْبِيرُ هُنَا أَمْ فِي الْبَلَدَةِ؟ لَا هُنَا
وَلَا هُنَاكَ. هَلْ لَدَيْكَ سَاعَتِي؟ لَا مَا لَدَى سَاعَتِكَ.

۵۔ مخففات:-

کبھی کسی ترکیب کو مختصر کر لیتے ہیں لیکن قرینہ سے مطلب صاف سمجھا جاتا ہے ایسے الفاظ کو مخففات کہتے ہیں۔ مثلاً

قَبْلُ	اس سے پہلے	بَعْدُ	اس کے بعد	عَلَوْ	اس کے اوپر
أَمْسٍ	کل کے دن	حَسْبُ، لَا غَيْرُ	اور کوئی نہیں		

(۱) حَامِدٌ مُقِيمٌ "فِي بَيْتِي مِنْ أَمْسٍ. (۲) زَيْدٌ حَاضِرٌ "مِنْ قَبْلِ.
(۳) مَنَارَةُ الْقُطْبِ مُنْهَدِمَةٌ "مِنْ عَلَوْ. (۴) أَلَا نَ سَافَرْنَا إِلَى الْقَرْيَةِ لَا غَيْرُ
وَبَعْدُ إِلَى الْبَلَدَةِ. (۵) فِي الْمَدْرَسَةِ عَشْرُونَ تَلْمِيزًا فَحَسْبُ.

۶۔ مرکبات:-

دس اور بیس کے درمیان تمام اعداد یعنی گیارہ تا انیس۔ دو جزوں سے مرکب ہیں۔ یہ دونوں جز خفیف نصب کی علامت پر مبنی ہیں۔ مثلاً أَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) خَمْسَةَ عَشَرَ (پندرہ) تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس)۔ مرکبات کے استعمال کا طریقہ آگے اعداد کے تحت بیان کیا جائے گا۔

معربات مشكله

معربات اصلیه اور مبیات کا بیان ہو چکا۔ ان کے علاوہ کچھ معربات اور ہیں جو مذکورہ قاعدوں سے ہٹ کر آتے ہیں اور درحقیقت یا معربات اصلیه میں داخل ہیں یا مبنی ہیں لیکن بعض الفاظ کا اثر قبول کر کے اپنی اصل حالت سے ہٹ جاتے ہیں۔ چونکہ ان کا حال ملا جلا سا ہے اس لیے ان کا نام معربات مشكله رکھا گیا ہے۔ معربات مشكله حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ مبتدا منصوب، حرف مشبہ بالفعل کے آنے پر۔
- ۲۔ مبتدا منصوب خفیف مبنی برفتحہ، لافنی جنس کے آنے پر۔
- ۳۔ خبر منصوب، ما یا لا کے آنے پر۔
- ۴۔ مستثنیٰ منصوب، حرف استثنا کے آنے پر۔
- ۵۔ منادی مرفوع خفیف و منصوب۔

مبتدا منصوب بحرف مشبہ بالفعل :-

مبتدا و خبر پر مشتمل جملے میں اگر مبتدا سے قبل کوئی حرف مشابہ فعل لگ گیا ہو تو وہ مبتدا کو رفع کے بجائے نصب کا اعراب دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے حروف میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں اور بعد میں آنے والا مبتدا حقیقت میں اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔ حروف مشابہ فعل حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ اِنَّ (بے شک) یہ خبر کی تاکید کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً اِنَّ الْمَسِيْحَ اِنْسَانٌ۔ (اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح انسان ہے) یہ حرف دوران جملہ واقع ہو تو بدل کر اَنْ ہو جاتا ہے۔
- ۲۔ كَاَنَّ (گویا کہ) یہ تشبیہ کے لیے آتا ہے۔
- ۳۔ لَكِنَّ (لیکن) یہ غلط فہمی دور کرنے کے لیے آتا ہے۔
- ۴۔ لَعَلَّ (شاید کہ)
- ۵۔ لَيْتَ (کاش کہ)

اگر جملہ میں مبتدا سے پہلے جار مجرور کی ترکیب ہو تو جب بھی ان حروف کا عمل مبتدا ہی پر ہوتا

ہے۔ مثلاً اِنَّ الْيَنَّا اِيَابَهُمْ وَاِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے:

- (۱) اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ۔ (۲) اِنَّ الْقَمَرَ بَارِغٌ كَاَنَّهُ مِصْبَاحٌ۔ (۳) اَلْبَيْتُ جَدِيدٌ لِّكِنُّ الْاَثَاثُ قَدِيمٌ۔ (۴) اَلْحَمْرُ لَطِيفَةٌ وَ لَكِنَّهَا اَلْفَةٌ لِلْعَقْلِ۔ (۵) لَعَلَّ السَّاعَةَ مَطْلُوبَةٌ لَّأَنَّهَا رَخِيصَةٌ۔ (۶) لَيْتَ الْفَاكِهَةَ نَاصِجَةً۔ (۷) اِنَّ الْمُبْدِرِينَ اِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَاَنَّهُمْ لَخَاسِرُونَ۔ (۸) لَيْتَ لِعَبَّاسٍ صَدِيقًا وَاحِدًا۔

حروف مشابہ بفعل کے ساتھ کبھی ما آجاتا ہے تو اعراب پر ان کے اس اثر کو زائل کر دیتا ہے۔ مثلاً اِنَّمَا اِلَهُكُمُ اللّٰهُ وَوَاحِدٌ۔ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَاذُكُمْ فِتْنَةٌ۔ اِنَّ كِي خیر پرل کا اضافہ تاکید کے لیے کرتے ہیں۔ مثلاً اِنَّ زَيْدًا لَّفَاقِمٌ۔

مبتدا منصوب منفی بلا:-

مبتدا جب نکرہ ہو اور اس کی جنس کی نفی مقصود ہو تو اسم سے پہلے لا لگاتے ہیں اور اسم کو خفیف نصب کا اعراب دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ مبتدا علامت نصب پر مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً لَا رَجُلٌ فِي الْبَيْتِ (گھر میں بالکل کوئی آدمی نہیں) یہ لا لائے نفی جنس کہلاتا ہے۔ جب لا مکرر آئے تو لا کا مذکور عمل نہیں ہوتا۔ مثلاً لَا زَيْدٌ فِي الْبَيْتِ وَلَا عَمْرٌ وَ (گھر میں نہ زید ہے اور نہ عمرو) لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ (نہ اس میں سودا بازی ہوگی نہ دوستی چلے گی) مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے:

لَا حَرَجٌ فِي اللَّعِبِ بَعْدَ الْفَرَاعَةِ۔ لَا جَارِيَاتٍ لِزَيْدٍ۔ لَا شَاهِدَيْنِ لِلدَّعْوَى۔ لَا مَاءٌ عَذْبٌ فِي الْبَحْرِ۔ لَا غُلَامٌ رَجُلٍ ظَرِيفٌ۔ لَا حَاجَةٌ لِيْ اِلَيْهِ۔ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ۔ لَا حُسْنَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ۔ لَا اَبٌ لِّقَرِيْدٍ وَلَا اُمٌّ۔ لَا اَخٌ لِّوَحِيْدٍ وَلَا اُخْتُ۔ اَلثَّابِتُ مِنَ الدَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔

۱۔ مبتدا منصوب کے ساتھ اگر صفت بھی آئی ہو تو وہ مرفوع بھی ہو سکتی ہے اور منصوب بھی۔ مثلاً لَا مَرْءٌ فِيْهِمْ قَوْمٌ (یاہرماء)

خبر منصوب :-

جملہ اسمیہ میں جب مبتدا سے پہلے افعال ناقصہ میں سے کوئی فعل یا ما یا لا آجائے تو وہ خبر کو منصوب کر دیتا ہے۔ فی الحقیقت ان الفاظ کے اندر جو معنی ہیں، جملے کی خبر ان کا مفعول ہوا کرتی ہے، اس لیے وہ منصوب آتی ہے۔ افعال ناقصہ کی تفصیل آگے فعل کے بیان میں آگے گی۔ ما اور لا کے استعمال کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جبکہ لا ہمیشہ نکرہ پر آتا ہے۔ جب ما کی خبر پر یا لا کا لفظ آجائے تو پھر ما کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ مندرجہ مثالوں پر غور کیجئے:

مَا زَيْدٌ قَائِمًا. مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقًا. مَا هَذَا الْوَلَدُ شَرِيْرًا. مَا هَذَا الْوَقْتُ
وَقْتُ اللَّعِبِ. لَا رَجُلٌ خَيْرٌ أَمْنَكَ. لَا تَلْمِيزٌ. أَعْلَمُ مِنْ تَلَامِيْذِهِ
الْمَدْرَسَةِ. مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ. مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ. مَا هَذَا إِلَّا قَوْلُ
الْبَشَرِ.

مشتق منصوب :-

”زید کے سوا دوسرے لوگ حاضر ہیں“ میں ”سوا“ کا لفظ زید کو دوسرے افراد کے حکم سے الگ کر رہا ہے۔ یہ لفظ حرف استثنا کہلاتا ہے۔ زید مشتق ہے اور لوگ اس کا مشتق منہ۔ عربی میں مشتق منصوب آتا ہے کیونکہ یہ الا کا مفعول ہوتا ہے۔ اوپر کے فقرے کا ترجمہ یوں ہوگا۔ اَلْقَوْمُ حَاضِرُونَ إِلَّا زَيْدًا.

بعض مواقع پر مشتق کا تعلق الا کے سوا کسی اور لفظ سے ہوتا ہے ایسے مواقع میں اس پر الا کا اثر نہیں ہوتا، یہ صورت عموماً متنی جملوں میں پیش آتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے:

النَّاسُ مَشْغُولُونَ إِلَّا زَيْرًا. فِي الْمَدْرَسَةِ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا التَّصْوِيرَ. فِي
الْخَطِيبِ كُلِّ قِصِيْلَةٍ إِلَّا الْقَصَاحَةَ. أَنَا قَارِئٌ كِتَابًا إِلَّا صَفْحَتَيْنِ. مَا فِي
جَوَارِنَا إِلَّا حَامِدٌ وَسَعِيدٌ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

منادی:-

حرف ندا کے بعد آنے والا اسم منادی کہلاتا ہے۔ جیسے یَا زَیْد میں یا حرف ندا ہے اور زید منادی۔

جب منادی مفرد اور خاص ہو تو وہ خفیف ضمہ یا علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً یَا زَیْدُ یَا اَللّٰہُ۔ جب اس سے پہلے لام تعریف ہو تو محض اس لیے کہ یا کی آواز کم نہ ہو جائے اس کے ساتھ مذکر کے لیے اَیُّہَا اور مؤنث کے لیے اَیَّتُہَا بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً یَا اَیُّہَا الرَّسُوْلُ۔ یَا اَیَّتُہَا النَّفْسُ۔

استعمال میں بسا اوقات حرف مذکو حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً زَبْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا۔ کبھی منادی کے آخر کا حرف تخفیف کے لیے گرا دیتے ہیں۔ یہ عمل ترخیم کہلاتا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

اصل	مرخم	اصل	مرخم
یَا حَارِثُ	یَا حَارِ	یَا عَبَّاسُ	یَا عَبْ
یَا مَنْصُورُ	یَا مَنْصُ	یَا مَرْوَانُ	یَا مَرْوُ
یَا رَبِّیْ	یَا رَبِّ	یَا صَاحِبِیْ	یَا صَاح

فریاد کرنے کے موقع پر منادی پر 'ل' کا اضافہ کرتے ہیں اور منادی مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً یَا لَیْلَامِیْر (اے امیر) یَا لَاصْحَابِنَا (اے ہمارے ساتھیو)۔

بسا اوقات منادی کے آخر میں الف یا -اُ بڑھا کر فریاد اور استغاثہ کا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً یَا زَیْدَا۔ یَا زَیْدَاہ

مصیبت کے وقت یا کسی مردے کو رونے کے لیے بھی یہی اسلوب استعمال ہوتا ہے لیکن عموماً یا کے بجائے وبالطرح حرف ندا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً وَ اَزَیْدَاہ (ہائے زید) وَ اَمُطْعِمَ الْمَسَاكِيْنَاہ (ہائے مسکینوں کے کھلانے والے) وَ اَمُصِیْبَتَاہ (ہائے مصیبت) منادی کی یہ شکل مندوب کہلاتی ہے۔

مشق نمبر ۱۲

(۱) بے شک سلیم عقل مند ہے لیکن نسیم غافل ہے۔ (۲) بیشک صفائی ضروری ہے۔
 (۳) گویا کہ رشید ایک بادشاہ ہے۔ (۴) کاش وقت لوٹنے والا ہوتا۔ (۵) بلاشبہ لڑائی ناگوار ہے
 لیکن وہ مفید ہے۔ (۶) شائد سعید کا بھائی ڈاکٹر ہے۔ (۷) شائد مدرسہ میں بہت سے لڑکے
 ہیں۔ (۸) درخت پر کوئی پھل نہیں۔ (۹) زید کا کوئی دوست نہیں اور عمرو کا کوئی دشمن نہیں۔
 (۱۰) تیری بات میں کوئی شک نہیں۔ (۱۱) زید کے پاس نہ کوئی دینار ہے نہ درہم۔ (۱۲) زبیر کا
 کوئی گھوڑا تیز نہیں میرے پاس کوئی خوبصورت تصویر نہیں۔ (۱۳) اس کے پاس علم ہے نہ عقل۔
 (۱۴) علی کے سوا تمام دوست حاضر ہیں۔ (۱۵) دو مردوں کے سوا تمام لوگ مسلمان ہیں۔
 (۱۶) پڑھنے کے سوا تمام کمرے صاف ہیں۔ (۱۷) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (۱۸) رسول پر
 بلاغ کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں۔ (۱۹) اے زید، دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ (۲۰) اے لڑکے، علم
 کی آفت بھولنا ہے۔ (۲۱) اے ظالم، بلاشبہ خدا دیکھ رہا ہے۔ (۲۲) اے صلاح الدین، کمرے
 میں کوئی کتاب نہیں۔ (۲۳) دوستو، جہانوں کے رب کے سوا کوئی مالک نہیں۔ (۲۴) ہائے
 صلاح الدین! ہم آج تیرے جیسے مرد کے منتظر ہیں۔

استثنائی صورتیں

معربات اور مہیات کی مذکورہ تقسیم کے بعد کچھ استثنائی صورتیں باقی رہ جاتی ہیں، جن کو سمجھ لینا ضروری ہے۔ ان میں ایک تو غیر منصرف اسم ہیں جن پر رفع کی حالت میں خفیف ضمہ اور نصب و جر کی حالت میں خفیف فتح آتی ہے اور دوسرے مبدل الاعراب ہیں کہ جن کو بعض اسباب کی بنا پر صحیح اعراب کے ساتھ پڑھنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ کچھ بحثیں الگ تفصیل چاہتی ہیں۔ اب ہم ان کو بیان کرتے ہیں:

غیر منصرف:-

بعض اسباب ایسے ہیں جو اسم کو کسی قدر ثقل کر دیتے ہیں۔ ان کی وجہ سے اس پر ہلکا اعراب لگتا ہے۔ ایسے اسموں کو غیر منصرف کہتے ہیں۔ اسم کے غیر منصرف ہونے کے اسباب (اسباب منع صرف) پانچ ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک سبب بھی کسی اسم میں پایا جائے تو وہ غیر منصرف ہو جاتا ہے۔ اسباب منع صرف حسب ذیل ہیں:

۱۔ علیت یعنی نام ہونا کسی شخص، قوم، جگہ یا چیز کا، بشرطیکہ:
 ا۔ عجمی یعنی عربی کے سوا کسی غیر زبان کا ہو، مثلاً اِسْرَ اِهْنِم، اِسْمَاعِیل، اِسْحَاق، ثَمُود، اِنْکَلِیس، (انگریز) اَلْمَمان (جرمن) مِضر، شِیرَاز، لَہُور وغیرہ۔

ب۔ یا اس کے آخر میں ۵ ہو مثلاً اَحْمَرۃ، طَلْحۃ، غُبَیْدۃ، مُعَاوِیۃ عَائِشۃ۔

ج۔ یا مونث ہو مثلاً زَیْنَب، سَعَاد، سَقَر (جہنم کا نام)

د۔ یا جس کے آخر میں ان زائد ہو مثلاً عُثْمَان، عَدْنَان، رَمْضَان

ه۔ یا فَعْل کے وزن ہو مثلاً عَمَر، زُفَر، قُثم، رُحَل

و۔ یا وہ دراصل فعل کا وزن ہو بشرطیکہ اس کے آخر میں ۵ نہ آتی ہو مثلاً شَمْر،

یَشْکُر، یَزِید، تَغْلِب

ز۔ یا دو ایسے اسموں سے مرکب ہو جن میں کوئی اضافی یا وصفی ربط نہ ہو۔ مثلاً حَضَرَ مَوْتَ،

مَعْدِي كَرِب، بَعْلَبَك.

۲۔ صفت ہونا، بشرطیکہ

ا۔ اس کا وزن فَعْلَان اور اس کا مونث بردن فَعْلَى ہو، مثلاً عَطْشَان، سَكْرَان، جَوْعَان، شَبَعَان.

ب۔ اس کا وزن اَفْعَل ہو اور اس کے آخر میں ة نہ آتی ہو، مثلاً أَحْمَدَ أَسْوَدَ، أَبْيَضَ، أَفْضَلَ، أَشْرَفَ.

أَرْبَع "غیر منصرف نہ ہوگا کیونکہ وہ أَرْبَعَة بھی آتا ہے۔

۳۔ جمع ہونا فَعَالِل یا فَعَالِل کے وزن پر، بشرطیکہ آخر میں ة نہ ہو، مثلاً مَسَاجِدَ، مَدَارِسَ، عَسَاكِرَ، مَكَاتِبَ، مَصَابِيحَ، قَوَارِيرَ.

تَلَامِيذَة، "أَسَاتِيذَة" غیر منصرف نہ ہوں گے۔ جمع کے مذکورہ وزن منتہی الجموع کے وزن کہلاتے ہیں۔

۴۔ اسم کے آخر میں الف زائد بغرض تانیث یا جمع ہونا۔ مثلاً صَحْرَاءَ، حُمَرَاءَ (سرخ)، كِبَرِيَاءَ (بڑائی)، عُلَمَاءَ، أَعْيُنَاءَ، أَصْدِقَاءَ.

بعض الفاظ میں الف موجود ہوتا ہے لیکن وہ زائد نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق لفظ کے ماے سے ہوتا ہے، ایسے الفاظ غیر منصرف نہ ہوں گے۔ مثلاً عَطَاءَ، "إِيْمَاءَ" وغیرہ۔

۵۔ معدول ہونا۔ بعض الفاظ کثرت استعمال کی وجہ سے اپنی اصلی وضع پر باقی نہیں رہے۔ یہ معدول کہلاتے ہیں۔ گنتی کے چند الفاظ ہیں مثلاً

أُخْرُ (یہ دراصل اُخْرُ مِنْهَا سَحْرُ، أَمْسُ (یہ دراصل السَّحْرُ اور الْأَمْسُ تھے) أُحَادُ یا مُوْجِد (یہ دراصل وَاحِدٌ وَوَاحِدٌ تھے) ثُنَاءُ یا مَثْنِي (یہ دراصل اِثْنَانِ اِثْنَانِ تھے) عَلٰی هَذَا الْقِيَاسِ، یہ الفاظ دس تک ہیں اور سب کے یہی دونوں وزن آتے ہیں۔ مثلاً عَشَارَ، مَعْشَرُ، (عَشْرَة "عَشْرَة")

غیر منصرف، منصرف ہو جاتا ہے جب مندرجہ ذیل میں سے کوئی شرط پائی جائے:

۱۔ اس پر لام تعریف آجائے، مثلاً رَبُّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ

۲۔ یہ مضاف ہو، مثلاً فِي عُلَمَاءِ الْهِنْدِ

۳۔ یہ تین حرفوں کا اسم ہو جن کا درمیانی حرف ساکن ہو مگر عجمیت اور تانیث دونوں باتیں اس میں جمع نہ ہو گئی ہوں۔ مثلاً "نُوح"، "لُوط"، "وَعْد" منصرف ہوں گے، لیکن مَاہ، جُور، کہ عجمی شہروں کے نام ہیں اور مونث ہیں، غیر منصرف رہیں گے۔

۴۔ یہ علم بطور تکرہ استعمال کیا گیا ہو۔ مثلاً "فِي الْبَيْتِ طَلْحَة" "اٰخَرُ" (گھر میں ایک اور طلحہ ہے)

۵۔ ضرورت شعری یا قافیہ کے لحاظ سے کچھ تبدیلی ضروری ہو، مثلاً عمرو بن کلثوم کہتا ہے:

وَكَأْسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِبَغْلَبَكِ.

اور امرء القیس کا شعر ہے:

عُقَابٌ "تَذَلَّتْ مِنْ شَمَارِيخِ تَهْلَانِ

قرآن پاک میں فواصل آیات بعض جگہ اسی قاعدے سے پڑھے جاتے ہیں، مثلاً
كَانَتْ قَوَارِيرًا. قَوَارِيرٌ مِنْ فِصَّةٍ.

مشق نمبر ۱۳

ذیل کے جملوں میں اسباب منع صرف متعین کیجئے:

- (۱) اسْحَاقُ مُسَافِرٌ. (۲) يَعْقُوبُ مُقِيمٌ. (۳) اِبْرَاهِيْمُ سَاكِنٌ "بَغْلَبَكِ".
- (۴) رَابِعَةُ مُقِيْمَةٌ "فِي بَصْرَةٍ". (۵) عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ "وَمُعَاوِيَةُ وَيَزِيدُ خُلَفَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ". (۶) اَللّٰهُ اَكْبَرُ. (۷) اَلرُّجُلُ عَطْشَانٌ. (۸) اَلْاَزْهَارُ حَمْرَاءُ، (۹) رَشِيْدٌ "وَأَحْمَدُ رَاجِعَانِ اِلَى بَيْتِهِمَا غَضَبَانِ". (۱۰) سَلْمَانٌ شَاكِرٌ "لَا نَعِيْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ". (۱۱) الْمُسْلِمُ أَحْسَنُ أَخْلَاقًا. (۱۲) هَذِهِ عَصَافِيْرُ.
- (۱۳) اَلْاَوْلَادُ قَادِمُوْنَ ثَلَاثَ. (۱۴) زُحْلُ اسْمُ كَوْكَبٍ مِنْ كَوَاكِبِ السَّمَاءِ.

مبدل الاعراب:

مبدل الاعراب وہ اسم ہیں جن کے آخر میں ویای کے واقع ہونے کی وجہ سے ان کے اعراب کی صورت بدل جاتی ہے اور ان کو معربات کے اصولوں کے مطابق پڑھنا ممکن نہیں ہوتا۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ا۔ جس معرب باحرکتہ کے آخر میں متکلم کی ی لگ جائے مثلاً کِتَابِی، رِجَالِی
ب۔ وہ جمع سالم مذکر جس کے آخر میں متکلم کی ی لگ جائے مثلاً بَنَی، مُسْلِمِی
ج۔ وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو مثلاً عِیْسٰی، مُوسٰی، یَحْیٰی
د۔ وہ واحد جس کے آخر میں ویای بعد فتح ہو مثلاً عَصَا (جو دراصل عَصَوُا تھا) اور هُدٰی (جو دراصل هُدٰی تھا)

۲۔ جس واحد کے آخر میں ویای بعد کسرہ ہو مثلاً قَاضِی، وَالِی وغیرہ تو وہ رفع وجر کی حالت میں قَاضِی، وَالِی ہو جائے گا اور حالت نصب میں اپنی اصلی حالت پر رہے گا۔ جیسے قَاضِیاً، وَالِیاً۔

۳۔ ایسے واحد کی جمع سالم مذکر جس کے آخر میں ویای بعد فتح ہو، رفع کی حالت میں اَعْلُوْنَ، مُصْطَفَوْنَ کے طرز پر اور نصب وجر کی حالت میں اَعْلَیْنَ اور مُصْطَفَیْنَ کے طرز پر ہوگی۔
۴۔ اسمائے ستہ مکمرہ۔ یہ گنتی کے چھ لفظ ہیں۔ اَب، اَخ، حَم، فَم، هَن، ذُو۔ مضاف ہونے کی صورت میں ان کا رفع کا اعراب ولگا کر، نصب کا الف ولگا کر اور جر کا ی ولگا کر ظاہر کیا جاتا ہے جیسے اَبُو، اَبَا، اَبِی۔ اَخُو، اَخَا، اَخِی۔ حَمُو، حَمَا، حَمِی۔ فُو، فَا، فِی۔ هَنُو، هَنَا، هَنِی۔ ذُو، ذَا، ذِی۔

فَم کی میم نہ گرائی جائے تو فَم، فَم ہی استعمال ہو سکتا ہے۔
مندرجہ ذیل پر غور کیجئے:

(۱) اَبُو بَکْرٍ خَلِیْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (۲) اَبُو زَیْدٍ حَاضِرٌ لِّکِنَّ اَخَا سَعِیْدٍ غَایِبٌ۔ (۳) سَعِیْدٌ ذَا هِبٌ اِلٰی اَبِی خَالِدٍ۔ (۴) اِنْ اَخَا سَعِیْدٍ قَاضٍ۔ (۵) اِنْ ذَا الْعِلْمِ عَزِیْزٌ وَلِیْدِ الْجَهْلِ ذِلَّةٌ۔ (۶) اَلْوَلَدُ ذَا هِبٌ بَاکِیًا۔ (۷)

فِي الْكَلْبِ قِطْعَةً لَحْمٍ. (۸) حَمُوزٌ يُدْ ذُو الْمَالِ. (۹) كِتَابِي عَلَى
مِنْضَتِي. (۱۰) أَحْمَدُ قَارِي "كِتَابِي. (۱۱) عِيسَى وَمُوسَى رَسُولَانِ.
(۱۲) إِنْ يَحْيَى صَاحِبُ عِيسَى.

www.KitaboSunnat.com

اعداد

اعداد کی ترکیب کے قواعد پیچیدہ ہیں۔ عدد کے ساتھ عموماً اس چیز کا بھی ذکر آتا ہے۔ جو شمار کی جاتی ہے۔ اسے محدود کہتے ہیں۔

جب محدود ایک یا دو ہوں تو عدد کا ذکر ضروری نہیں ہوتا۔ صرف محدود کو واحد یا شئی لانا کافی ہوتا ہے۔ مثلاً رَجُلٌ (ایک آدمی) رَجُلَانِ (دو آدمی)

تین سے لے کر دس تک کا محدود جمع اور اور مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً خَمْسَةُ رَجَالٍ
گیارہ سے ننانوے تک کا محدود واحد اور منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً عَشْرُونَ رَجُلًا
سواور ہزار کے اعداد کا محدود واحد اور مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً مِائَةُ رَجُلٍ
تین سے دس تک کا عدد مذکر محدود کے ساتھ مونث اور مونث محدود کے ساتھ مذکر آتا ہے۔
مثلاً سَبْعُ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةُ أَيَّامٍ.

گیارہ اور بارہ کے عدد کے لیے مرکب کے دونوں جر محدود کے مطابق مذکر یا مونث ہوں گے۔ مثلاً أَحَدٌ عَشَرَ كُتُبًا. اِثْنَتَا عَشَرَ عَيْنًا.

تیرہ سے انیس تک دوسرا جر محدود کے مطابق مذکر و مونث ہوتا ہے اور پہلا جر اس کے برعکس ہوتا ہے۔ مثلاً خَمْسَةُ عَشَرَ طِفْلاً وَسِتُّ عَشَرَ بِنْتًا.

دہائیوں، سواور ہزاروں کے اعداد مذکر و مونث دونوں کے لیے یکساں رہتے ہیں۔ بیس اور دوسرے دہائیوں کے ساتھ جب اکائیاں ملائی جائیں تو ایک اور دو کے اعداد تذکیر و تانیث میں محدود کے موافق ہوتے ہیں اور تین سے نو کے اعداد اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ مثلاً أَحَدِيْ وَ عَشْرُونَ بِنْتًا وَ اِثْنَانِ وَ ثَلَاثُونَ طِفْلاً. خَمْسَةُ وَ اَرْبَعُونَ دِينَارًا وَ سَبْعُونَ رُؤْيَا.

اعداد یوں ہیں:

وَاحِدٌ، اِثْنَانِ، ثَلَاثَةٌ، اَرْبَعَةٌ، خَمْسَةٌ، سِتَّةٌ، سَبْعَةٌ، ثَمَانِيَةٌ، تِسْعَةٌ،
عَشْرَةٌ، أَحَدٌ عَشَرَ، اِثْنَا عَشَرَ، ثَلَاثَةُ عَشَرَ..... تِسْعَةُ عَشَرَ، عَشْرُونَ،
وَاحِدٌ وَ عَشْرُونَ، اِثْنَانِ وَ عَشْرُونَ، ثَلَاثَةُ وَ عَشْرُونَ..... تِسْعَةُ

وَعَشْرُونَ، ثَلَاثُونَ أَرْبَعُونَ خَمْسُونَ سِتُّونَ مِائَةَ
مِئَتَانِ ثَلَاثِمِائَةٍ أَرْبَعِمِائَةٍ سِتُّ مِائَةٍ أَلْفٌ مِائَةُ
أَلْفٍ أَلْفٌ أَلْفٌ (مِلْيُونُ)

مندرجہ ذیل پر غور کیجیے:

- (۱) لِزَيْدٍ فَرَسٌ وَاحِدٌ وَاثْنَانِ مِنَ الْعِلْمَانِ.
- (۲) لِسَعِيدٍ ثَلَاثُ بَغَالٍ وَأَرْبَعَةُ أَفْرَاسٍ.
- (۳) عِنْدِي خَمْسُ رُؤْيِيَّاتٍ وَسِتَّةُ دَرَاهِمٍ.
- (۴) عَلَى الطَّائِلَةِ تِسْعُ رِسَالَاتٍ وَعَشْرَةُ كُتُبٍ.
- (۵) لِرَشِيدٍ أَحَدُ عَشَرَ فَرَسًا وَاحِدًا عَشْرَةَ نَاقَةً.
- (۶) فِي الدُّكَانِ اثْنَا عَشَرَ كُرْسِيًّا وَاثْنَتَا عَشْرَةَ طَاوِلَةً.
- (۷) فِي جَمَاعَتِنَا خَمْسَةُ عَشَرَ طِفْلًا وَسِتُّ عَشْرَةَ بِنْتًا.
- (۸) فِي الْمَدْرَسَةِ عَشْرُونَ غُرْفَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ مِنْصُذَةً.
- (۹) فِي الْكَلْبَةِ مِائَةُ تَلْمِيزٍ فِي هَذِهِ الْمَدْرَسَةِ أَلْفُ طِفْلٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ.
- (۱۰) هَذِهِ السَّنَةُ سَنَةُ اثْنَتَيْنِ وَتِسْعِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ وَأَلْفٍ مِنَ الْهَجْرَةِ.

اوزان جمع مکسر

جمع سالم کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔ جمع مکسر کے لیے متعدد اوزان مقرر ہیں۔ ان کے احاطہ میں غیر ضروری طوالت ہے۔ یہاں ہم ان میں سے زیادہ مستعمل ہونے والے اوزان بمعہ امثلہ لکھ رہے ہیں:

اوزان	مثال
فِعَالٌ	وَاحِدٌ عَبْدٌ رُقْبَةٌ قَائِمٌ صَغِيرٌ
جَمْعٌ	عِبَادٌ رِقَابٌ قِيَامٌ صِغَارٌ
فُعْلَاءُ	وَاحِدٌ شَاعِرٌ فَقِيرٌ شَهِيدٌ شُجَاعٌ
جَمْعٌ	شُعْرَاءُ فُقَرَاءُ شُهَدَاءُ شُجَعَاءُ
أَفْعَالٌ	وَاحِدٌ سَبَبٌ وَزْرٌ وَقْتُ شَرِيفٌ
جَمْعٌ	أَسْبَابٌ أَوْزَارٌ أَوْقَاتٌ أَشْرَافٌ
أَفْعِلَاءُ	وَاحِدٌ نَبِيٌّ صَدِيقٌ حَبِيبٌ وَلِيٌّ
جَمْعٌ	أَنْبِيَاءُ أَصْدِقَاءُ أَحِبَّاءُ أَوْلِيَاءُ
أَفْعِلَةٌ	وَاحِدٌ جَنَاحٌ وَادٍ هَلَالٌ وَعَاءٌ
جَمْعٌ	أَجْنَحَةٌ أَوْدِيَةٌ أَهْلَةٌ أَوْعِيَةٌ
فُعْلٌ	وَاحِدٌ رَسُولٌ نَذِيرٌ صَحِيفَةٌ خَشْبَةٌ
جَمْعٌ	رُسُلٌ نَذَرٌ صُحُفٌ خُسْبٌ
فُعُولٌ	وَاحِدٌ نَجْمٌ جُنْدٌ ذَنْبٌ شَاهِدٌ
جَمْعٌ	نُجُومٌ جُنُودٌ ذُنُوبٌ شُهُودٌ
فُعْلٌ	وَاحِدٌ صُورَةٌ ظِلَالٌ غُرْفَةٌ لَيْحَةٌ

لُحِي	غُرِفَ	ظُلِّلَ	صُورَ	جَم	
زَائِرَ	طَالِبَ	كَافِرَ	حَاكَمَ	وَاحِدَ	فُعَالٌ
زُورَ	طُلِّبَ	كُفِّرَ	حُكِّمَ	جَم	
سَافِرَ	كَافِرَ	فَاجِرَ	سَاجِرَ	وَاحِدَ	فَعَلَةٌ
سَفَرَةَ	كَفَرَةَ	فَجَّرَةَ	سَحَّرَةَ	جَم	
جَانِعَ	نَانِمَ	رَاكِعَ	سَاجِدَ	وَاحِدَ	فَعْلٌ
جُوعَ	نُومَ	رُكْعَ	سُجَّدَ	جَم	
فَاكِهَةَ	كَافِرَةَ	مَرْفِقَ	مَنْزِلَ	وَاحِدَ	فَعَالِلٌ
فَوَاكِهَ	كَوَاْفِرُ	مَرَاْفِقُ	مَنْازِلُ	جَم	
مِفْتَاحَ	قَارُورَةَ	تِمَالِ	مِخْرَابَ	وَاحِدَ	فَعَالِنِلٌ
مِفَاتِيحُ	قَوَارِيرُ	تِمَائِلُ	مِخَارِيبُ	جَم	

فعل کا بیان

جب کسی لفظ کی صورت بتانا مقصود ہو تو یوں بیان کرنا پڑے گا کہ اس کے پہلے حرف پر فلاں حرکت ہے، دوسرے پر فلاں، تیسرے پر فلاں وغیرہ۔ اس طول بیان سے بچنے کے لیے اس مادے کے حروف کی جگہ تین حروف ف، ع اور ل رکھ دیتے ہیں، اور ان کو وہی حرکات دیتے ہیں جو دراصل لفظ کے مادے کے حروف کی ہیں۔ نیز زائد حروف کا بھی اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح جو لفظ بنتا ہے وہ پہلے لفظ کا وزن کہلاتا ہے۔ مثلاً لفظ کتاب کی صورت بتانا ہو تو اس کے مادے کے حروف ك، ت، ب کے بالقابل ف ع ل کو رکھ کر کہیں گے کہ یہ لفظ فعال کے وزن پر ہے۔ اسی طرح كَاتِب، فَاعِل کے وزن پر ہے۔ كَتَبَ کا وزن فَعَلَ ہے۔ فِعَال، فَاعِل، فَعَلَ وزن اور كِتَاب، كَاتِب، كَتَبَ موزون کہلاتے ہیں۔

تمام الفاظ کا مادہ حروف، ع اور ل ہی کی نسبت سے بتایا جاتا ہے۔ اس لیے ہر لفظ کے مادہ کے حرف اول کو فاء کلمہ، حرف ثانی کو عین کلمہ اور حرف ثالث کو لام کلمہ کہتے ہیں۔ مادہ عموماً تین

حروف کا ہوتا ہے۔ اگر اس سے زائد حروف ہوں تو آخر کے حروف کو بھی لام کلمہ ہی کہیں گے۔
مادہ میں الف کے سوا تمام حروف چمبی آ سکتے ہیں۔ جن الفاظ میں الف نظر آتا ہے وہ
درحقیقت واویائی کی بدلی ہوئی شکل ہوتی ہے۔

مشتقات میں مادے کے علاوہ جو زائد حروف استعمال ہوتے ہیں وہ مخصوص ہیں۔ یعنی ع، ا،
ت، س، ل، م، ن، و، ہ، ی۔ یہ دس حروف ایک ہی لفظ سَأَلْتُمُو نِيهَا اور أَلْيَوْمَ نَسِيْتَهَا
میں جمع ہیں۔

جب دو مختلف مادے کے الفاظ کی صورتیں ایک جیسی ہوں تو وہ مادے کے معانی کے اظہار
میں یکسانی کی دلیل ہوتی ہیں۔ مثلاً يَكْتُبُ (وہ لکھتا ہے) اور يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے) زمانہ
حال میں فعل کے واقع ہونے کے مضمون میں مشترک ہیں۔

عربی کی لغات مادے کے حروف کی بنیاد پر مدون کی گئی ہیں۔ اس لیے کسی لفظ کے معانی
لفت میں تلاش کرنے کے لیے اس کے مادے سے واقف ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً مُحَاكَمَةٌ
اپنے مادے کے حروف ح ك م کے تحت درج ہوگا۔ نئی لغات مادے کے فاء کلمہ کی فصل میں لفظ
کو بیان کرتی ہیں لیکن بعض پرانی لغات لام کلمہ کی فصل میں لفظ کو لاتی ہیں۔ یعنی مُحَاكَمَةٌ کا
لفظ نئی لغات میں ح کی فصل میں اور پرانی لغات میں م کی فصل میں بیان ہوتا ہے۔

۱۔ ہمزہ اور الف میں یہ فرق ہے کہ ہمزہ کے اوپر ہمیشہ کوئی حرکت ہوتی ہے جبکہ الف حرکت سے خالی ہوتا ہے۔

مثلاً سَأَلُ اور سَأَلْ میں ہمزہ ہے لیکن قَالَ میں الف ہے۔

۲۔ حروف زوائد کے متعلق استاد و شاگرد کا ایک پر لطف مکالمہ بھی ہے جو یوں ہے:

شاگرد: حضرت! حروف زوائد کیا ہیں؟

استاد: سَأَلْتُمُو نِيهَا (تم لوگوں نے یہ مجھ سے پوچھے تھے۔)

شاگرد: حضرت! میں نے تو پہلے بھی ان کے بابت نہیں پوچھا۔

استاد: أَلْيَوْمَ نَسِيْتَهَا (آج تو انہیں بھول گیا)

تقسیم فعل

با اعتبار عدد حروف :-

حروف مادہ کی تعداد کے لحاظ سے فعل کی تقسیم یوں کی گئی ہے:

۱۔ ثلاثی یعنی سہ حرفی۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ مجرد یعنی جس میں حروف مادہ کے ساتھ کوئی زائد حرف نہ ہو مثلاً **افعل**

ب۔ مزید یعنی جس میں ایک یا زیادہ حروف زائد ہوں مثلاً **افعل**

۲۔ رباعی یعنی چار حرفی، اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

ا۔ مجرد مثلاً **افعلل**

ب۔ مزید مثلاً **افعلل**

ان قسموں کے تحت فعل کی متعدد شکلیں پائی جاتی ہیں جن کو فعل کے ابواب کہا جاتا ہے۔ گویا وہ شکلیں دروازے ہیں جن میں سے ہو کر فعل بنتا ہے۔ ان ابواب کو ہم آگے بیان کریں گے۔ ان ابواب کی شکلیں اختیار کرنے سے معنی میں جو تنوع پیدا ہوتا ہے اس کی طرف ہم خامیات ابواب کے باب میں اشارہ کریں گے۔

با اعتبار معنی :-

ہر فعل (کام) کے لیے فاعل (کرنے والا) ضروری ہے۔ بعض فعل کرنے والے ہی پر تمام ہو جاتے ہیں، ان کے لیے کسی ایسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی جس پر فعل واقع ہو۔ ان کو فعل لازم کہتے ہیں۔ مثلاً **امض، بیضا، سویا، جاگا وغیرہ**۔ مگر بعض فعل کے لیے مفعول (یعنی جس پر فعل واقع ہو) بھی ضروری ہوتا ہے۔ ان کو متعدی کہتے ہیں مثلاً **کھایا، پیا، پڑھا، لکھا وغیرہ**۔

فعل لازم کے لیے چونکہ مفعول کی ضرورت ہی نہیں، اس لیے اس کی نسبت ہمیشہ فاعل ہی کی طرف ہوتی ہے۔ لیکن فعل متعدی کی نسبت کبھی فاعل کی طرف کی جاتی ہے، مثلاً **احمر** نے لکھا اور کبھی مفعول کی طرف مثلاً **خط لکھا** کیا۔ پہلے کو معروف کہتے ہیں، اور دوسرے کو مجہول۔

فعل کی طرح ذوالفعل (یعنی جس کے ساتھ فعل کی نسبت ہے) بھی معروف اور مجہول ہوتا ہے۔ مثلاً کاتب (لکھنے والا) اور مکتوب (وہ جو لکھا گیا) پہلے کو اسم فاعل یا ذوالفعل معروف اور دوسرے کو اسم مفعول یا ذوالفعل مجہول کہتے ہیں۔

مشتقات فعلیہ

ہر مادہ فعلیہ سے عموماً حسب ذیل پانچ مشتق نکلتے ہیں جو ثلاثی اور رباعی دونوں قسموں میں پائے جاتے ہیں۔

۱۔ ماضی، جس میں فعل کے زمانہ گزشتہ میں واقع ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں۔

مثلاً فَعَلَ (اس نے کیا)

۲۔ مضارع، جس میں فعل کے زمانہ حال یا مستقبل میں واقع ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں۔

مثلاً يَفْعَلُ (وہ کرتا ہے یا دہ کرے گا)

۳۔ امر، جس میں کسی فعل کے کرنے کا حکم دینے کے معنی ہوتے ہیں۔ مثلاً اَفْعَلْ (تو کر)

۴۔ ذوالفعل، جس کی فعل کے ساتھ نسبت ہوتی ہے۔ مثلاً فَاعِلٌ (کرنے والا)

۵۔ اسم الفاعل یا مصدر مثلاً فَعْلٌ (کام)

ثلاثی مجرد میں ان مشتقات کے علاوہ پانچ اور مشتقات بھی ہیں، جو یہ ہیں:

۱۔ صفت: یعنی وہ اسم جو اس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی بطور مستقل صفت پائے جائیں۔ مثلاً فَعِيلٌ (صاحب فعل)

۲۔ مفعول: یعنی وہ اسم جو اس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی دوسروں سے زیادہ پائے جائیں۔ مثلاً أَفْعَلُ (دوسروں سے زیادہ کرنے والا)

۳۔ مبالغہ: جس میں مصدری معنی کی مطلقاً زیادتی پائی جائے۔

مثلاً فَعَّالٌ (بڑا کرنے والا)

۴۔ ظرف: جو کام کرنے کے وقت یا جگہ کو بتائے۔

مثلاً مَفْعِل ” (کام کرنے کی جگہ یا وقت)

۵۔ آلہ: جو کام کرنے کا ذریعہ بتائے۔

مثلاً مَفْعِل ” (کرنے کا آلہ)

مذکورہ تمام مشتقات کے اوزان مخصوص ہیں اور ہمیشہ ایک ہی طرح آتے ہیں۔ فعل کے مباحث میں اصل کام ان اوزان ہی کو سمجھنے اور پہچاننے کا ہے۔

جملہ فعلیہ کے قواعد

اسم کے بیان میں تمام جملے مبتدا و خبر سے وجود میں آئے تھے۔ چونکہ ان کا آغاز اسم سے ہوتا ہے اس لیے یہ جملے اسمیہ کہلاتے ہیں۔ جب جملہ مبتدا کے کسی فعل کو بیان کرتا ہے، مثلاً زید گیا۔ ذَهَبَ زَيْدٌ تو مبتدا فعل کے بعد آتا ہے۔ ایسے جملے جن کا آغاز فعل سے ہو فعلیہ کہلاتے ہیں اور مبتدا کو اس فعل کا فاعل کہتے ہیں۔ فاعل پر مبتدا ہی کا اعراب آتا ہے اور وہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

جملے میں فاعل اور فعل کے لیے کچھ قواعد ملحوظ رکھے جاتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ جب فاعل فعل کے بعد بیان ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا، البتہ تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ مثلاً ذَهَبَ الرَّجُلُ۔ ذَهَبَ الرَّجُلَانِ۔ ذَهَبَ الرَّجَالُ۔ ذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ۔ ذَهَبَتِ الْمَرْأَتَانِ۔ ذَهَبَتِ النِّسَاءُ۔

۲۔ جب فاعل کا ذکر فعل سے پہلے ہو تو فعل اور فاعل عدد اور تذکیر و تانیث میں یکساں ہوں گے۔ مثلاً الرَّجُلُ ذَهَبَ۔ الرَّجُلَانِ ذَهَبَا۔ الرَّجَالُ ذَهَبُوا۔ الْمَرْأَةُ ذَهَبَتْ۔

۳۔ اگر فاعل مؤنث غیر حقیقی یا جمع مکرر ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہوتی ہے۔ مثلاً طَلَعَتِ الشَّمْسُ یا طَلَعَ الشَّمْسُ۔ قَالَ الْعُلَمَاءُ یا قَالَتِ الْعُلَمَاءُ۔ قَالَ نِسْوَةٌ یا قَالَتْ نِسْوَةٌ۔

۴۔ جب فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو تذکیر و تانیث کی مطابقت ضروری نہیں ہوتی۔

مَثَلًا إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ. مَنْ جَاءَهُ، مَوْعِظَةٌ.

۵۔ اگر جملہ فعلیہ میں مفعول بھی بیان ہوا ہو تو وہ فاعل کے بعد آئے گا۔ مثلاً قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ۔ البتہ چند خاص صورتوں میں اسے پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔

ابواب ثلاثی مجرد

فعل کی نسبت ہمیشہ کسی ذات کی طرف ہوتی ہے۔ یہ ذات کبھی غائب ہوتی ہے، کبھی حاضر اور کبھی متکلم۔ اسی طرح یہ کبھی واحد ہوتی ہے، کبھی ثنیٰ اور کبھی جمع۔ یہ مذکر بھی ہو سکتی ہے اور مؤنث بھی۔ ذات کے تغیر سے فعل کی شکل بدلتی چلی جاتی ہے۔ فعل کی شکل میں اس تغیر کو گردان کہا جاتا ہے۔ چونکہ یہ تغیر تمام فعلوں میں یکساں ہوتا ہے۔ اس لیے ماضی اور مضارع کی گردانوں کا انداز ایک ہی جیسا رہتا ہے۔

فعلوں کی تقسیم جس طرح ثلاثی اور رباعی میں کی گئی ہے، اسی طرح ماضی اور مضارع کے مستعمل اوزان کی بنا پر بھی کی گئی ہے۔ ثلاثی مجرد میں ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے تین وزن ہیں: فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ۔ مثلاً فَتَحَ (اس مرد نے کھولا) سَمِعَ (اس مرد نے سنا) كَرُمَ (وہ مرد شریف ہے) اسی طرح مضارع معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے بھی تین وزن ہیں: يَفْعَلُ، يَفْعِلُ، يَفْعُلُ۔ مثلاً يَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے) يَضْرِبُ (وہ مارتا ہے) يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے) اہل زبان مختلف الفاظ کو جس طرح بولتے ہیں اس کے تتبع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ماضی اور مضارع کے ان اوزان کی ترکیب مندرجہ ذیل چھ طریق پر ہوتی ہے جو فعل کے ابواب کہلاتے ہیں:

۱۔	فَعَلَ	يَفْعَلُ	باب	فَتَحَ يَفْتَحُ
۲۔	فَعِلَ	يَفْعِلُ	==	ضَرَبَ يَضْرِبُ
۳۔	فَعُلَ	يَفْعُلُ	==	نَصَرَ يَنْصُرُ
۴۔	فَعِلَ	يَفْعَلُ	==	سَمِعَ يَسْمَعُ
۵۔	فَعِلَ	يَفْعِلُ	==	حَسِبَ يَحْسِبُ
۶۔	فَعَلَ	يَفْعُلُ	==	كَرُمَ يَكْرُمُ

عربی میں تمام فعل کسی نہ کسی باب میں مستعمل ہیں۔ بعض فعل ایک سے زیادہ ابواب میں بھی

آتے ہیں۔

البواب کے مذکورہ نام صرف یادداشت کی سہولت کے لیے رکھ لیے گئے ہیں، کیونکہ یہ مشہور افعال ان بابوں میں آتے ہیں۔

یہ یاد رہے کہ فَعِلَ ماضی کے ساتھ مضارع مضموم العین نہیں آتا جب کہ فَعُلَ ماضی کے ساتھ صرف مضموم العین مضارع ہی آتا ہے۔

مشتقات ثلاثی مجرد

۱۔ ماضی

ماضی معروف کے تینوں اوزان - فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ - کی گردان ایک ہی طرز پر ہوتی ہے جس میں صرف عین کلمہ کی حرکت بدل کر آتی ہے۔ فَعِلَ کی گردان حسب ذیل ہے۔ اس میں جو وزن مختلف صیغوں میں مشترک ہیں وہ صرف ایک مرتبہ لکھے گئے ہیں:

غائب		حاضر		متکلم	
صیغہ	مذکر	مونث	مذکر	مونث	مشترک
واحد	فَعَلَ	فَعَلْتُ	فَعَلَ	فَعَلْتُ	فَعَلْتُ
ثنی	فَعَلَا	فَعَلْنَا	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمَا	فَعَلْنَا
جمع	فَعَلُوا	فَعَلْنَ	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتُنَّ	

فَعِلَ کی گردان میں عین کلمہ مکسور العین۔ یعنی فَعِلَ، فَعِلْتُ، فَعِلْتُنَّ اور فَعُلَ کی گردان میں مضموم العین یعنی فَعُلَ، فَعُلْتُ، فَعُلْتُنَّ ہوتا ہے۔ ثلاثی مجرد میں ماضی مجہول کا صرف ایک وزن فَعِلَ ہے۔ گردان کا انداز مختلف نہیں۔

مشق نمبر ۱۴

(۱) قَدِمَ الْمَلِكُ. (۲) زَيْدٌ "وَبَكَرَ" جَمَعَ الْمَالَ. (۳) خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ. (۴) حَمَلَتْهُ أُمُّهُ، كُرَّهَا وَوَضَعَتْهُ كُرَّهَا. (۵) أَمَّ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا. (۶) كَخَلْقِهِ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ. (۷) أَلْبَتَانِ ضَحِجْنَا أَمَامَ الْمُعَلِّمَةِ. (۸) رَجَعْتُمَا مِنْ دَارِ آبَيْكُمَا. (۹) عَطِشْتُ. (۱۰) حَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ. (۱۱) مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ. (۱۲) ضُرِبْتُ بِالْعَصَا. (۱۳) قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ. (۱۴) رُزِقْتُ رِزْقًا حَسَنًا. (۱۵) خُلِقْنَا لِلْعِبَادَةِ.

(۱) لڑکا گیا۔ (۲) انہوں نے اپنے کپڑے دھوئے۔ (۳) عائشہ اور فاطمہ بیٹھیں۔ (۴) تم دونوں نے خط لکھا۔ (۵) تم سب عورتوں نے کھانا پکایا۔ (۶) میں نے دو کتابیں پکڑیں۔ (۷) تم نے مال جمع کیا۔ (۸) ہم شہر میں اترے۔ (۹) میں نے خطیب کو سنا۔ (۱۰) وہ چھری سے ذبح کیا گیا۔ (۱۱) لڑکی سے کاپی مانگی گئی۔ (۱۲) کرسی لکڑی سے بنائی گئی۔ (۱۳) تم دونوں کو پٹیا گیا۔ (۱۴) دروازے کھولے گئے۔

استعمالات ماضی:-

ماضی سے پہلے بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جن سے ماضی کی صورت تو نہیں بدلتی مگر معنوی تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو مثالوں سے سمجھیے:

۱۔ ماضی میں فعل کے منفی معنی کے لیے مَا، لَا، اِنْ يَمَانُ کا اضافہ کرتے ہیں:

مَثَلًا مَا فَعَلَ، لَا فَعَلَ، اِنْ فَعَلَ، مَا اِنْ فَعَلَ۔ (اس نے نہیں کیا) مَا اور لَا

کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ مَا تہا آتا ہے اور لَا واسطے کررانا ضروری ہے۔

۲۔ ماضی قریب بنانے کے لیے قَدْ کا اضافہ ہوتا ہے۔ قَدْ فَعَلَ (اس نے کر دیا ہے یا کر

رہا تھا)

۳۔ ماضی بعید کے معنی کے لیے گان لگایا جاتا ہے۔
گان کی گردان حسب ذیل ہے:

صیغہ	غائب	حاضر	متکلم
مذکر	مونث	مذکر	مونث
واحد	گان	گانت	گنت
ثنیٰ	گانا	گانتما	گنتما
جمع	گانوا	گنتم	گنتن

استعمال میں فعل کے صیغہ کے مطابق گان کا صیغہ بھی بدلا جاتا ہے۔ مثلاً گان فَعَلَ
(اس نے کیا تھا) گانا فَعَلَا، گانوا فَعَلُوا.....

۴۔ ماضی سے پہلے لُو گئے سے اس میں شرطیہ اور تمنائیہ معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ لُو فَعَلَ
(اگر اس نے کیا ہوتا یا کاش اس نے کیا ہوتا) جب لُو شرطیہ ہوتا ہے تو اس کے جواب میں ل آتا ہے۔ مثلاً لُو صَبَرْتُمْ لَفَعَلْتُمْ (اگر تم نے صبر کیا ہوتا تو غالب ہوتے)

۵۔ الفاظ شرط کے ساتھ: مثلاً مَنْ فَعَلَ (جو کرے یا کرے گا تو) الفاظ شرطیہ ہیں:

اِنْ	اگر	مَا	جو چیز	مَنْ	جو شخص
اَيْنَ	جہاں	مَتَى	جب	اَنَّى	جہاں کہیں
اِذَا	جب	كَيْفَ	جس طرح	حَيْثُ	جس جگہ
اَيُّ	جو				

مشق نمبر ۱۵

(۱) مَا خَلَقَ اللَّهُ هَذَا بَاطِلًا. (۲) مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرِي. (۳) مَا
حَكَمْتُ بِالْعَدْلِ. (۴) لَا تَكْتَبْ وَلَا قَرَأْ. (۵) لَا أَكُلُ وَلَا شَرِبْتُ. (۶) قَدْ

رَجَعَ أَبُوهُ. (٤) قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ. (٨) قَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرِ. (٩) كَانَ حَفَرِيْنِ. (١٠) كَانُوا قَبْضُوا عَلَى اللَّيْلِ. (١١) كُنْتُ رَكِبْتُ الْفَرَسَ. (١٢) كُنْتُ حَسِبْتُهُ عَاقِلًا. (١٣) كُنَّا ذَهَبْنَا إِلَى السُّوقِ. (١٤) إِنَّ صَبَرْتُ فَلَكَ الْآجُرُ. (١٥) لَوْ سَأَلْتَنِي لَصَرَبْتُكَ. (١٦) إِذَا رَكَبَا فِي السَّفِينَةِ. (١٧) فَطَرَفَهَا. (١٨) دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ. (١٩) إِنَّ خَوْجَنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ مَعْرُوفٍ.

(۱) انہوں نے نہ اسے قتل کیا نہ سولی دی۔ (۲) چاند طلوع نہیں ہوا۔ (۳) تو نے کتاب نہیں پڑھی۔ (۴) ان عورتوں نے خیر طلب کی ہے۔ (۵) نماز کا وقت قریب آچکا ہے۔ (۶) بچے سکول سے لوٹ چکے ہیں۔ (۷) وہ دونوں مسجد سے نکلے تھے۔ (۸) انہوں نے کتابیں اٹھائی تھیں۔ (۹) اگر تو نے غفلت کی تو میں تجھے پیڑوں گا۔ (۱۰) کاش! خدا میری پکار سنتا۔ (۱۱) جب وہ میرے کمرے میں آیا تو میرے پاس بیٹھ گیا۔ (۱۲) جس نے میرا قلم توڑا ہے وہ ظالم آدمی ہے۔

۲۔ مضارع

مضارع معروف کے تین اوزان میں عین کلمہ کی حرکت ہی کا فرق ہے۔ گردان کا انداز ایک جیسا ہے:

متکلم	حاضر	غائب	
مشرک	مؤنث	مذکر	
واحد	تَفَعَّلِينَ	تَفَعَّلُ	يَفْعَلُ
ثنیٰ	تَفَعَّلَانِ	تَفَعَّلَانِ	يَفْعَلَانِ
جمع	تَفَعَّلْنَ	تَفَعَّلُونَ	يَفْعَلُونَ

مضارع کی گردان کے مختلف صیغوں کے آغاز میں ی، ت، ا، ن کے جو حروف آئے ہیں، یہ علامت مضارع کہلاتے ہیں۔ ان کی مدد سے مضارع کے صیغوں کی پہچان میں سہولت ہوتی ہے۔ مضارع مجہول کی گردان صرف ایک وزن - يُفْعَلُ - پر آتی ہے۔ گردان کا انداز معروف کی گردان ہی کا ہے، یعنی، يَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلَيْنِ، مضارع کی یہ شکل اصلی ہے، اس کے اوزان کے آخر میں بعض حالتوں میں چند ایک تغیرات ہوتے ہیں جن کے باعث مضارع کی پانچ شکلیں پیدا ہو گئی ہیں:

- ۱۔ مضارع اصلی یعنی يَفْعَلُ جس میں لام کلمہ پر پیش آئی ہے۔
 - ۲۔ مضارع خفیف یعنی يَفْعَلْ جس میں لام کلمہ پر زبر آ گئی ہے۔
 - ۳۔ مضارع اخف یعنی يَفْعُلْ جس میں لام کلمہ ساکن ہے۔
 - ۴۔ مضارع اقل یعنی يَفْعَلَنَّ جس کے آخر میں مشدودون لگتا ہے۔
 - ۵۔ مضارع ثقل یعنی يَفْعَلْنِ جس کے آخر میں ساکن نون لگتا ہے۔
- ان سب کا مجہول علامت مضارع پر پیش اور عین کلمہ پر زبر لانے سے بنتا ہے۔
مضارع اصلی کی گردان اوپر گزر چکی ہے۔ باقی گردانیں حسب ذیل ہیں:-

گردان مضارع خفیف:-

یہ مضارع منصوب بھی کہلاتا ہے اس میں جمع مونث کے صیغوں کے سوا باقی صیغوں کے آخر میں پائے جانے والے 'ن' بھی حذف ہو جاتے ہیں۔

صیغہ	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مونث	مذکر	مونث	مشرک
واحد	يَفْعَلْ	تَفْعَلْ	تَفْعَلْ	تَفْعَلِيْ	أَفْعَلْ
ثنیٰ	يَفْعَلَا	تَفْعَلَا	تَفْعَلَا	تَفْعَلَا	تَفْعَلْ
جمع	يَفْعَلُوا	يَفْعَلْنَ	تَفْعَلُوا	تَفْعَلْنَ	تَفْعَلْ

گردان مضارع اخف:-

مضارع خفیف اور اخف کی گردان میں صرف یہ فرق ہے کہ خفیف میں جہاں یَفْعَلُ، تَفَعَّلَ وغیرہ کے لام پر زبر ہے، وہاں اخف میں جزم ہے یعنی یَفْعَلُ، تَفَعَّلَ، أَفْعَلُ، تَفَعَّلَ۔ باقی تمام صیغہ خفیف ہی کی طرح ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں۔

گردان مضارع اثقل:-

یہ مضارع خفیف کے تمام صیغوں کے آخر میں نون مقلیہ (مشدد) لگانے سے بنتا ہے۔ اس میں واحد مونث حاضری کی 'ی' اور جمع مذکر کے صیغوں کی 'و' حذف ہو جاتی ہے اور یہ صیغہ بالترتیب لام کلمہ کی زیر یا پیش سے پہچانے جاتے ہیں۔ مکمل گردان حسب ذیل ہے:

متکلم	حاضر		غائب		
	مونث	مذکر	مونث	مذکر	
واحد	یَفْعَلُنَّ	تَفَعَّلُنَّ	تَفَعَّلُنَّ	یَفْعَلُنَّ	
ثنی	تَفَعَّلَانِ	تَفَعَّلَانِ	تَفَعَّلَانِ	یَفْعَلَانِ	
جمع	تَفَعَّلْنَ	تَفَعَّلْنَ	یَفْعَلْنَ	تَفَعَّلْنَ	

گردان مضارع اثقل:-

اس گردان میں مضارع اثقل کے وہ صیغہ نہیں آتے جن کے آخر میں 'ی' آتا ہے۔ باقی صیغوں میں نون مشدد کے بجائے نون خفیفہ لگتا ہے یعنی:

یَفْعَلُنْ، تَفَعَّلُنْ، تَفَعَّلُنْ، أَفْعَلُنْ.....

استعمالات مضارع اصلی:-

مضارع اصلی سے پہلے بعض حروف لگنے سے معنی کے تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ سادہ مضارع

حال اور مستقبل دونوں کے معنی دیتا ہے لیکن لَ لگانے سے حال کے لیے اور سَ یاسَـوُف لگانے سے مستقبل کے لیے خاص ہو جاتا ہے۔

لَيَفْعَلُ وہ کرتا ہے سَيَفْعَلُ وہ کرے گا سَوْفَ وہ تھوڑی دیر یَفْعَلُ میں کرے گا

قَدْ لکنے سے فعل کو کبھی کبھی کرنے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

قَدْ يَفْعَلُ (وہ کبھی کبھی کرتا ہے یا کرے گا)

كَانَ لگانے سے ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

كَانَ يَفْعَلُ (وہ کیا کرتا تھا)

مضارع منفی بنانے کے لیے لا یا ما کا اضافہ ہوتا ہے۔

لَا يَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا)

لَوْ يَفْعَلُ کے معنی ہوں گے اگر وہ کرے

مشق نمبر ۱۶

- (۱) اَلْوَلَدُ يَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ. (۲) هُوَ يَقْرَأُ الْكِتَابَ. (۳) اَنْتَ تَشْرَبُ اللَّبَنَ. (۴) اَحْمِلْ فَوْقَ رَاسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ. (۵) اَلْبَنَاتُ يَلْعَبْنَ فِي سَاحَةِ الْمَدْرَسَةِ. (۶) يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ اَبْنَاءَهُمْ. (۷) اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ. (۸) لَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ. (۹) لَتَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ. (۱۰) سَتَعْرِسَانِ الْاَشْجَارَ. (۱۱) سَيَطْلُبُكَ الْاَمِيْرُ لِلسَّيْرِ. (۱۲) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ. (۱۳) سَوْفَ تَبْلُغُ مُرَادَنَا. (۱۴) سَوْفَ تَنْدَمَانِ عَلٰی هٰذَا الْفِعْلِ. (۱۵) قَدْ يَذْهَبُ الْاَمِيْرُ اِلَى الْقَرْيَةِ. (۱۶) قَدْ تَلْعَبُوْنَ بِكُرَةِ الْقَدَمِ. (۱۷) قَدْ نَغْسِلُ رِجْلِيْ فِي الْبَيْتِ. (۱۸) كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ. (۱۹) كَانَتِ السَّيِّدَةُ تَصْفَحُ عَنْ خَادِمِهَا. (۲۰) كُنْتُ تَنْصُرُ صَدِيْقَكَ. (۲۱) كُنْتُ تَجْلِسُوْنَ فِي

السُّحْرَةِ. (۲۲) لَا أَعْلَمُ الْغَيْبِ. (۲۳) لَا تَكْتُمُونَ سِرُّكُمْ. (۲۴) الْمُؤْمِنُ لَا يَغْفُلُ عَنْ صَلَاحِهِ. (۲۵) مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ. (۲۶) لَقَدْ عَلِمْتُمَا هَٰؤُلَاءِ يَنْطِقُونَ. (۲۷) يَعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ. (۲۸) يُحْمَدُ الْمَرْءُ لِكَرَمِهِ. (۲۹) النَّاسُ يُرْزَقُونَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. (۳۰) الْقَاتِلَانِ يُقْتَلَانِ بِالْقِصَاصِ. (۳۱) عَلَى الْفُلْكِ تَحْمَلُونُ.

(۱) اللہ جانتا ہے جو ہم کرتے ہیں۔ (۲) ہم مدرسے کو جائیں گے اور کمرے میں کرسی پر بیٹھیں گے۔ (۳) وہاں لڑکے لکھتے اور پڑھتے ہیں اور کبھی کبھی کھیلتے ہیں۔ (۴) میرے دوست بچے اٹھائے ہوئے آتے ہیں۔ (۵) عنقریب میں جان لوں گا۔ (۶) تم دونوں امتحان میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ (۷) لڑکیاں باغ سے پھول توڑا کرتی تھیں۔ (۸) ہم چشمے سے ٹھنڈا پانی پیا کرتے اور پروردگار کا شکر ادا کیا کرتے تھے۔ (۹) کافر جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔ (۱۰) عنقریب ہمیں بخشا جائے گا۔ (۱۱) اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ (۱۲) وہ کبھی کبھی ہنستا ہے۔ (۱۳) وہ نہ سمجھتے ہیں اور نہ جانتے ہیں۔ (۱۴) تو پڑھنے سے پہلے نہیں کھیلتا ہے۔

استعمالات مضارع خفیف:-

حسب ذیل چار حروف کے بعد مضارع خفیف شکل میں استعمال ہوتا ہے:

۱۔ اَنْ مَثَلًا اَنْ يَفْعَلَ (یہ کہ وہ کرے)

۲۔ لَنْ مَثَلًا لَنْ يَفْعَلَ (وہ ہرگز نہ کرے گا) یہ مستقبل میں موکد نفی کے معنی دیتا ہے۔

۳۔ کَنْ مَثَلًا کَنْ يَفْعَلَ (تا کہ وہ کرے)

۴۔ اِذَنْ مَثَلًا اِذَنْ يَفْعَلَ (تب وہ کرے گا) اس حرف کو اِذَا بھی لکھا جاتا ہے۔

بسا اوقات جملے میں اَنْ موجود نہیں ہوتا لیکن اس کا مفہوم موجود ہوتا ہے۔ اس موقع پر بھی مضارع خفیف ہی استعمال ہوتا ہے۔ اسے 'اضمار اَنْ' کا موقع کہتے ہیں۔ اس کے کچھ علامتی حروف یہ ہیں:

۱۔ حَتَّى جب مستقبل پر داخل ہو مَثَلًا اَقْرَأْ حَتَّى اَفْهَمَ (میں پڑھوں گا یہاں تک کہ سمجھ

جاؤں) یہ اصل میں اَقْرَأُ حَتَّى اَنْ اَفْهَمَ۔

۲۔ جب مستقبل پر داخل ہو مثلاً اَقْرَأُ لَا غَلَمَ۔ (میں پڑھتا ہوں تاکہ جان جاؤں)

۳۔ اَوْ جب اِلَا کے معنی رکھتا ہو

مثلاً اَلْكَافِرُ يَدْخُلُ النَّارَ اَوْ يَرْجِعَ عَنْ كُفْرِهِ۔

۴۔ ف جب ایک ایسے جملے کے دوسرے حصے پر آئے جس کے پہلے حصے میں امر، نہی،

استنبہام، تمنا، عرض وغیرہ کا مفہوم ہو۔ مثلاً اِذْهَبْ مَعَنَا فَتَلْعَبْ (ہمارے ساتھ چلوں کہ

کھیلیں) لَا تَعْجَلْ فَتَسْلَمْ (عجلت نہ کر کہ تو محفوظ رہے) هَلْ لَكَ حَاجَةٌ اِلَيَّ

فَاَقْضِيْهَا (کیا تجھے میرے ساتھ کوئی کام ہے کہ میں اسے کر دوں) اَلَا تَخْرُجْ مَعَنَا

نَلْعَبْ (آپ ہمارے ساتھ نکلیں گے نہیں کہ ہم کھیلیں) لَيَتَنَنِي صَبْرُكَ فَاَغْلِبْ (کاش

میں صبر کرتا کہ غالب ہوتا)۔

۵۔ و اس کا استعمال بھی انہیں مواقع میں ہوتا ہے جن میں ف کا استعمال بتایا گیا ہے یہ حرف

معیت کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً لَا تَأْمُرْ بِالْصِّدْقِ وَتَكْذِبْ (ج بولنے کا حکم نہ دے جب کہ تو

جھوٹ بولتا ہو)۔

مشق نمبر ۱۷

(۱) اَمِرْتُ اَنْ اَكْتُبَ اِلَيْهِ۔ (۲) لَا اَقْدِرُ اَنْ اَجْلِسَ هُنَا۔ (۳) هَلْ نَقْدِرُ اَنْ

تَقْرَأَ هَذَا الْكِتَابَ۔ (۴) اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔ (۵) عَسَى اَنْ

تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ۔ (۶) لَنْ نَضِيرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ۔ (۷) لَنْ

يَنْقُضَ الْكَرِيمُ الْعَهْدَ۔ (۸) لَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِكَ بِاللَّيْلِ۔ (۹) لَنْ تَكْفُرُوا

بِاللَّهِ۔ (۱۰) ضَرَبْتُهُ كَيْ يَقْرَأَ۔ (۱۱) خَلَقْنَا اللّٰهَ كَيْ نَعْبُدَهُ۔ (۱۲) اَنَا

فَاعِلٌ هَكَذَا اِذْنُ يَفْعَلُ اَحْمَدُ۔ (۱۳) اَمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ۔

استعمالات مضارع اخف:-

مضارع اخف حسب ذیل حروف کے بعد استعمال کیا جاتا ہے:

۱۔ لَمْ مثلاً لَمْ يَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا) اس سے ماضی میں فعل کے انکار کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے اسے نفی جحد بَلَمْ بھی کہتے ہیں۔

۲۔ لَمَّا مثلاً لَمَّا يَفْعَلْ (اس نے اب تک نہیں کیا)

۳۔ لِي مثلاً لِيَفْعَلْ (وہ کرے یا اسے کرنا چاہیے) اس میں امر کے معنی ہوتے ہیں۔

۴۔ لَا مثلاً لَا تَفْعَلْ (تو نہ کر) یہ نفی کے معنی دیتا ہے۔

۵۔ الفاعل شرط مثلاً اِنْ يَفْعَلْ أَفْعَلْ (اگر وہ کرے تو میں کروں گا)

شرطیہ جملے کے دو حصے ہوتے ہیں، ایک شرط، دوسرا جواب شرط۔ اگر وہ کرے شرط ہے اور 'تو میں کروں گا' اس کا جواب۔ قاعدہ یہ ہے کہ شرط والے پہلے حصے کے علاوہ جواب شرط میں بھی مضارع اخف استعمال ہوتا ہے لیکن اگر اس سے پہلے 'ف' آجائے تو مضارع اصلی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً اِنْ يَفْعَلْ فَأَفْعَلْ۔

بسا اوقات جملے میں حرف شرط موجود نہیں ہوتا لیکن شرط کا مفہوم موجود ہوتا ہے اس صورت میں بھی جواب شرط میں مضارع اخف استعمال ہوگا۔ شرط مفہوم ہونے کے مواقع پانچ ہیں:

۱۔ بعد امر مثلاً اَرْحَمْ تَرْحَمْ (رحم کر تو تجھ پر رحم کیا جائے گا)

۲۔ بعد نفی مثلاً لَا تَفْسَلْ تَغْلِبْ (بزدلی نہ کر تو تو غالب ہوگا)

۳۔ بعد استفہام مثلاً أَيْنَ زَيْدٌ أَذْهَبَ إِلَيْهِ (زید کہاں ہے اگر معلوم ہو تو میں اس کے پاس جاؤں گا)

۴۔ بعد تمنا مثلاً لَئِنْ زَيْدًا قَوِيَ "يَنْصُرَكَ" (کاش زید قوی ہوتا تو تیری مدد کرتا)

۵۔ بعد عرض مثلاً أَلَا تَنْزِلُ بِنَا نَفْرَحُ بِصُحْبَتِكَ (کیا آپ ہمارے ہاں

تشریف نہیں لائیں گے کہ ہم آپ کے ساتھ رہ کر خوش ہوں)

شرط مفہوم ہونے کی صورتوں میں اگر جواب شرط پر 'ف' آجائے تو مضارع خفیف استعمال ہوگا اس کی مثالیں اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

الفاظ شرط او پر استعمالات ماضی کی فصل میں بیان ہو چکے ہیں (دیکھئے صفحہ ۶۰) ان الفاظ کے بعد کبھی ما بغرض تاکید لگا دیتے ہیں۔ مثلاً اَيْنَمَا، كَيْفَمَا، حَيْثُمَا وغیرہ۔ مَنْ اور اُنَّی کے بعد مَا مؤکدہ نہیں لگتا۔ اِنْ مَا اور مَا مَا بدل کر اِمَّا اور مَهْمَا ہو جاتے ہیں۔ باقی میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

مشق نمبر ۱۸

- (۱) لَمْ يَكْتُبْ إِلَىٰ أَخِيهِ. (۲) هُمَا لَمْ يَدْخُلَا دَارِي الْيَوْمَ. (۳) لَمْ تَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ. (۴) لَمْ تَذْهَبْنَ إِلَى الْبُسْتَانِ. (۵) لَمْ أَقْبِضْ عَلَى اللَّيْصِ. (۶) لَمْ نَعْدِلْ عَنِ الْحَقِّ. (۷) لَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ. (۸) لَمَّا يُخَصِّدِ الزَّرْعُ. (۹) لَمَّا تَحْفَظِي دَرْسَكَ. (۱۰) لَمَّا تَسْمَعَا كَلَامَ اللَّهِ. (۱۱) لِيَقْرَأَ اذْرو وَسَهْمًا. (۱۲) لِنَرْحَمَ عَلَى الضُّعَفَاءِ. (۱۳) لِيَكْتُبَ بَيْنَهُمَا كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ. (۱۴) لِيَنْظُرَ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ لِيَجْلِسُوا مَعَ اسْتَاذِهِمْ. (۱۵) وَلِيَضْحَكُوا قَلِيلًا. (۱۶) لَا تَأْكُلْ وَأَنْتَ شَبْعَانُ. (۱۷) لَا تَشْرَبْنَا الْمَاءَ الْبَارِدَ. (۱۸) لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ. (۱۹) لَا تَحْزَنِي. (۲۰) لَا تَضْرِبَنَّ أَوْلَادَ كُنَّ. (۲۱) إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ. (۲۲) مَنْ يَتَعَبْ فِي صَغَرِهِ يَفْرَحْ فِي كِبَرِهِ. (۲۳) مَا تَفْعَلُ شَرًّا تَنْدَمُ عَلَيْهِ. (۲۴) أَيْنَ تَذْهَبُ أَصْحَبَكَ. (۲۵) أَنَّى يَنْزِلُ ذُو الْعِلْمِ يُسْمَعُ.

استعمالات مضارع ثقیل واثقل:-

مضارع کی یہ شکلیں فعل کے معنی میں تاکید پیدا کر دیتی ہیں۔ اَثَقْل میں ثقیل کی نسبت زیادہ زور ہوتا ہے۔ مضارع کی ان شکلوں سے پہلے درج ذیل الفاظ میں سے کسی نہ کسی لفظ کا ہونا ضروری ہے۔

- ۱۔ لَ مَثَلًا لِّفَعْلَنْ (وہ ضرور کرے گا)
 - ۲۔ لَا مَثَلًا لَا يَفْعَلَنْ (وہ ہرگز نہ کرے گا)
 - ۳۔ الفاظ استفہام مثلاً هَلْ تَذْهَبَنْ (کیا تو ضرور جائے گا)
 - ۴۔ لَيْتَ زَيْدًا مَثَلًا لِّئَيْتَ يَفْعَلَنْ (کاش وہ ضرور کرتا)
 - ۵۔ مَا جَوْعَمَا الفاظ شرط کے بعد اور کبھی رُبْ کے بعد بھی آتا ہے۔ مثلاً اِمَّا تَذْهَبَنْ اِلَى زَيْدٍ (اگر تو کبھی زید کے ہاں جائے) اِمَّا اصل میں اِنْ مَا ہے۔
- مذکورہ مثالوں میں مضارع اُفْعِلْ استعمال کیا گیا ہے لیکن مضارع اُفْعِلْ کے استعمالات بھی یہی ہیں۔

مشق نمبر ۱۹

- (۱) لَيَذْهَبَنَّ الْاَوْلَادُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ. (۲) لَيُضْرَبَنَّ زَيْدٌ عَلَى الْمَعْصِيَةِ.
- (۳) لَنَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. (۴) لَنُبَلَّوْا فِي اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ. (۵) لَا تَلْعَبَنَّ مَعَ الْوِلْدَانِ. (۶) لَا تَصْنَعَنَّ مَعْرُوفًا فِي غَيْرِ اَهْلِهِ. (۷) هَلْ تَشْرَبَانِ الْقَهْوَةَ. (۸) هَلْ تُسَالِّتَانِ عَنْ اَعْمَالِكُنَّ. (۹) لَيَتَنَكَّمَا تَسْمَعَانِ كَلَامِي.
- (۱۰) اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا.

۳۔ امر

سادہ امر مضارع اخف سے علامت مضارع ہٹا دینے سے بن جاتا ہے۔ اس طرح بننے والا لفظ اگر ساکن الاول ہو تو اسے پڑھنے کے لیے پہلے ہمزہ وصل بڑھا دیتے ہیں۔ جب امر مضموم العین ہو تو ہمزہ وصل مضموم ہوتا ہے۔ ورنہ مکسور مثلاً يَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، يَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور يَكْتُبُ سے اِكْتُبْ۔

تاکید کے معنی پیدا کرنے کے لیے مضارع اُفْعِلْ یا اُفْعِلْ سے علامت مضارع ہٹا کر بھی امر بنا

لیا جاتا ہے۔ مثلاً تَفَعَّلْنَ سے اَفْعَلْنَ یا تَفَعَّلْنَ سے اِفْعَلْنَ۔

امر میں صرف حاضر کا صیغہ ہوتا ہے۔ غائب اور متکلم کے لیے امر کا مفہوم، مضارع اخف پر 'ل' کے اضافہ سے پیدا کیا جاتا ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

امر کی گردائیں حسب ذیل ہیں:

گردان امر اقل

مؤنث	مذکر
اَفْعَلْنَ	اَفْعَلُوا
اَفْعَلَانِ	اَفْعَلَانِ
اَفْعَلَانِ	اَفْعَلَانِ

گردان امر سادہ

مؤنث	مذکر	
اَفْعَلْنِ	اَفْعَلْ	واحد
اَفْعَلَا	اَفْعَلَا	ثنیٰ
اَفْعَلُوا	اَفْعَلُوا	جمع

مشق نمبر ۲۰

(۱) اَشْكُرُ لِلّٰهِ. (۲) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا. (۳) يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا.
(۴) اَعْبُدُوا اللّٰهَ. (۵) اِغْسِلُوا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ. (۶) اِقْطِفْنِ الْاَزْهَارَ.
(۷) اِخْفِظْنِيْ ذَرْسَكِ. (۸) اِفْتَحَانُوا لِذَا الْحُجْرَةِ. (۹) اُخْرِجْنِيْ اِلَى
الْحَقُوْلِ اُكْتِبْنِ رِسَالَةً اِلَى اُمِّكَ. (۱۰) اَنْصُرْنِ الْمَظْلُوْمَ. (۱۱) اِصْبِرَانِ
عَلَى شِدَائِدِ السَّفَرِ. (۱۲) اُطْلُبَانِ مَرْضَاةَ اللّٰهِ. (۱۳) اِشْرَبْنَانِ الْمَاءَ
الْبَارِدَ فِي الصَّيْفِ.

(۱) کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ دھو۔ (۲) درس کے وقت کے بعد کھیل۔ (۳) تم دونوں گھر
کا دروازہ کھولو۔ (۴) تم عورتیں میری قمیض لے کر جاؤ۔ (۵) اپنی لاشی سے پتھر کو مار۔ (۶) اس
گاؤں میں سکونت اختیار کرو۔ (۷) نینب! میری بات سن اور بھلے کام کر۔ (۸) فاطمہ! تو اپنی
بہن کے ساتھ ضرور کھیل۔ (۹) تم سب ضرور خدا کا شکر کرو۔ (۱۰) تم دونوں ضرور اپنے گھر کو لوٹ
جاؤ۔

۴۔ ذوالفعل

اوپر تقسیم فعل کی فصل میں بیان ہو چکا ہے کہ ذوالفعل یعنی وہ ذات جس کی طرف فعل منسوب کیا جاتا ہے، معروف بھی ہو سکتا ہے اور مجہول بھی۔ مثلاً ثی مجرد میں تمام ابواب فعل کے لیے ذوالفعل کا ایک ہی وزن فاعِل ہے۔ جیسے ضارب (مارنے والا) سارق (چور) اکِل (کھانے والا)۔ ذوالفعل مجہول مفعول کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مضروب (مارا ہوا) مسروق (چرایا ہوا) مأکول (کھایا ہوا)۔ عدد اور تذکیر و تانیث کے اعتبار سے ان اوزان کی شکلیں مندرجہ ذیل ہوں گی:

ذوالفعل مجہول		ذوالفعل معروف		
مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	
مَفْعُولَةٌ	مَفْعُولٌ	فَاعِلَةٌ	فَاعِلٌ	واحد
مَفْعُولَتَانِ	مَفْعُولَانِ	فَاعِلَتَانِ	فَاعِلَانِ	ثنیٰ
مَفْعُولَاتٌ	مَفْعُولُونَ	فَاعِلَاتٌ	فَاعِلُونَ	جمع

اعراب کے اختلاف سے ان شکلوں میں جو تبدیلی ہوتی ہے وہ اسم کے مباحث میں بیان ہو چکی ہے۔

۵۔ اسم الفعل (یا مصدر)

مثلاً ثی مجرد کے مصادر بہت سے ہیں اور تمام کے تمام سماعی ہیں۔ اس لیے ان کو کسی قاعدے کے تحت لانا مشکل ہے۔ مشہور اوزان حسب ذیل ہیں:

۱۔ ساکن العین:-

فُعِلَ مثلاً۔ فَهَمَ، عِلِمَ، شَغِلَ
فُعِلَتْ مثلاً رَحِمَتْ، خَدِمَتْ، قُدِّرَتْ

فَعْلَى مثلاً دَعَوَى، ذِكْرَى، بُشْرَى
فَعْلَانِ مثلاً طَيْرَانِ، حَرَمَانِ

۲۔ مفتوح العين :-

فَعَلَ مثلاً طَلَبَ، صَغَرَ، هَدَى
فُعَالَ مثلاً ذَهَابَ، إِبَاءَ، سُؤَالَ
فَعَلَةً مثلاً غَلَبَةً
فُعَالَةً مثلاً رَوَايَةً، دِرَايَةً، بُغَايَةً
فَعْلَانِ مثلاً خَفَقَانِ

۳۔ مکسور العين :-

فَعِلَ مثلاً كَذِبَ
فَعِلَةً مثلاً سِرْقَةً
فَعِيلَ مثلاً زَنْبِيرَ

۴۔ مضموم العين :-

فُعِلَ مثلاً سُخِطَ
فُعُولَ مثلاً دُخُولَ
فُعُولَةً مثلاً صُعُوبَةً

فَعُولٌ مثلاً وُضُوءٌ

۵۔ مصدر میمی :-

مَفْعِلٌ مثلاً مَذْخَلٌ، مَرْجِعٌ
مَفْعَلَةٌ مثلاً مَسْغَبَةٌ، مَحْمَدَةٌ

بعض اوزان خاص معانی پر دلالت بھی کرتے ہیں۔ مثلاً

- ۱۔ فَعَالَةٌ۔ پیٹے کے معنی دیتا ہے۔ مثلاً تَجَارَةٌ، زِرَاعَةٌ، خِيَاطَةٌ (سینا)
 - ۲۔ فَعَالٌ۔ امراض کے معنی دیتا ہے۔ زُكَامٌ، صُدَاعٌ (در دسر) رُعَافٌ (کسیر)
 - ۳۔ فَعْلَانٌ۔ میں اضطراب کے معنی ہیں۔ مثلاً خَفَقَانٌ، جَوْلَانٌ (دوڑنا)
 - ۴۔ فُعْلَةٌ۔ رنگوں کے لیے آتا ہے۔ مثلاً حُمْرَةٌ، خُضْرَةٌ۔
 - ۵۔ فَعَالٌ اور فَعِيلٌ آوازوں کے لیے آتے ہیں۔ مثلاً نَبَاحٌ (بھونکنا) خُورٌ (ڈکرانا) زَيْئِرٌ (دھاڑنا) هَذِيرٌ (غرمغوں کرنا)۔
 - ۶۔ فَعْعَةٌ کسی کام کے ایک مرتبہ ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً ضَرْبَةٌ (ایک دفعہ مارنا) اسے اسم مرتبہ بھی کہتے ہیں۔
 - ۷۔ فُعْلَةٌ کسی کام کرنے کی نوعیت کو بیان کرتا ہے۔ مثلاً جُلُوسَةٌ (بیٹھنے کا طریقہ) اسے اسم نوع بھی کہتے ہیں۔
 - ۸۔ تَفْعَالٌ اور فَعِيلِيٌّ مصدر میں مبالغہ کے معنی دیتے ہیں۔ مثلاً تَجَوَّالٌ (زیادہ دوڑنا) دَلِيلِيٌّ (زیادہ رہنمائی کرنا)
- کبھی اسم فاعل یا اسم مفعول کے وزن پر بھی مصدر آتا ہے۔ مثلاً بَاقِيَّةٌ (بقا) گَاذِبَةٌ (جھوٹ) مَيْسُورٌ (یسر) فعل کے ہر مادے سے مصدر کے اوزان عموماً ایک دو اور کبھی اس سے زیادہ بھی آتے ہیں لیکن سب اوزان کسی مادے سے نہیں آتے۔

۶۔ صفت

صفت (جسے کبھی صفت مشبہ بھی کہا جاتا ہے) کے اوزان بھی سماعی ہیں۔ مشہور اوزان حسب ذیل ہیں:

فَعَّلَ	مثلاً	صَعِبَ	مشکل	صَفُرَ	خالی
فَعَّلَ	مثلاً	حَسَنَ	اچھا	فَرِحَ	خوش
فَعَّالَ	مثلاً	جَبَانَ	بزدل	شُجَاعَ	دلیر
فَعَّيْلَ	مثلاً	كَرِيمَ			

یہ وزن جب فاعل کے معنی میں ہو تو کبھی کبھی مونث کے لیے لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔
فَعُولُ مثلاً غَفُورُ یہ وزن جب مفعول کے معنی میں ہو تو کبھی کبھی مونث کے لیے لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

فَعْلَانُ مثلاً عَطَشَانُ (پاسا) غَضَبَانُ (غصے میں) اس کی مونث فَعْلَى کے وزن پر آتی ہے۔ یہ وزن عارضی صفتوں کے لیے آتا ہے۔

أَفْعَلُ یہ وزن رنگ، عیب یا حلیہ کے بیان کے لیے آتا ہے۔ اس کی مونث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتی ہے۔ مثلاً أَسْوَدُ (کالا) أَعْرَجُ (لنگڑا) أَعْيُنُ (فراخ چشم) ان کی مونث علی الترتیب سَوْدَاءُ، عَرَجَاءُ اور عَيْنَاءُ ہوگی۔

۷۔ مفضل

اسے فعل التفضیل بھی کہتے ہیں۔ اس کا وزن مذکر میں أَفْعَلُ مثلاً أَكْبَرُ أَصْغَرُ وغیرہ اور مونث میں فَعْلَى مثلاً كُبْرَى، صُغْرَى وغیرہ آتا ہے۔ مختلف شکلیں حسب ذیل ہیں:

صیغہ	مذکر	مونث
واحد	أَفْعَلُ	فَعْلَى
ثنی	أَفْعَلَانِ	فَعْلَيَانِ

جمع	أَفْعَلُونَ أَفَاعِلُ	فُعَلِيَّاتٌ فُعَلٌ
-----	--------------------------	------------------------

رنگ، عیب اور حلیے کے معنی والے مادے سے مفضل نہیں آتا۔ ایسے لفظوں سے اگر مفضل کا مفہوم ادا کرنا ہو تو أَشَدُّ مِنْ یَا أَكْثَرُ مِنْ لگا کر ادا کرتے ہیں۔ مثلاً أَشَدُّ سَوَادَ أَمِنْ فُلَانٍ

۸۔ مبالغہ

مبالغہ کے مشہور اوزان حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ فُعَّالٌ مثلاً عَلَامٌ، جَبَّارٌ، قَهَّارٌ، كُبَّارٌ
- ۲۔ فَعَّالَةٌ مثلاً عَلَامَةٌ، فَهَّامَةٌ
- ۳۔ فَعِيلٌ مثلاً صَدِيقٌ، شَرِيرٌ
- ۴۔ فَاعُولٌ مثلاً فَارُوقٌ، طَاغُوتٌ
- ۵۔ فُعْلَةٌ مثلاً ضَحْكَةٌ، حُطْمَةٌ
- ۶۔ مِفْعَلٌ مثلاً مَنَعَمٌ، مَحْرَبٌ
- ۷۔ مِفْعَالٌ مثلاً مِفْضَالٌ، مِكْسَالٌ
- ۸۔ مِفْعِيلٌ مثلاً مِسْكِينٌ

۹۔ ظرف

ظرف مکان و زمان کے تین وزن ہیں:

- ۱۔ مَفْعَلٌ مثلاً مَكْتَبٌ، مَسْمَعٌ
 - ۲۔ مَفْعِلٌ مثلاً مَسْجِدٌ، مَجْلِسٌ، مَنْزِلٌ
 - ۳۔ مَفْعُلٌ مثلاً مَكْعُلٌ
 - ۴۔ مَفْعَلَةٌ مثلاً مَدْرَسَةٌ، مَأْبَلَةٌ (اونٹوں کی جگہ)
- مَسْبَعَةٌ (درندوں کی جگہ)

۱۰۔ آلہ

آلہ کے اوزان حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ مِفْعَل "مثلاً مِسْطَر"، مَخِيط " (سوئی)
- ۲۔ مِفْعَلَة "مثلاً مِرْوَحَة" (پکھا) مِکْنَسَة " (جھاڑو)
- ۳۔ مِفْعَال "مثلاً مِقْرَاض " (قینچی) مِفْتَا ح " (چابی)

مشق نمبر ۲۱

- (۱) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ. (۲) إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ. (۳) الْجَلْمُ سَجِيَّةٌ
- فَاضِلَةٌ. (۴) الْإِنْسَانُ أَشْرَفُ الْمَخْلُوقَاتِ. (۵) الْقَنَاعَةُ مِفْتَاحُ الرَّاحَةِ.
- (۶) السَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ بغيرِهِ. (۷) الْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ. (۸) أَفَّةُ الْعِلْمِ
- النِّسْيَانُ. (۹) الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ. (۱۰) اللَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.
- (۱۱) النَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ. (۱۲) الدُّنْيَا دَارُ الْغُرُورِ.
- (۱۳) الصُّمْتُ زِينَةُ الْعَالِمِ وَتَسْرُ الْجَاهِلِ. (۱۴) صَاحِبُ الْقَرْضِ
- مَجْنُونٌ. (۱۵) أُمُّكَ أَشْفَقَ النَّاسِ عَلَيْكَ. (۱۶) أَنَا عَطَشَانٌ وَعَلَى
- قُوبٍ خَشِنٌ. (۱۷) الْجُنْدِيُّ شُجَاعٌ وَالْوَلَدُ شَرِيرٌ. (۱۸) اللَّهُ
- قُدُّوسٌ وَهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ. (۱۹) مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكُوهٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ.
- (۲۰) مَرْكَزُ الدَّائِرَةِ نَقْطَةٌ فِي وَسْطِهَا. (۲۱) الطَّعَامُ يُطْبَخُ فِي الْمَطْبَخِ.
- (۲۲) لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ. (۲۳) سَيَعْلَمُونَ عَذَابَ الْكَذَّابِ الْآشِرِ.

ابواب ثلاثی مزید

ثلاثی مزید کے ابواب بارہ ہیں۔ ان کا صیغہ ماضی ثلاثی مجرد کی ماضی کے ابتدا یا وسط میں ایک یا دو حرف زائد لگانے سے بنتا ہے۔ ذیل میں ان کے صیغہ ماضی کی علامات اور ابواب کے نام دیتے ہوئے ہیں:

ا۔ وہ ابواب جو متحرک الاول ہیں اور ایک حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں۔

۱۔ أَفْعَلَ (باب اِفْعَال) اس کی علامت فاکلمہ ساکن اور اس سے قبل ہمزہ مفتوح ہے۔

۲۔ فَعَّلَ (باب تَفْعِيل) اس کی علامت عین کلمہ مشدود ہونا ہے۔

۳۔ فَاعَلَ (باب مُفَاعَلَة) اس کی علامت فاکلمہ اور عین کلمہ کے درمیان الف ہے۔

ب۔ وہ ابواب جو متحرک الاول ہیں اور دو حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں۔

۱۔ تَفَعَّلَ (باب تَفَعُّل) اس میں عین کلمہ مشدود اور فاکلمہ سے قبل ت ہوتی ہے۔

۲۔ تَفَاعَلَ (باب تَفَاعُل) اس میں فاکلمہ سے قبل ت اور فاکلمہ اور عین کلمہ کے درمیان

الف ہوتا ہے۔

ج۔ وہ ابواب جو ساکن الاول ہیں اور ان میں ایک حرف زائد ہے:

۱۔ اِنْفَعَلَ (باب اِنْفَعَال) اس کی علامت فاکلمہ سے قبل نون ساکن ہے۔

۲۔ اِفْتَعَلَ (باب اِفْتِعَال) اس کی علامت فاکلمہ ساکن اور عین کلمہ سے قبل ت ہے۔

۳۔ اِفْعَلَّ (باب اِفْعِلَال) اس میں فاکلمہ ساکن اور لام کلمہ مشدود ہوتا ہے۔

د۔ وہ ابواب جو ساکن الاول ہیں اور ان میں دو حرف زائد ہیں:

۱۔ اِسْتَفْعَلَ (باب اِسْتِفْعَال) اس میں فاکلمہ سے قبل س ساکن اور ت لگتی ہے۔

۲۔ اِفْعَوْعَلَ (باب اِفْعِيعَال) اس میں عین کلمہ کے بعد واؤ اور عین کلمہ آتا ہے۔

۱۔ مثالوں میں الفاظ کے شروع میں ہمزہ وصل لگایا گیا ہے۔ استعمال میں اس کو پڑھنے کی نوبت کم ہی آتی ہے۔

۳۔ اِفْعُولَ (باب اِفْعُوَال) اس میں عین کلمہ کے بعد واؤ مشدود ہے۔

۴۔ اِفْعَالٌ (باب اِفْعِيَال) اس میں لام کلمہ مشدود اور اس سے قبل الف ہے۔

ان بارہ ابواب میں سے پہلے نو ابواب کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ آخری تین ابواب کے الفاظ سے بہت کم واسطہ پڑتا ہے۔

مشتقات ثلاثی مزید

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ثلاثی مزید کے پانچ مشتقات ہیں یعنی ماضی، مضارع، امر، ذوالفعل اور اسم الفعل۔ ان کے بنانے کے قواعد اور اوزان حسب ذیل ہیں:

ماضی:-

تمام ابواب کا ماضی معروف کا پہلا صیغہ اوپر کی فصل میں لکھ دیا گیا ہے۔ گردان کا اسلوب وہی ہے جو ثلاثی مجرد میں گزر چکا ہے، البتہ باب کی علامت کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً اَفْعَلٌ سے اَفْعَلْتُ، اَفْعَلْتِ، اَفْعَلْتُ، اَفْعَلْتُ، اَفْعَلْتُ، اَفْعَلْتَا..... کے وزن پر۔ فَعَلٌ سے فَعَلْتُ، فَعَلْتِ، فَعَلْتُ، فَعَلْتُ، فَعَلْتُ، فَعَلْتَا..... اور تَفَاعَلٌ سے تَفَاعَلْتُ، تَفَاعَلْتِ، تَفَاعَلْتُ، تَفَاعَلْتُ، تَفَاعَلْتُ، تَفَاعَلْتَا..... کے وزن پر گردان ہوگی۔ علیٰ ہذا القیاس۔

مجهول بنانے کے لیے ماضی معروف کے پہلے صیغے میں ماقبل آخر کو زیر اور پھر اس کے ماقبل کی ہر حرکت کو پیش دیتے ہیں۔ مثلاً اَفْعَلٌ سے اَفْعَلْتُ، تَفَعَّلٌ سے تَفَعَّلْتُ، فَاعَلٌ سے فَوَعَّلْتُ وغیرہ۔

ماضی کے استعمالات وہی ہیں جو اوپر ثلاثی مجرد کے تحت بیان ہو چکے۔

مضارع:-

ماضی معروف کے پہلے صیغے سے قبل علامت مضارع لگا کر اسے پہلے تین ابواب میں ضمہ دیتے ہیں اور باقی ابواب میں فتح، نیز عین کلمہ کو بات تفعّل اور تفاعل میں فتح دیتے ہیں اور باقی

ابواب میں کسرہ۔ مثلاً اَفْعَلَ سے يُأْفَعِلُ (جو بدل کر یُفْعِلُ ہو جاتا ہے) فَعَلَ سے يُفْعِلُ، تَفَعَّلُ سے يَتَفَعَّلُ، تَفَاعَلَ سے يَتَفَاعَلُ، اِنْفَعَلَ سے يَنْفَعِلُ وغیرہ۔
مضارع مجہول بنانے کے لیے علامت مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کی ہر حرکت کو فتح کر دیتے ہیں مثلاً یُفْعِلُ سے يُفْعِلُ، یُفْعِلُ سے يَتَفَعَّلُ، یُفْعِلُ سے يَتَفَعَّلُ وغیرہ۔
مضارع کی قسمیں خفیف، اخف، ثقل اور اقل اسی طرح ہوتی ہیں جیسے اوپر بیان ہوئیں۔
استعمالات مضارع میں بھی کوئی فرق نہیں۔ گردانوں کا انداز وہی ہے جو ثلاثی مجرد کے تحت بیان ہو چکا۔ مثلاً یُفْعِلُ، تَفَعَّلُ، تَفَاعَلُ، اَفْعِلُ..... یُفْعِلُ، تَفَعَّلُ، تَفَاعَلُ، اَفْعِلُ..... یُفْعِلُ، تَفَاعَلُ، تَفَاعَلُ، اَفْعِلُ وغیرہ۔

امر:-

امر حسب سابق مضارع اخف کے حاضر کے صیغوں سے علامت مضارع دور کرنے سے بنتا ہے۔ مثلاً تَأْفَعِلُ (تَفَعَّلُ) سے اَفْعِلُ، تَفَعَّلُ سے فَعِلُ، تَفَاعَلَ سے فَاعِلُ وغیرہ۔

ذوالفعل:-

مضارع کے پہلے صیغے میں علامت مضارع کو ہٹا کر میم مضموم (م) لگائی جاتی ہے۔ پھر ماقبل آخر کو ذوالفعل معروف کے لیے کسرہ اور مجہول کے لیے فتح دیتے ہیں۔ مثلاً یُفْعِلُ سے مُفْعِلُ ”معروف اور مُفْعِلُ ”مجہول ہے۔ یُفْعِلُ سے مُفْعِلُ ”معروف اور مُفْعِلُ ”مجہول ہے۔

اسم الفعل:-

اوپر ابواب کے جو نام بیان ہوتے ہیں، وہی ان کے اسم الفعل کے اوزان ہیں۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ باب تفعیل کا اسم الفعل تَفْعِيلُ کے وزن پر بھی آتا ہے اور تَفْعِيلَةُ کے وزن پر بھی۔ نیز باب مفاعله کے اسم الفعل کے وزن بھی دو ہیں مُفَاعِلَةُ ”اور فِعَالُ۔“
جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے، ثلاثی مجرد اور مزید کی گردانوں کے اسلوب میں کوئی فرق نہیں۔ صرف مزید کے ابواب کی علامات کا لحاظ رکھتے ہوئے گردان مجرد کے طریق پر کی جاسکتی

ہے۔ اس لیے یہاں ان سب ابواب کی تفصیلی گردانیں لکھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف ماضی، مضارع اور امر کے پہلے صیغہ اور ذوالفعل اور اسم الفعل پر مشتمل ایک مختصر گردان یاد کر لینی چاہیے اور بوقت ضرورت اس سے مکمل گردانیں وضع کر لی جائیں۔ جو ابواب صرف لازم آتے ہیں، ان کے مجہول نہیں دیئے گئے:

معروف		مجهول			
باب	ماضی	مضارع	زوالفعل	ماضی	مضارع
افعال	أَفْعَلْ	يُفْعَلُ	مُفْعِلٌ	أَفْعَلْ	يُفْعَلُ
تفعیل	فَعَّلَ	يُفْعِلُ	مُفَعِّلٌ	فَعَّلَ	يُفْعِلُ
مفاعله	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	مُفَاعِلٌ	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ
تفعل	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	مُتَفَعِّلٌ	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ
تفاعل	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	مُتَفَاعِلٌ	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ
انفعال	اِنْفَعَلَ	يَتَفَعَّلُ	مُنْفَعِلٌ	اِنْفَعَلَ	يَتَفَعَّلُ
افتعال	اِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	مُفْتَعِّلٌ	اِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ
افعال	اَفْعَلْ	يَفْعَلُ	مُفَعِّلٌ	اَفْعَلْ	يَفْعَلُ
استفعال	اِسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	مُسْتَفْعِلٌ	اِسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ
افعیال	اِفْعَوَعَلَ	يَفْعَوَعِلُ	مُفْعَوَعِلٌ	اِفْعَوَعَلَ	يَفْعَوَعِلُ
افعال	اَفْعَوَلْ	يَفْعَوُلُ	مُفْعَوِلٌ	اَفْعَوَلْ	يَفْعَوُلُ
افعیال	اِفْعَالْ	يَفْعَالُ	مُفْعَالٌ	اِفْعَالْ	يَفْعَالُ

مشق نمبر ۲۲

(۱) هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ. (۲) أَحْسَنُ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ. (۳) لَا تَبْطُلُوا صِدْقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ. (۴) لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حُجْرٍ مَرَّتَيْنِ. (۵) إِنَّمَا تَكُونُوا يُدْرِكُكُمْ الْمَوْتُ. (۶) إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ. (۷) إِنِّي مُرْسِلَةٌ بِهَدْيَةٍ فَنَظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ. (۸) الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ. (۹) يُسَبِّحُ لَهُ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ. (۱۰) رَبِّ يَسِّرْ، وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ. (۱۱) لَا أَكَلِمُ الْيَوْمَ أَنْبِيَاءَ. (۱۲) لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَفَضَّلْنَا هُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا. (۱۳) لَا تَفْرِقْ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ. (۱۴) إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.

(۱۵) جَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ. (۱۶) حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ. (۱۷) قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ. (۱۸) لَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. (۱۹) لَيْسَ الْخَبِيرُ كَالْمُعَانِنَةِ. (۲۰) إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ. (۲۱) سَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا. (۲۲) إِنَّ عَاقِبَتُكُمْ لَفَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ.

(۲۳) تَنْزِيلٌ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ. (۲۴) تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ. (۲۵) أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ. (۲۶) تَخَلَّفُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ. (۲۷) اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ. (۲۸) اِغْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ. (۲۹) اِغْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا. (۳۰) هَذَا فَوْجٌ مُتَقْتَحِمٌ مَعَكُمْ. (۳۱) إِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ. (۳۲) إِنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَصِرُ.

(۳۳) تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ. (۳۴) يَتَنَزَّعُونَ فِيهَا كَأْسًا. (۳۵) إِذَا
السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ. (۳۶) إِنْبِعَتْ أَشْقَاهَا.
(۳۷) فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ. (۳۸) سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ
مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ. (۳۹) يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ.
(۴۰) تُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً.

(۴۱) هُمْ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ. (۴۲) انْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ
اسْتَطَعَمَا أَهْلَهَا. (۴۳) اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ. (۴۴) إِنْ
تَسْتَغْفِرُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ الْفَتْحُ. (۴۵) لَيْسْتَغْفِرَ الَّذِينَ لَا يَعِدُونَ
نِكَاحًا. (۴۶) لَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ
مُّطَرِّنَا. (۴۷) لَقَدْ اسْتَهْزَيْ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ.
(۴۸) سَنَسْتَدِرُّ جُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ.

(۴۹) اخْشَوْشْنَ الثُّوبُ. (۵۰) سَوْفَ تَحْدُودُ هَذِهِ الْعُجُوزُ.
(۵۱) اجْلُودِ الرَّجُلُ. (۵۲) اغْلُوطِ الْبَعِيرُ. (۵۳) ابْهَارِ الْيَلُ.
(۵۴) هُوَ يَحْمَارُ تَارَةً وَيَصْفَارُ أُخْرَى فِيهَا جَنْتَانِ مُدْهَامَتَانِ.

مشتقات رباعی مجرد و مزید

رباعی مجرد و مزید کے مشتقات وہی ہیں جو ثلاثی مزید کے ہیں۔ ان کے بنانے کا طریقہ بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اس لیے یہاں صرف ان کی مختصر گردان لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ رباعی مزید کے تینوں ابواب صرف لازم آتے ہیں، اس لیے ان کا مجہول نہیں۔

		مجہول			معروف			
باب	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	اسم الفعل	امر
فعلال	فَعَلَلْ	يُفَعِّلُ	مُفَعِّلٌ	فَعِّلَ	يُفَعِّلُ	مُفَعِّلٌ	فَعَّلَ	فَعِّلْ
تفعّل	تَفَعَّلْ	يَتَفَعَّلُ	مُتَفَعِّلٌ	-	-	-	تَفَعَّلَ	تَفَعَّلْ
افعلّل	اِفْعَلَّلْ	يَفْعَلِّلُ	مُفْعَلِّلٌ	-	-	-	اِفْعَلَّلَ	اِفْعَلِّلْ
افعلّل	اِفْعَلَّلْ	يَفْعَلِّلُ	مُفْعَلِّلٌ	-	-	-	اِفْعَلَّلَ	اِفْعَلِّلْ

مشق نمبر ۲۳

(۱) وَاللَّيْلِ إِذَا عَسَسَ. (۲) الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ. (۳) إِذَا
 زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا. (۴) نَعْلَمُ مَا تُوسِسُ بِهِ نَفْسُهُ. (۵) مَا هُوَ
 بِمُزْخَرَجِهِ مِنَ الْعَذَابِ. (۶) وَخَرَجْتُهُ فَتَدَخَّرَجَ. (۷) تَبَرَّقَعَ
 زَيْدٌ. (۸) أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ. (۹) تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ
 الَّذِينَ آمَنُوا. (۱۰) إِشْمَازَتْ قُلُوبُ الَّذِينَ كَفَرُوا.
 (۱۱) اغْرَنَكَسَ الشَّعْرُ. (۱۲) اسْحَنَفَرَ الْخَطِيبُ.

مبدلاتِ فعل

مشتقاتِ فعلیہ کے اصل اوزان اور ان کی گردانوں کا بیان ہو چکا۔ عام حالات میں فعل انہی صورتوں میں آتا ہے جن کا تقاضا اصل اوزان کرتے ہیں لیکن جب کسی لفظ میں بعض حرف یا حرکت یا سکون اس طرح پر آ جاتے ہیں کہ ان کا اصلی وزن ناگوار ہو جاتا ہے تو اصلی وزن میں ذرا تبدیلی کر کے لفظ کو خفیف کر لیا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ مبدل کہلاتے ہیں۔

اصول تخفیف:-

اصل وزن کی ثقل کے اسباب چونکہ متنوع ہو سکتے ہیں اس لیے مبدلات کے اوزان مخصوص نہیں کیے جاسکتے۔ البتہ الفاظ کی تبدیلیوں پر غور کر کے جن اصول تخفیف کی طرف رہنمائی ملتی ہے وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ فتح سب سے خفیف حرکت ہے اور ضمہ سب سے ثقیل۔ فتح کی ادائیگی دوسری حرکتوں کی نسبت آسان ہے۔

۲۔ الف، ی، و بالترتیب فتح، کسرہ، ضمہ کے موافق ہیں۔ یہ اپنے اوپر حرکت گوارا نہیں کرتے

بلکہ اپنے ماقبل کی حرکت کو موافق چاہتے ہیں۔ اس غرض سے کبھی یہ خود متحرک ہونے کے بجائے اپنی حرکت بھی ماقبل کو دے دیتے ہیں۔ اس اصول کے تحت ماضی قَوْل بدل کر قَال اور مضارع يَقُول بدل کر يَقُول ہو جاتا ہے۔

۳۔ حرف علت۔ الف، ی، و۔ غیر موافق حرکات کی صورت میں ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں دوسرے حروف کی حرکتیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ مثلاً ماضی مجہول قَوْل بدل کر قِيل اور مضارع يَخْوَف بدل کر يَخَاف ہو جاتا ہے۔

۴۔ لفظ کُفْل بنانے میں ہمزہ بھی حروف علت کے مشابہ ہے۔

۵۔ دوساکن حروف جمع نہیں ہو سکتے۔ اگر حرف علت کے ساتھ کوئی حرف ساکن ہو تو حرف علت کو لفظ سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً يَقُولُ سے مضارع اخف يَقُولُ آنا چاہیے لیکن اجتماع ساکنین کی وجہ سے یہ بدل کر يَقُل ہو جاتا ہے۔

۶۔ ایک ہی حرف اگر مکرر آجائے اور دونوں متحرک ہوں تو لفظ کُفْل ہو جاتا ہے۔ یہ ثقالت مکرر ہمزہ کے آنے سے بھی پیدا ہوتی ہے جب ان میں ایک متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔ پہلی صورت میں ایک حرکت کو ساکن کر دیتے ہیں مثلاً مَهَذَّ سے مَهْذ (مَهْذ) اور دوسری صورت میں حرکت کو طویل کر دیتے ہیں۔ مثلاً اَمْن سے اَمْن۔

اقسام مبدلات:-

چونکہ تخفیف کی ضرورت حروف علت، ہمزہ اور مکرر حروف کے آنے کے مواقع پر ہوتی ہے اس لیے لفظ کے مادے میں ان اسباب کے پائے جانے کی بنا پر مبدلات کی مندرجہ ذیل قسمیں بن گئی ہیں:

۱۔ مثال: اگر مادہ میں فاکلمہ و یای ہو مثلاً وصف، یسر۔ پہلا مثال واوی ہے، دوسرا مثال یائی۔

۲۔ اجوف: اگر مادہ میں عین کلمہ و یای ہو مثلاً قول، بیع۔ پہلا اجوف واوی اور دوسرا اجوف یائی ہے۔

۳۔ ناقص: اگر مادہ میں لام کلمہ و یای ہو مثلاً لھو، رمی۔ یہ بالترتیب ناقص واوی اور

ناقص یا کھلاتے ہیں۔

۴۔ مہوز: اگر مادہ میں کہیں ہمزہ واقع ہو۔ مثلاً اَکَل، سَأَلَ، قَرَأ۔ یہ بالترتیب مہوز الفاء، مہوز العین اور مہوز اللام کہلاتے ہیں۔

۵۔ مضاعف: اگر مادہ میں حرف مکرر یا مشابہ یکجا ہو جائیں۔ مثلاً مَدَد، مَرَر۔ جس لفظ کے مادہ میں کوئی حرف علت پایا جائے اسے مُعْتَل بھی کہتے ہیں۔

مبدلات کی مذکورہ قسمیں کبھی باہم مرکب ہو کر بھی آ جاتی ہیں۔ مثلاً وتسی مثال بھی ہے اور ناقص بھی اور طویٰ اجوف ناقص ہے۔ اجوف ناقص کبھی مضاعف بھی ہوتا ہے۔ مثلاً حتی۔ اسی طرح اور بھی کئی ترکیبیں ممکن ہو سکتی ہیں، مگر تبدیلیوں کے لحاظ سے جو اقسام قابل لحاظ ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ مثال ناقص مثلاً وقی۔ اسے لفیف مفروق بھی کہتے ہیں۔

۲۔ اجوف ناقص مثلاً روی۔ اسے لفیف مقرون بھی کہتے ہیں۔

۳۔ اجوف ناقص مضاعف مثلاً حی، عی۔

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ مبدلات کی بکثرت تبدیلیوں کی وجہ سے گردانوں کا کوئی مخصوص وزن مقرر کرنا ممکن نہیں۔ اس وجہ سے یہ بات زیادہ سہل ہے کہ مبدلات کی مذکورہ قسموں میں سے ہر ایک کی نمونے کی گردانیں ذہن نشین کر لی جائیں اور ایک لفظ میں جو سبب ثقالت پایا جائے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے متعلقہ نمونے کی گردان پر اس لفظ کی گردان کو ڈھال لیا جائے۔

مبدلات ثلاثی مجرد

۱۔ مثال

مثال میں ماضی اور مضارع مضموم العین کی گردان اصل وزن پر ہو جاتی ہے، جیسے وَصَفَ، وَصَفْتُ، وَصَفْتُمْ..... اور يَنْقُطُ، تَنْقُطُ، تَنْقُطِينَ، آيَقُطُ.....

مثال واوی میں مضارع میں مضارع معروف مکسور العین مبدل ہے اور مضارع مفتوح العین کے وہ الفاظ بھی مبدل ہیں جن کے مادے میں لام کلمہ یا عین کلمہ حروف حلقیہ (یعنی ح، خ، ع، غ، ء، ہ) میں سے کوئی حرف ہوتا ہے۔ مبدل مضارع کی گردان یوں ہوگی۔

غائب	حاضر	متکلم
مذكر	مؤنث	مذكر
يَصِفُ	تَصِفُ	تَصِفُ
يَصِفَانِ	تَصِفَانِ	تَصِفَانِ
يَصِفُونَ	تَصِفُونَ	تَصِفُونَ

مضارع خفیف يَصِفُ، تَصِفُ..... اور مضارع اخف يَصِفُ، تَصِفُ..... اور امر ص، صغی ہوگا۔ مفتوح العین میں یہ گردان يَهْبُ، تَهْبُ، تَهْبِينَ..... ہوگی۔

مضارع مجہول مبدل نہیں۔ اس کی گردان اصل وزن پر ہوتی ہے۔ مثلاً يُوصَفُ، تُوصَفُ.....

مثال واوی میں اسم الفعل کے دو وزن ہیں: وَصَفَ اور صِفَ، وَغَدَ اور عِدَّةٌ وغیرہ۔

اسم آلہ مِيْعَال کے وزن پر آتا ہے جیسے وَقْتُ سے مِيْقَات، وَزْن سے مِيْزَان۔ مثال یائی مبدل نہیں۔

مشق نمبر ۲۴

(۱) إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ. (۲) إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. (۳) وَرَبُّنَا الْمَجْدُ مِنْ أَسْلَافِنَا. (۴) رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً. (۵) اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ. (۶) سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ. (۷) زِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ. (۸) وَضَعَ الْمِيزَانَ. (۹) ذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ. (۱۰) أَجِدْ عَلَى النَّارِ هُدًى. (۱۱) مَا تَحْمِلُ مِنْ أَنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ. (۱۲) لَا تَأْخُذْهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ.

۲۔ اجوف

ماضی :-

اجوف میں ماضی معروف کی ایک ہی گردان ہے جس کے بعض صیغوں میں فاکلمہ کی ضمہ یا کسرہ کا فرق ہو جاتا ہے:

واحد:	فَالَ	فَالَتْ	فُلْتُ	فُلْتُ
ثنی:	فَالَا	فَالَتَا	فُلْتُمَا	فُلْتُمَا
جمع:	فَالُوا	فُلْنِ	فُلْتُمْ	فُلْتُنَّ

جب عین کلمہ ی یا و مکسور ہو جیسے بَيَعَ اور خَوِفَ، تو گردان کے مونث جمع غائب، حاضر اور متکلم کے صیغوں میں فاکسور ہوتی ہے یعنی بَاعَ بَاعَتْ بَعِثْتُ اور خَافَ خَافَتْ خَفِثْتُ عین کلمہ کے وا مفتوح یا مضموم ہونے کی شکل میں فاکلمہ مضموم ہوتا ہے۔ جیسے قَوْلَ اور طَوَّلَ سے قَالَ قَالَتْ قُلْتُ اور طَالَ طَالَتْ طَلَبْتُ۔

ماضی مجہول میں الف، ی سے بدل جاتا ہے اور گردان صرف ایک ہی وزن پر آتی ہے۔

فِيلَ فِيلَتَ فَلَتَ

مضارع وامر:-

عین کلمہ کی حرکتوں کے لحاظ سے معروف میں تین گردانیں ہو جاتی ہیں۔ ع مفتوح الف سے، ع مکسوری سے اور ع مضموم و سے بدل جاتا ہے۔ اخف کی گردان میں یہ، و، ی اجتماع ساکنین کے باعث ساقط ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ تین گردانوں کے پہلے صیغے یہ ہیں:

عین مفتوح کے لیے۔ يَفَالُ (مثلاً يَخَافُ) خفيف يَفَالُ، اخف يَفُلُ، امر فُلْ
عین مکسور کے لیے۔ يَفِيْلُ (مثلاً يَبْنِعُ) خفيف يَفِيْلُ، اخف يَفِلْ، امر فِلْ
عین مضموم کے لیے۔ يَقْوُلُ (مثلاً يَقْوُلُ) خفيف يَقْوُلُ، اخف يَقُلْ، امر قُلْ
مضارع مجہول کا صرف ایک وزن ہے۔ يُفَالُ (مثلاً يُبَاعُ، يُقَالُ) خفيف يُفَالُ، اخف يُفِلْ۔ نمونے کی گردانیں حسب ذیل ہیں:

گردان بروزن يَفَالُ

واحد:	يَخَافُ	تَخَافُ	تَخَافُ	تَخَافِيْنَ	أَخَافُ
ثنیٰ:	يَخَافَانِ	تَخَافَانِ	تَخَافَانِ	تَخَافَانِ	
جمع:	يَخَافُوْنَ	يَخْفَنَ	تَخَافُوْنَ	تَخْفَنَ	نَخَافُ

گردان بشکل اخف

واحد:	يَخْفُ	تَخْفُ	تَخْفُ	تَخَافِيْ	أَخَفُ
ثنیٰ:	يَخَافَا	تَخَافَا	تَخَافَا	تَخَافَا	نَخَفُ
جمع:	يَخَافُوا	يَخْفَنَ	تَخَافُوا	تَخْفَنَ	

مضارع اُثْلَ وُثِلَ کی گردان میں مزید کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً يَخَافَنَّ تَخَافَنَّ
تَخَافَنَّ.....

امر کی گردان یوں ہے: خَفْ، خَافِي، خَافَا، خَافُوا، خَفْنِ

گردان بروزن يَفْعِلُ

واحد:	يَبِيعُ	تَبِيعُ	تَبِيعُ	تَبِيعُ	أَبِيعُ
ثنی:	يَبِيعَانِ	تَبِيعَانِ	تَبِيعَانِ	تَبِيعَانِ	نَبِيعُ
جمع:	يَبِيعُونَ	تَبِيعُونَ	تَبِيعُونَ	تَبِيعُونَ	تَبِيعَنَ

گردان بشل اخف

واحد:	يَبِعُ	تَبِعُ	تَبِعُ	تَبِعُ	أَبِعُ
ثنی:	يَبِيعَا	تَبِيعَا	تَبِيعَا	تَبِيعَا	نَبِعُ
جمع:	يَبِيعُوا	تَبِيعُوا	تَبِيعُوا	تَبِيعُوا	تَبِيعَنَ

گردان بروزن يَقُولُ

واحد:	يَقُولُ	تَقُولُ	تَقُولُ	تَقُولُ	أَقُولُ
ثنی:	يَقُولَانِ	تَقُولَانِ	تَقُولَانِ	تَقُولَانِ	نَقُولُ
جمع:	يَقُولُونَ	تَقُولُونَ	تَقُولُونَ	تَقُولُونَ	تَقُلْنَ

گردان بشکل اخف

واحد:	يَقُلْ	تَقُلْ	تَقُلْ	تَقُولِي	أَقُلْ
ثنی:	يَقُولَا	تَقُولَا	تَقُولَا	تَقُولَا	تَقُلْ
جمع:	يَقُولُوا	يَقُلْنَ	تَقُولُوا	تَقُلْنَ	

امر کی گردان یوں ہے: قُلْ، قُولِي، قُولَا، قُولُوا، قُلْنَ

مشتقات اسمیہ:-

اجوف کے مشتقات میں سے جو مبدل زیادہ اہم ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ ذوالفعل معروف کا وزن فاعِل "اجوف واوی اور یائی دونوں میں فاعِل" ہو جاتا ہے۔ جیسے خَائِف، بَائِع

۲۔ ذوالفعل مجہول کا وزن مَفْعُول "واوی میں مَفْعُول" اور یائی میں مَفْعِيل "ہو جاتا ہے۔ جیسے مَخُوف، مَبِيع" لیکن یائی میں وزن صحیح بھی مستعمل ہے۔ مثلاً مَذْيُون، مَغْيُوب

۳۔ ظرف کے اوزان میں مَفْعَل "بدل کر مَفَال" اور مَفْعِل "بدل کر مَفِيل" ہو جاتا ہے۔ جیسے مَزَار "اور مَقِيل"

۴۔ دیگر کم اہم اوزان یوں بدلیں گے:

فُعْل "یائی میں فِیل" ہوگا جیسے بَيْض "لیکن واوی میں نہیں بدلے گا مثلاً جُوف" فُعْلِي "یائی میں مفت ہونے پر فِئِلِي" میں اور اسم ہونے پر فُؤْلِي "میں بدلے گا مثلاً ضَبِيزِي اور طُوبِي۔

فُعْلَة "واوی میں فِئْلَة" ہو جائے گا جیسے قِيَمَة۔

فَعَال ” واوی میں فیال ” ہوگا جیسے قِیَام ”، صِیَام ”
فَیْعِل ” واوی میں فِیْل ” ہوگا جیسے سَیِّد ”
اجوف کے چند اوزان مثلاً أَفْعَلُ، مَفْعَلُ، مَفْعَالُ، فَعْلَةُ ” نہیں بدلتے مثلاً
أَهْوَنُ، أَمِيلُ، مَقُولُ، مِغْيَارُ، عَوْدَةُ ”۔

مشق نمبر ۲۵

(۱) مَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا. (۲) قَالَ
سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ. (۳) كُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ. (۴) لَا
يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ. (۵) سِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا.
(۶) إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ. (۷) سِيرُوا فِيهَا لِيَالِي وَأَيَّامًا
إِمِينِينَ. (۸) مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ. (۹) لَا يَطْنُونَ مَوْطِنًا
يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نِيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ
صَالِحٌ. (۱۰) اخْرَاجِ يَفْقُومًا مَقَامَهُمَا. (۱۱) قَالَتْ فَلَذَلِكُنَّ
الَّذِي لُمْتُنِنِي فِيهِ. (۱۲) لَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَدْرُواهَا كَالْمُعَلَّقَةِ.
(۱۳) يَا أَيُّهَا مَثُ قَبْلَ هَذَا. (۱۴) لَا تَقُلْ لَهُمَا أَفٍ. (۱۵) مَا
يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ.

۳۔ ناقص

ماضی :-

ناقص میں ماضی معروف کی دو گرائیں ہیں۔ ایک وزن فَعَلَ کے لیے اور دوسری اوزان
فَعَّلَ کے لیے۔

فَعَلَ میں حرف علت الف سے بدل جاتا ہے۔ واوی میں الف کو لکھا جاتا ہے لیکن یائی میں

ایسا نہیں ہوتا۔ دَعَوَ ماضی کی گردان حسب ذیل ہے۔

واحد:	دَعَا	دَعَتْ	دَعَوْتُ	دَعَوْتَ	دَعَوْتُ
ثنی:	دَعَوَا	دَعَتَا	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمَا	دَعَوْنَا
جمع:	دَعَوُوا	دَعَوْنَ	دَعَوْتُمْ		

یائی میں هَذَى ماضی کی گردان اسی انداز سے ہوگی یعنی هَذَى هَذَتْ هَذَيْتُ هَذَيَا.....

دَعَا کی گردان میں جہاں و آتا ہے اس گردان میں وہاں ی آئے گا۔
فَعَلَ اور فَعِلَ ماضی کے اوزان کی گردان اپنے اصل وزن پر ہو جاتی ہے، مثلاً خَشِيَ،
خَشَيْتُ، خَشَيْتُ..... یا رَخَوُ، رَخَوْتُ، رَخَوْتُ..... صرف جمع ذکر عائب کا
صیغہ مبدل ہے جس میں خَشِيوُا اور رَخَوُا کو خَشَوْا اور رَخَوْا میں بدل دیا جاتا ہے۔
ماضی مجہول فَعِلَ کی گردان خَشِيَ کی طرز پر ہوتی ہے اور واوی کو یائی میں بدل دیا جاتا
ہے۔ مثلاً دَعَوَ سے دُعِيَ مجہول ہے۔ گردان دُعِيَ، دُعِيتُ، دُعِيتُ..... کی مانند
ہوگی۔

مضارع وامر:-

اجوف کی طرح ناقص کی بھی تین گردانیں ہیں۔ ان کے پہلے صیغے یہ ہیں:
عین مفتوح کے لیے: يَفْعَلُ (مثلاً يَخْشَى) خَفِيفُ يَفْعَلُ اخْفِ يَفْعُ امر ارفع
عین مکسور کے لیے: يَفْعَلُ (مثلاً يَهْدِي) خَفِيفُ يَفْعَلُ اخْفِ يَفْعُ امر ارفع
عین مضموم کے لیے: يَفْعُو (مثلاً يَذْعُو) خَفِيفُ يَفْعُو اخْفِ يَفْعُ امر ارفع
مضارع مجہول کا صرف ایک ہی وزن ہے۔ يَفْعَلُ (مثلاً يَهْدِي، يَذْعِي) خَفِيفُ
يَفْعَلُ، اخْفِ يَفْعُ
نمونے کی گردانیں ملاحظہ فرمائیں:

گردان بروزن یَفْعُی

واحد:	يَخْشَى	تَخْشَى	تَخْشَى	تَخْشَيْنَ	أَخْشَى
ثنی:	يَخْشَيَانِ	تَخْشَيَانِ	تَخْشَيَانِ	تَخْشَيَانِ	نَخْشَى
جمع:	يَخْشَوْنَ	يَخْشَيْنَ	تَخْشَوْنَ	تَخْشَيْنَ	

گردان بشکل اخف

واحد:	يَخْشَ	تَخْشَ	تَخْشَ	تَخْشَى	أَخْشَ
مثنی:	يَخْشَيَا	تَخْشَيَا	تَخْشَيَا	تَخْشَيَا	نَخْشَ
جمع:	يَخْشَوْا	يَخْشَيْنَ	تَخْشَوْا	تَخْشَيْنَ	

مضارع اُتْل وُقِل میں خاص تبدیلی نہیں ہوتی مثلاً يَخْشَيْنَ، تَخْشَيْنَ، تَخْشَيْنَ.....
امر کی گردان یوں ہے: اخْشَ، اخْشَى، اخْشَيَا، اخْشَوْا، اخْشَيْنَ

گردان بروزن یَفْعُی

واحد:	يَهْدَى	تَهْدَى	تَهْدَى	تَهْدَيْنَ	أَهْدَى
مثنی:	يَهْدَيَانِ	تَهْدَيَانِ	تَهْدَيَانِ	تَهْدَيَانِ	نَهْدَى
جمع:	يَهْدُونَ	يَهْدَيْنَ	تَهْدُونَ	تَهْدَيْنَ	

گردان بشکل اخف

واحد:	يَهْدِ	تَهْدِ	تَهْدِ	تَهْدَى	أَهْدِ
-------	--------	--------	--------	---------	--------

مثنیٰ:	يَهْدِيَا	تَهْدِيَا	تَهْدِيَا	نَهْدِيَا
جمع:	يَهْدُوا	يَهْدِيْنَ	تَهْدُوْ	تَهْدِيْنَ

اُقل کا وزن یہ ہوگا۔ تَهْدِيْنَ تَهْدِيْنَ اَهْدِيْنَ
 جمع مذکر کے صیغہ يَهْدِيْنَ، تَهْدُوْ اور واحد مونث حاضر تَهْدِيْ ہوں گے اور بقیہ صیغہ علی
 حالہ رہیں گے۔
 امر کی گردان یہ ہے: اِهْدِ، اِهْدِيْ، اِهْدِيَا، اُهْدُوا، اِهْدِيْنَ۔

گردان بر وزن يعفو

واحد:	يَذْعُوْ	تَذْعُوْ	تَذْعِيْنَ	أَذْعُوْ
مثنیٰ:	يَذْعُوَانِ	تَذْعُوَانِ	تَذْعُوَانِ	تَذْعُوْ
جمع:	يَذْعُوْنَ	يَذْعُوْنَ	تَذْعُوْنَ	تَذْعُوْنَ

گردان بشکل اخف

واحد:	يَذْعُ	تَذْعُ	تَذْعِيْ	أَذْعُ
مثنیٰ:	يَذْعُوَا	تَذْعُوَا	تَذْعُوَا	نَذْعُ
جمع:	يَذْعُوْنَ	يَذْعُوْنَ	تَذْعُوْنَ	تَذْعُوْنَ

مضارع اُقل کی گردان میں زیادہ تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً يَذْعُوْنَ، تَذْعُوْنَ، تَذْعِيْنَ،
 أَذْعُوْنَ البتہ جمع مذکر يَذْعُوْنَ، تَذْعُوْنَ اور واحد مونث حاضر تَذْعِيْ ہو جائیں گے۔
 مضارع مجہول میں چونکہ عین کلمہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اس لیے اس کی صرف ایک گردان
 يُفْعِيْ کے وزن سے یُخْشِيْ کے طرز پر ہوتی ہے مثلاً

واحد:	يُدْعَى	تُدْعَى	تُدْعَيْنَ	أُدْعَى
مثنى:	يُدْعَيَانِ	تُدْعَيَانِ	تُدْعَيَانِ	نُدْعَى
جمع:	يُدْعَوْنَ	يُدْعَيْنَ	تُدْعَوْنَ	تُدْعَيْنَ

امر کی گردان حسب ذیل ہے: اُدْعُ، اُدْعِي، اُدْعُوا، اُدْعُوا، اُدْعُونَ

مشتقات اسمیہ:

۱۔ ناقص واوی ویائی دونوں کا اسم ناعل رفع و جر میں فاع اور نصب میں فاعینا ہوتا ہے۔
خفيف اعراب کے موقع پر یہ رفع و جر میں فاعی ”ہو جائے گا۔ مثلاً ذاع، هاد، ذاعيا،
هاديا، ذاعی، ”ہادی“۔

۲۔ اسم مفعول کا وزن واوی میں مفعو ”اور یائی میں مفعی“ ہوتا ہے۔ مثلاً
مَخْبِي، ”مَهْدِي“ اور مَرْجُو، ”مَدْعُو“

۳۔ أَفْعَلُ کا وزن أَفْعَى میں بدلے گا جیسے أَهْدَى، أَبْقَى

۴۔ اسم ظرف مَفْعَل ”بدل کر مَفْعَى ہوگا مثلاً مَلْهَى، مَرْمَى

۵۔ مَفْعَلَةٌ ”بدل کر مَفْعَاةُ ہوگا جیسے مَرْصَاةُ“

۶۔ اسم آلہ مَفْعَل ”مَفْعَلَةٌ“ بدل کر مَفْعَى اور مَفْعَاةُ ہو جائیں گے۔

مشق نمبر ۲۶

(۱) قَدْ بَدَتِ الْبُغْضَاءُ مِنْ أَلْوَاهِهِمْ. (۲) لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ

فَلْيُضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا. (۳) لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ

الصَّيْدِ تَنَالَهُ، اِيْدِيْكُمْ وَرِمَا حُكْم. (۴) تَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَذَكَّرُونَ

الْكِتَابَ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَةٌ. (۵) فِيهِمَا عِثَانِ

تَجْرِيَانِ. (۶) لَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ. (۷) إِنْ أَبِي يَدْعُوكَ

لِيَجْزِيَكُمْ أَجْرَ مَا سَقَيْتُمْ لَنَا. (۸) يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ
فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ. (۹) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي.
(۱۰) لَا يَأْبَابُ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا. (۱۱) إِنِّي نُهَيْتُ أَنْ أُعْبَدَ الَّذِينَ
تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ. (۱۲) قَدْ كُنْتُ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَذَا.
(۱۳) اذْجِئْ إِلَى رَبِّكَ رَاضِيَةً مَُرْضِيَّةً. (۱۴) مَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ
وَلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ. (۱۵) كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطُغُولِهَا إِذَا نُبِعَتْ أَشْفَقَهَا.
(۱۶) إِذَا أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَى. (۱۷) أَقْضِ مَا
أَنْتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا. (۱۸) كَفَىٰ بِرَبِّكَ
هَادِيًا وَنَصِيرًا.

لفيف

لفیف مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے لحاظ سے تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً وقسی
(باب ضرب یضرب) کو لیجئے۔ اس کا ماضی کا صیغہ وقی ہے اس کی گردان ھدی کے
وزن پر یوں ہوگی۔ وقسی، وَقَسْتُ، وَقَيْتُ مضارع چونکہ مکسور العین ہے اور یہ مثال
داوی ہے اس لیے مضارع میں وحذف ہو جائے گی (دیکھئے بحث مثال صفحہ ۸۸) لہذا مضارع
کی گردان یوقی کے بجائے یقی سے یہ ھدی کے طرز پر ہوگی۔ یعنی یقی، تَقَى، تَقَيْنَ،
أَقَى، يَقِيَانِ مضارع اخف یقی، تَقَى، تَقَى، أَقَى اور امر قی، قِیَا،
قُوا، قَيْنَ، ہوگا۔ اسی پر دوسرے تبدیل یافتہ اوزان کو قیاس کر لیجئے۔ وقی اور ولی مادوں
سے مختصر گردانیں حسب ذیل ہوں گی۔ وقسی، یقی، واق، وقی، یوقی، موقی، ق،
وقایۃ۔ ولی (باب حسب یحسب سے) ولی، یلی، وال، ولی، یولی،
مولی، لی، ولینا۔

لفیف مقرون (اجوف ناقص) میں صرف ناقص کا خیال رکھا جاتا ہے۔ مثلاً طوی (باب

ضرب یضرب) اور قوی (باب سمع یسمع) کی مختصر گردانیں حسب ذیل ہیں:

طَوَى، يَطْوِي، طَاوٍ، طَوَى، يَطْوِي، مَطْوًى، اِطْوِ، طَيًّا،
قَوًى، يَقْوَى، قَوًى، اِقْوِ، قُوَّةً.

قَوًى يَقْوَى کی گردان خَشِىَ يَخْشَى کے وزن پر (دیکھئے صفحہ ۹۵، ۹۶) اور طَوًى
يَطْوًى کی گردان هَدًى يَهْدًى کے وزن پر (دیکھئے صفحہ ۹۵، ۹۶) پر ہوگی۔

مشق نمبر ۲۷

(۱) وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ
الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى. (۲) لَنَجْجِلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا
أَذُنٌ وَإِعْيَةٌ. (۳) وَقَالَهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ. (۴) مَنْ تَقَى
السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ. (۵) سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.
(۶) قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا. (۷) مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ.
(۸) إِذْ أَوْسِنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ. (۹) مَا كُنْتُ نَاوِيًا
فِي أَهْلِ مَدْيَنَ. (۱۰) إِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ. (۱۱) تِلْكَ
بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةٌ بِمَا ظَلَمُوا. (۱۲) يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي
الْوُجُوهَ. (۱۳) يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجْلِ لِلْكِتَابِ.
(۱۴) السَّمَوَاتِ مَطْوِيَّاتٍ بِيَمِينِهِ. (۱۵) أَلَشَّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ
الْغَاوُونَ. (۱۶) إِنْ أَلَلَّ لِقَوًى عَزِيزٌ. (۱۷) إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا
تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ.

۴۔ مہوز

مہوز میں تبدیلیاں کم ہوتی ہیں۔ چند ایک تبدیلیوں کا سبب یہ ہے کہ مہزہ کے آنے پر وہی
عمل جائز ہے جو حروف علت کے آنے پر کیا جاتا ہے۔

امر کی گردان عام قاعدے کے مطابق ہوگی۔ صرف مہوز الفا اور مہوز العین کے بعض الفاظ میں ہمزہ کو حرف علت پر قیاس کرتے ہوئے مثال اور اجوف کے وزن پر امر بنایا گیا ہے۔ مثلاً اَمَرَ يَأْمُرُ سے اَمْرٌ، سَأَلَ يَسْأَلُ سے اَمْرٌ، اَكَلَ يَأْكُلُ سے اَمْرٌ، اَخَذَ يَأْخُذُ سے اَمْرٌ وغیرہ۔ اَمْرٌ اور سَمَلٌ کی حالتیں صرف شروع کلام میں استعمال ہوتی ہیں۔ کلام کے دوران اَمْرٌ اور اِسْأَلٌ استعمال ہوتی ہیں۔ امر میں بھی ہمزہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے لحاظ سے حرف علت میں بدلنا جائز ہے۔ مثلاً اَذَبَ يَأْذِبُ کے امر کو اِذْبَ اور اَذْبَ يَأْذِبُ کے امر کو اَوْذِبَ کر دیں گے۔ یہ قاعدہ اسموں میں بھی جاری ہوگا۔

مضاعف کی گردانوں میں صرف یہ تبدیلی ہوتی ہے کہ جب دو حرف منشا بہ متحرک یکجا ہو جائیں تو پہلے کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً مَرَرٌ، مَرَرَتْ کو مَرَرٌ، مَرَّتٌ اور یَمُرُّ، تَمَرُّ، کو یَمُرُّ تَمَرُّ کر دیں گے لیکن مَرَرَتْ اسی حالت میں رہے گا، کیونکہ اس میں دوسرا حرف ساکن ہے۔ مَرَرٌ اور مَمَرٌ کے الفاظ مَرَرٌ اور مَمَرٌ بن جائیں گے۔ مَمَرِیْمٌ کی پوری گردان ہوں ہوگی:

مَرَرْتُمْ، مَرَرْتُنَّ، مَرَرْنَا.

مضارع: يَمْرُ، تَمْرٌ، تَمْرَيْنِ، أَمْرٌ، يَمْرَانِ، تَمْرَانِ، يَمْرَوَانِ،
يَمْرُونُ، تَمْرُونُ، تَمْرُونَ، نَمْرٌ.

امر: مُرِّ، مُرِّي، مُرًّا، مُرُوا، أُمُرُن.

اجوف ناقص مضاعف

اجوف ناقص مضاعف کے ماضی میں مضارع کا اور مضارع میں ناقص کا لحاظ ہوتا ہے۔ مثلاً
حَيَّ يَحْيٰی میں حَيَّی کی گردان مَرَّ کی مانند حَيَّ، حَيِّث، حَيِّثٌ..... اور یَحْيٰی کی
گردان یَحْشٰی کے وزن پر ہوگی۔

بعض خاص تغیرات

۱۔ رَأٰی یَرٰی کے مضارع میں عین کلمہ گر جاتا ہے۔ اس لیے مضارع کی گردان یَرٰی
سے ہوتی ہے۔ یعنی یَرٰی، تَرٰی، تَرٰیْن، اَرٰی، تَرِیَان، تَرِیَانِ، یَرُون، یَرِیْن،
تَرُون، تَرِیْن، نَرٰی۔

ماضی کی گردان حسب قاعدہ ہڈی کے طرز پر ٹھیک ہو جاتی ہے۔

۲۔ گَانَ یَكُونُ کے مضارع اخف کی دو شکلیں ہیں۔ ایک یَكُنْ اور دوسری یَكُ۔
مضارع اخف کے بعد اگر لفظ ساکن الاول ہو تو پہلی شکل استعمال ہوتی ہے، ورنہ دوسری۔

۳۔ لَیْسَ کا عین کلمہ خلاف قیاس نَعَمْ اور بِنَسْ کی طرح ساکن ہو گیا ہے۔ گردان
یوں آتی ہے:

لَیْسَ، لَیْسَتْ، لَیْسَتْ، لَیْسَتْ، لَیْسَتْ..... اس کا مضارع نہیں آتا۔

۴۔ مَبِیْسَتْ اور ظَلَمْتُ کو گردان میں کبھی مَبِیْسَتْ اور ظَلَمْتُ بھی کر دیتے
ہیں۔ ظَلَمْتُ، ظَلَمْتُ میں بدل جاتا ہے۔

مشق نمبر ۲۸

- (۱) لَا يَأْبُ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا. (۲) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ آتَاكُمْ
- عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ. (۳) أَوْ لَمْ تَكُنْ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ
- بِالْبَيِّنَاتِ. (۴) خُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا.
- (۵) تَأْكُلُونَ الثَّرَاتِ أَكْثَلًا لِّمَا. (۶) إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًا.

(۷) تَبْتُ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبْتُ. (۸) مَا كَانَ لِإِسْمَى أَنْ يُغْلَ وَمَنْ يُغْلُ
يَأْتِ بِمَا غُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (۹) إِذَا جَاؤُكَ حَيُّوكَ بِمَا لَمْ
يُحْيِكَ بِهِ اللَّهُ. (۱۰) جِئْتُ بِالنَّبِيِّ وَالشَّهَدَاءِ. (۱۱) رَأَوْا أَنَّهُمْ
قَدْ ضَلُّوا إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ. (۱۲) أَفَعَيْنَا
بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ. (۱۳) إِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ
حِجَابٍ. (۱۴) سَلَّ نَبِيُّ إِسْرَائِيلَ. (۱۵) كُلُّوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ.
مَا تَشَاوُنَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ. (۱۶) لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكَ فِي
الْمُلْكِ. (۱۷) لَمْ أَكْ بِغِيَا. (۱۸) خُذْ مَا آتَيْتَكَ وَكُنْ مِنَ
الشَّاكِرِينَ. (۱۹) انْظُرْ إِلَى إِلَهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا.

مبدلات ثلاثی مزید

۱۔ مثال

مثال میں صرف تین ابواب افعال، افتعال اور استفعال - میں تبدیلی ہوتی ہے۔ باب
افعال واوی کا مصدر اوْعَال سے اِئْعَال کے وزن پر بدلتا ہے۔ یائی میں ماضی، مضارع
اور ذوالفعل بدلتے ہیں۔

باب ائْعَال واوی اور یائی دونوں میں فاعلہ کی واوی، ائْعَال کی ”ت“ سے مدغم ہو جاتی ہے
اس لیے دونوں میں گردان ائْعَلْ یَتْعَلْ کے وزن پر ہوتی ہے۔

باب استفعال میں زیادہ تبدیلی نہیں۔ واوی کا مصدر باب افعال کی مانند اِستِئْعَال ہوتا
ہے۔ اور یائی کے مجہول کے اوزان میں تبدیلی ہوتی ہے۔ تمام گردانیں سادہ اوزان پر قیاس کر کے
کھل کی جاسکتی ہیں۔

تینوں ابواب کی مختصر گردانیں حسب ذیل ہیں:

معروف

مجہول

باب	مادہ	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	مصدر
افعال	وعد	أَوْعَدَ	يُوعِدُ	مُوعِدٌ	أَوْعَدَ	يُوعِدُ	مُوعِدٌ	أَوْعِدْ	إِيعَادٌ
-	يقن	أَيَقِنُ	يُوقِنُ	مُوقِنٌ	أَوْقِنَ	يُوقِنُ	مُوقِنٌ	أَيَقِنْ	إِيقَانٌ
افتعال	وحد	إِتَّخَذَ	يَتَّخِذُ	مُتَّعِدٌ	أَتَّخَذَ	يَتَّخِذُ	مُتَّخِذٌ	إِتَّخِذْ	إِتِّخَادٌ
-	يسر	أَتَسَّرَ	يَتَسَّرُ	مُتَسِّرٌ	أَتَسَّرَ	يَتَسَّرُ	مُتَسَّرٌ	أَتَسَّرْ	إِتِّسَارٌ
استفعال	وجب	اسْتَوْجِبَ	يَسْتَوْجِبُ	مُسْتَوْجِبٌ	أَسْتَوْجِبُ	يَسْتَوْجِبُ	مُسْتَوْجِبٌ	اسْتَوْجِبْ	اسْتِيجَابٌ
-	يقن	اسْتَيَقِنُ	يَسْتَيَقِنُ	مُسْتَيَقِنٌ	أَسْتَيَقِنُ	يَسْتَيَقِنُ	مُسْتَيَقِنٌ	اسْتَيَقِنْ	اسْتِيقَانٌ

۲۔ اجوف

اجوف میں ابواب افعال، انفعال، افتعال، اور استفعال بدلتے ہیں۔ باقی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ ان چاروں ابواب میں واوی اور یائی کی گردان ایک جیسی ہوتی ہے۔ زیادہ تر تبدیلیاں حروف علت کے ایک دوسرے سے بدل جانے یا حذف ہو جانے کے باعث ہوتی ہیں۔ بدلنے والے ابواب کی گردانیں حسب ذیل ہیں:

معروف

مجهول

باب	مادہ	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	مصدر
انفعال	رود	أَرَادَ	يُرِيدُ	مُرِيدٌ	أُرِيدُ	يُرَادُ	مُرَادٌ	أَرِدْ	إِرَادَةٌ
انفعال	قود	إِنْقَادَ	يَنْقَادُ	مُنْقَادٌ	-	-	-	إِنْقَدْ	إِنْقِيَادٌ
افعال	خیر	اخْتَارَ	يَخْتَارُ	مُخْتَارٌ	أُخْتِيرَ	يُخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اخْتَرْ	اخْتِيَارٌ
استفعال	عون	اسْتَعَانَ	يَسْتَعِينُ	مُسْتَعِينٌ	أُسْتَعِينُ	يُسْتَعَانُ	مُسْتَعَانٌ	اسْتَعِنْ	اسْتِعَانَةٌ

بعض مادے ان ابواب میں علیٰ حالہ قائم رہتے ہیں۔ مثلاً اسْتَحْوَذَ، اِغْتَوَرَ، اسْتَصَوَّبَ۔
چاروں مبدل ابواب میں ماضی معروف کی گردان ثلاثی مجرد کے اجوف ماضی کی مانند ال، ء، اَلَتْ، ء، لَيْتُ..... کے طرز پر ہوگی۔ مضارع کی گردانیں یَبِيعُ اور يَخَافُ کے طرز پر ہوں گی۔

۳۔ ناقص

ناقص میں واوی مادے بھی یائی میں بدل جاتے ہیں۔ لہذا ہر باب میں گردان ایک ہی ہوتی ہے۔ تمام ابواب کی مختصر گردانیں یہاں لکھی جاتی ہیں جن کو پورے طور پر گردان لینا چاہیے:

مجهول

معروف

باب	ماده	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	مصدر
افعال	غنی	أَغْنَى	يُغْنِي	مُغْنٍ	أُغْنِيَ	يُغْنِي	مُغْنِي	أَغْنِ	إِغْنَاءٌ
تفعليل	سمو	سَمَّى	يُسَمِّي	مُسَمِّمٌ	سُمِّيَ	يُسَمَّى	مُسَمِّمٌ	سَمِّ	تَسْمِيَةٌ
مفاعله	لقى	لَاقَى	يُلَاقِي	مُلَاقٍ	لُوقِيَ	يُلَاقِي	مُلَاقِي	لَاقِ	لِقَاءٌ مُلَاقَاةٌ
تفعّل	عدو	تَعَدَّى	يَتَعَدَّى	مُتَعَدٍّ	تُعَدَّى	يُتَعَدَّى	مُتَعَدٍّ	تَعَدَّ	تَعَدٍّ
تفاعل	لقى	تَلَاقَى	يَتَلَاقَى	مُتَلَاقٍ	تَلُوقِيَ	يُتَلَاقَى	مُتَلَاقِي	تَلَاقِ	تَلَاقٌ
اتفعال	بلو	اِبْتَلَى	يَبْتَلِي	مُبْتَلٍ	اُبْتُلِيَ	يُبْتَلَى	مُبْتَلِي	اِبْتَلِ	اِبْتِلَاءٌ
انفعال	جلى	اِنْجَلَى	يَنْجَلِي	مُنْجَلٍ	-	-	-	اِنْجَلِ	اِنْجِلَاءٌ
استفعال	غنى	اِسْتَعْنَى	يَسْتَعْنِي	مُسْتَعْنٍ	اُسْتُعْنِيَ	يُسْتَعْنَى	مُسْتَعْنِي	اِسْتَعْنِ	اِسْتِغْنَاءٌ

ان ابواب کے ماضی چونکہ سب مفتوح العین ہیں اس لیے ان کی گردان ھدی کے قیاس پر ہوگی۔ مضارع مفتوح العین اوزان کی گردان یخشی کے قیاس پر اور مکسور العین اوزان کی گردان ینھدی کے قیاس پر ہوگی۔ تبدیلیاں بہت سادہ ہیں۔

۴۔ مہوز

مہوز کی تبدیلی کے قاعدے وہی ہیں جو اوپر بیان ہو چکے یعنی اجتماع ہمز تین میں ہمزہ ثانیہ بدلتا ہے۔ تبدیلیاں زیادہ تر مہوز الفاء میں ہوتی ہیں جسے باب افعال، افعال، اور استعمال میں مثال پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً مادہ امن، اخذ اور اذن سے اَمِنَ یُؤْمِنُ، مُؤْمِنٌ۔ اَتَّخَذَ، یَتَّخِذُ، مُتَّخِذٌ۔ اِسْتَاذَنَ، یَسْتَاذِنُ، مُسْتَاذِنٌ وغیرہ۔

مہوز العین اور مہوز اللام کی گردان صحیح حالت پر ہو جاتی ہے۔ مثلاً بَرَّءٌ، یُبَرِّءُ، مُبَرِّءٌ۔ تَأَثَّرَ، یَتَأَثَّرُ، مُتَأَثِّرٌ۔ تَفَاءَلَ، یَتَفَاءَلُ، مُتَفَاءِلٌ۔ اَخَذَ، یُؤْخِذُ، مُؤْخِذٌ۔ وغیرہ۔

بعض خاص تغیرات

جب مادہ کا فاکلمہ ت، ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف ہو تو ابواب تفعّل اور تفاعل میں باب کی ت حذف کر کے فاکلمہ کو مشدّد کر دیتے ہیں۔ یہ تمام مشتقات باب میں حذف رہتی ہے۔ مثلاً اَصْدَقَ سے اَصْدُقَ، یَصْدُقُ، مُصَدِّقٌ، اُصْدِیْقَ، یُصَدِّقُ، مُصَدِّقٌ، اَصْدِیْقَ، اَصْدِیْقَ، اَصْدِیْقَ۔

باب افعال میں یہی عمل فایا عین کلمہ کے ان حروف پر مشتمل ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ باب افعال کا کلمہ اگر ص، ض، ط، ظ میں سے کسی حرف پر مشتمل ہو تو باب کی ت کو 'ط' سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً اَضْرَبَ سے اَضْطَرَّابَ، صَنَعَ سے اَصْطِنَاعَ وغیرہ۔

باب افعال کا فاکلمہ اگر د، ذ یا ز ہو تو ت کو د سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً دَرَكَ سے اَدْرَكَ۔ ان تغیرات کو مندرجہ ذیل مثالوں سے سمجھئے۔

باب تفعّل		باب تفاعل		باب افتعال	
اصل	مبدل	اصل	مبدل	اصل	مبدل
تَفَعَّلَ	إِثْقَلَ	تَنَاقَلَ	إِثْأَقَلَ	إِقْتَتَلَ	قَتَلَ (يَقْتُلُ)
تَدَنَّرَ	إِذْنَرَّ	تَدَارَكَ	إِدَارَكَ	إِهْتَدَى	هَدَى (يَهْدِي)
تَذَكَّرَ	إِذْكَّرَ	تَزَاوَرَ	إِزَاوَرَ	إِخْتَصَمَ	خِصَمَ (يَخِصِمُ)
تَزَمَّلَ	إِزْمَلَ	تَسَارَعَ	إِسَارَعَ	إِسْتَمَعَ	إِسْمَعَ
إِسْمَعَ	تَسْمَعَ	تَصَاعَدَ	إِصَاعَدَ	إِذْكَرَ	(يَاذَكَرَ)
تَصَدَّقَ	إِصْدَقَ			إِزْدَوَجَ	
تَضَرَّعَ	إِضْرَعَ			إِصْطَبَرَ	
تَطَهَّرَ	إِطْهَرَ			إِظْلَمَ	(يَاظْلَمَ)

ابواب تفعّل اور تفاعل کے تمام اور باب افتعال کے پہلے چار تغیرات جائز ہیں، ضروری

نہیں۔

مشق نمبر ۳۹

(۱) أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَائُودَ حَىٰ. (۲) لَا يُؤْتِقُ وَفَاقَهُ، أَحَدٌ.

(۳) يَعْزَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا. (۴) تَوَارَثَ بِالْحِجَابِ.

(۵) تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ. (۶) تَتَوَلَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ. (۷) إِذَا اكْتَالُوا

عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ. (۸) مَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ وَاتَّقَى فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِينَ. (۹) هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا. (۱۰) سُرُرًا عَلَيْهَا
يَتَكَثِّرُونَ. (۱۱) مَا نَحْنُ بِمُستَقِينَ. (۱۲) فِي الْأَرْضِ آيَاتٌ
لِلْمُوقِنِينَ. (۱۳) هُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ. (۱۴) اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ.
(۱۵) لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا. (۱۶) لَا يَهْدِي إِلَّا
أَنْ يَهْدَى. (۱۷) لَا يَنْهَاهُونَ عَنْ مُنْكَرٍ. (۱۸) إِنْ تَنْتَهُوا فَبُخْرٌ
خَيْرٌ لَكُمْ. (۱۹) إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَمَعْصِيَةِ الرُّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى. (۲۱) أَمَتْنَا
اِثْنَتَيْنِ وَأَخْيَيْنَا اِثْنَتَيْنِ. (۲۲) لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ
عَلَى بَعْضٍ. (۲۳) إِنَّمَا نَمْلِكُ لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا تَلْقَى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ
كَلِمَاتٍ. (۲۴) مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ. (۲۵) إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ
عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ. (۲۶) فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ
فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ. (۲۷) لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ. (۲۸) إِذَا قِيلَ لَكُمْ
انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ. (۲۹) يَأْتِيهَا الْمُدْثَرُّ فَمِ
فَأَنْزِلُ. (۳۰) إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُطْهَرِينَ. (۳۱) لَا يَسْمَعُونَ إِلَى
الْمَلَأِ الْأَعْلَى.

خاصیات ابواب

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ عربی زبان میں فعل کی صورت بدلنے سے معانی میں فرق واقع ہو جاتا ہے۔ چونکہ ابواب بھی درحقیقت بعض صورتیں ہی ہیں۔ اس لیے ان کے ساتھ بھی کچھ معانی وابستہ ہوتے ہیں اور جب کوئی مادہ کسی خاص باب سے آتا ہے تو اس باب کے معانی بھی مادہ کے معانی کے ساتھ منسلک ہو جاتے ہیں۔ ابواب کے ان معانی ہی کو خاصیات ابواب کہتے ہیں۔ ثلاثی مزید کے ہر باب کی خاصیات ایک سے زیادہ ہیں۔ لفظ کے موقع محل کی روشنی میں اس بات کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ وہاں کوئی خاصیت مراد ہے۔ چونکہ خاصیات ابواب سماعی ہیں اس لیے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ہر مادہ کے اندر ابواب کی ہر خاصیت آتی ہے۔ یہاں ابواب کی وہ نمایاں خاصیات جو بکثرت استعمال ہوتی ہیں، بیان کی جا رہی ہیں لیکن ان کے احاطہ کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔

خاصیات ابواب ثلاثی مجرد:-

۱۔ باب ضَرَبَ يَضْرِبُ ہو ط پر دلالت کرتا ہے یعنی اس میں اکثر حرکت اوپر سے نیچے کی طرف ہوتی ہے۔ مثلاً يَنْزِلُ، يَضْرِبُ، يَغْلِبُ، يَجْلِسُ، يَلْفِظُ، يَنْطِقُ وغیرہ۔
۲۔ باب نَصَرَ يَنْصُرُ اقدام اور وسط پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اس میں آگے بڑھنے یا پھیلنے کی حرکت ہوتی ہے۔ مثلاً يَنْسُطُ، يَنْظُرُ، يَدْخُلُ، يَخْرُجُ، يَغْرُجُ، يَقْتُلُ، يَكْتُبُ وغیرہ۔

۳۔ باب سَمِعَ يَسْمَعُ بطون پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اس کے افعال اندرونی ہوتے ہیں۔ مثلاً عَلِمَ، جَهَلَ، فَهَمَ، بَطَرَ، خَشِيَ، مَرَضَ، فَرَحَ، وَجَلَ، يَنَسَ، رَجَمَ وغیرہ۔ چونکہ اندرونی افعال صفات سے مشابہ ہیں اس لیے کبھی صفات بھی اسی باب سے آتی ہیں۔ مثلاً سَمِنَ، كَبِرَ، بَخِلَ وغیرہ۔

۴۔ باب كَرَمَ يَكْرُمُ بجائے کسی فعل کے کرنے کے کسی صفت پر ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً حَلَمَ، جُبِنَ، ضَعُفَ، ثَقُلَ، وَزَنَ وغیرہ۔ یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور اس کا

ذوالفعل صفت کے اوزان پر آتا ہے۔

۵۔ باب فَتَحَ، يَفْتَحُ کو اصلی باب نہیں مانا گیا ہے۔ یہ باب محض سہولت کے لیے ان مادہ کے لیے وضع کیا گیا ہے جن کا عین کلمہ یا لام کلمہ حروف حلقی (یعنی ء، ح، خ، ع، غ، ہ) میں سے کوئی حرف ہو۔ مثلاً سَأَلَ، نَحَرَ، ذَخَرَ، جَعَلَ، فَعَرَ، ذَهَبَ، يَأْقَرُّ، ذَبَحَ، نَسَخَ، نَفَعَ، فَرَعَ، جَبَهُ۔

۶۔ باب حَسِبَ يَحْسِبُ بھی اصلی باب نہیں، باب سَمِعَ يَسْمَعُ کے چند افعال اس باب میں چلے گئے ہیں۔ یا جب فاکلمہ واو ہو تو تخفیف کے لیے اس باب میں لے جاتے ہیں مثلاً وَرِمَ يَرِمُ، وَجَدَ يَجِدُ۔

خاصیات ابواب ثلاثی مزید

باب افعال :-

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ تعدیہ (یعنی لازم کو متعدی کر دینا) مثلاً خَرَجَ سے أَخْرَجَ، عَلِمَ سے أَعْلَمَ۔
- ۲۔ تھمیر (یعنی صاحب ماخذ کرنا) مثلاً أَقْبَرَ سے أَقْبَرَهُ (اسے قبر میں ڈالا) تمر (کھجور) سے أَتَمَرْتُ زَيْدٌ (میں نے زید کو کھجوری)
- ۳۔ صیرورت (یعنی صاحب ماخذ ہونا) مثلاً أَصْبَحَ، أَضْحَى، أَطْفَلْتُ، انْظَبَيْتُ، أَتَمَرْتُ الشَّجَرَةَ۔
- ۴۔ سلب (یعنی ماخذ کو دور کرنا) مثلاً أَفْلَسَ (پیسہ) سے أَفْلَسَ زَيْدٌ (زید مفلس ہو گیا)

- ۵۔ مبالغہ۔ مثلاً أَتَمَرْتُ النَّخْلُ، أَسْفَرَ الصُّبْحُ
- ۶۔ نسبت (ماخذ کی طرف نسبت کرنا) مثلاً أَكْفَرْتُ الْمُلْجِدَ۔
- ۷۔ توجہ یا بلوغ (ماخذ کا رخ کرنا یا پہنچنا) مثلاً أَغْرَقَ (وہ عراق میں پہنچا) أَحْبَبَ (وہ)

حجاز پہنچا

باب تفعل :-

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ تعدیہ: مثلاً عَلَّمْتُهُ، سَمَّيْتُهُ۔
- ۲۔ مبالغہ: مثلاً قَطَعَ الْحَبْلَ، نَزَلَ الْكِتَابَ، طَوَّفَ فِي الْبِلَادِ۔
- ۳۔ تصحیر: مثلاً خَيَّمْتُ الرِّوَاءَ (میں نے چادر کا خیمہ بنایا)
- ۴۔ میرورت: مثلاً وَضَّ الْمَكَانَ (روضہ سے)
- ۵۔ سلب: مثلاً جَلَدَ (کھال) سے جَلَّدَ الشَّاةَ (اس نے بھیڑ کی کھال اتاری) قَشَّرَ الْعُودَ (اس نے لکڑی کو چھیل دیا)
- ۶۔ توجہ: مثلاً شَرَّقَ صَاحِبِي وَغَرَّبْتُ
- ۷۔ نسبت: مثلاً كَفَّرْتَهُ، وَفَسَّقْتَهُ۔
- ۸۔ اختصار حکایت (جملے سے ایک کلمہ بنالینا) مثلاً هَلَّلَ (اس نے لا الہ الا اللہ کہا) رَجَّعَ (اس نے انا اللہ وانا الیہ راجعون کہا)

باب مفاعله :-

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ تعدیہ بمع اشتراک مفعول بافاعل مثلاً فَارَقَ فُلَانٌ "فُلَانًا، قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا"
- ۲۔ مبالغہ: مثلاً سَافَرَ، بَاعَدْتُهُ، ضَاعَفْتُ أَجْرَكَ

باب تفعّل :-

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ لزوم باب تفعیل کے بعد مثلاً عَلَّمْتُهُ، فَتَعَلَّمَ، أَذْبَتُهُ، فَتَأَدَّبَ۔
- ۲۔ تکلف (تضع کرنا) تَكْوَفَ (اس نے اہل کوفہ کی شکل اختیار کی) تَنَبَّأَ مُسَيِّلِمَةُ

(میلہ نبی بن بیٹھا)

۳۔ تکرار بہمت (وقفے سے کام کا ہونا) تَنْزَلَ الْمَطَرُ، تَجَرَّعْتُ الْمَاءَ (میں نے گھونٹ گھونٹ کر کے پانی پیا)

۴۔ مبالغہ مثلاً تَبَيَّنَ، تَعَجَّلَ، تَسَمَّعَ۔

۵۔ تجب (ماخذ سے پرہیز کرنا) تَهَجَّدَ (اس نے ہجود یعنی نیند سے پرہیز کیا) تَأَنَّمُ (وہ گناہ سے بچا)

۶۔ اتحاذا (ماخذ میں لینا) مثلاً ابط (بغل) سے تَأَبَّطَ السَّيْفُ (اس نے بغل میں تلوار لی) وساوۃ (تکیہ) سے تَوَسَّدَ الْحَجَرُ (اس نے پتھر کا تکیہ بنایا)۔

باب تفاعل :-

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ اشتراک فاعل بافاعل: تَنَازَرْنَا الْحَدِيثَ، تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ۔

۲۔ مبالغہ: مثلاً تَبَارَكَ اللَّهُ وَتَعَالَى (اللہ بڑا ہی بابرکت اور بلند ہے)

۳۔ تخیل (خلاف واقعہ ظاہر کرنا): تَمَارَضَ (وہ مریض بن بیٹھا) تَجَاهَلَ (وہ جاہل بن بیٹھا)۔

باب انفعال :-

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ لزوم۔ مثلاً اِنْكَسَرَ (ٹوٹ گیا) اِنْشَقَّ (پھٹ گیا)

باب افتعال :-

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ اشتراک مثلاً اِفْتَتَلْتُ النُّصَارَى (نصارئیں باہم لڑے) اِخْتَلَفَ النَّاسُ۔

۲۔ اتحاذا (ماخذ بنانا) اِخْتَجَرَ الْفَارُ (چوہے نے بل بنایا)

۳۔ اجتہاد (تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا) اِعْتَمَدَ عَلَى نَفْسِهِ اِقْرَأَ الْكِتَابَ۔

۴۔ لزوم افْتَقَرَ، اسْتَقْتَر۔

باب افعلال :-

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ لزوم بمعد لون یا عیب۔ اَبْيَضُ۔ اَحْمَرُ۔ اَحْوَلُ۔

باب استفعال :-

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔ طلب: اسْتَعَانَ (مد و طلب کی) اسْتَسْقَى (پانی مانگا) اسْتَطْعَمَا (کھانا مانگا)

۲۔ میر و رت: اسْتَحْجَرَ الطَّيْنُ (مٹی پتھر ملی ہوئی)

۳۔ مبالغہ: اسْتَكْبَرَ۔ اسْتَبَانَ۔

☆..... ابواب افعیال، افعوال، افعیال لازم ہیں اور مبالغہ کے معنی دیتے ہیں۔

☆..... باب فَعْلال لازم اور متعدی دونوں آتا ہے۔ تکرار، اختصار حکایت اور اختراع (اسم) سے فعل بنانا کے معنی دیتا ہے۔

☆..... ابواب تفعّل، افعلال اور افعلال لازم آتے ہیں۔ تینوں اختراع کی خاصیت رکھتے ہیں۔

افعال ناقصہ

گنتی کے کچھ الفاظ فعل ہیں مگر صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بناتے بلکہ مکمل جملہ کے لیے فاعل کی صفت بھی بیان کرنی پڑتی ہے۔ یہ حقیقت میں ان فعلوں کا مفعول ہوتی ہے اور اس لیے منصوب آتی ہے۔ یہ الفاظ، جوافعال ناقصہ کہلاتے ہیں، یہ ہیں: كَان، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسَى، أَضْحَى، ظَلَّ، بَاتَ، مَا زَالَ، مَا بَرِحَ، مَا فَتَى، مَا انْفَكَّ، مَا دَامَ، لَيْسَ۔ ان کی گردان بھی آتی ہے۔

كَان اپنے فاعل کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرتا ہے۔ مثلاً كَان زَيْدٌ قَائِمًا (زید

کھڑا تھا) جب یہ فاعل کے ساتھ مل کر جملہ مکمل کر دے تو اسے ناقصہ نہیں بلکہ تامہ کہتے ہیں مثلاً
 اِنْ كَانَ دُوْعُسْرَةً (اگر وہ تنگ دست ہو)

صَارَ تَبْدِيلُ حَالَتِ كُوْبِيَانِ كَرْنِے كَے لِيْے آتَا هِيْے۔ مَثَلًا صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًا (فَقِيْر
 اَمِيْر هُوْگِيَا)

اَصْبَحَ، اَمْسَى، اَضْحَى، ظَلَّ، بَاتَ مضمون جملہ کو بالترتیب صبح، شام، دوپہر،
 دن اور رات کے اوقات سے متعلق بتانے کے لیے آتے ہیں لیکن ان کا عام استعمال صَارَ کے
 معنی میں ہے۔ مَثَلًا اَصْبَحَ فُوَاْدُ اُمِّ مُوسٰی فَاْرِغًا۔ اَصْبَحْتُمْ بِبِنْعَمَتِهِ اِخْوَانًا
 ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا۔ بَاتَ الْحَسَنُ نَائِمًا۔ جب ان الفاظ سے وقت میں داخل
 ہونے کا مفہوم لیا جائے تو یہ بھی تامہ کہلاتے ہیں۔ مَثَلًا الَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سٰجِدًا
 وَقِيَامًا۔

مَازَالَ، مَا بَرِحَ، مَا فَتَى، مَا انْفَكَّ کسی فعل کے برابر ہوتے رہنے کو بیان
 کرتے ہیں۔ مَا کے علاوہ دوسرے حرف نفی بھی استعمال ہوتے ہیں اور کبھی حرف نفی حذف بھی
 ہو جاتا ہے۔ استعالات یہ ہیں: لَا تَرَا لُ تَطْلُعُ عَلٰی خَائِنَةٍ مِنْهُمْ، لَنْ اَبْرَحَ
 الْاَرْضَ حَتّٰی يَأْذَنَ لِيْ اَبِيْ، تَاللّٰهِ تَفْتُوْ تَذْكُرُ يُوْسُفَ۔

مَا اِذَا مَ فعل کی مقدار وقت کو معین کرتا ہے۔ مَثَلًا حَرَّمَ عَلٰیكُمْ صَيْدَ الْبَرِّ
 مَا اِذَا مَتُمْ حُرْمًا۔ اِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا اَبَدًا مَا دَامُوا فِيْهَا۔

لَيْسَ مضمون جملہ کی زمانہ حال میں نفی کے لیے آتا ہے۔ مَثَلًا لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی
 اِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتُ مُؤْمِنًا۔ لَيْسَ کے مفعول پر عموماً داخل ہوتی ہے جو اسے
 مکسور کر دیتی ہے۔ مَثَلًا اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ لَيْسَ کی مضارع یا امر کی گردان نہیں آتی۔

افعال مقاربه

چند فعل کسی کام کے امکان کی توقع یا اس کی شروع ہونے کو بیان کرنے کے لیے آتے ہیں۔
یہ افعال مقاربه کہلاتے ہیں۔

عسی کسی کام کی توقع کے لیے آتا ہے۔ اس کا مفعول ایک جملہ ہوتا ہے جس کے مضارع پر اُن لگاتے ہیں۔ مثلاً عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَ عَنْهُمْ۔ عَسَى رَبُّكُمْ اَنْ يَّكْفِرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ۔ عَسَىٰ کی ماضی کی گردان آتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی فعل مستعمل نہیں۔

كَادَ خبر کے قریب الوقوع ہونے کو بیان کرتا ہے۔ مثلاً اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضَعِفُوْنِیْ وَكَادُوْا یَقْتُلُوْنِیْ (لوگوں نے مجھے کمزور پایا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے)۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ۔ (قریب ہے کہ بجلی ان کی نظروں کو اچک لے)
كَرِبَ اور اَوْشَكَ کام کا شروع ہونے کے قریب ہونا بیان کرتے ہیں، مثلاً اَوْشَكَ بُكْرٌ اَنْ يَّذْهَبَ (بکر جانے ہی والا ہے)

طَفِقَ، جَعَلَ، أَخَذَ کام شروع ہونے کو بیان کرتے ہیں، ان کے بعد اُن نہیں آتا، مثلاً طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ۔ (لگے وہ اپنے اوپر جنت کے پتے ڈھانپنے) جَعَلَ يَمْسَحُ سَاقَهُ (وہ اپنی پنڈلی مٹنے لگا)

افعال مدح و ذم

نِعْمَ (نِعْمَتٌ) اور بَنَسَ (بَنِسَتْ) بالترتیب کسی چیز کی تعریف یا مذمت کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ان کا فاعل ان کے بعد آتا ہے اور کبھی قرینہ موجود ہونے پر اس کو حذف بھی کر دیتے ہیں اور اس کے بجائے منصوب تیز لگا دیتے ہیں۔ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

نِعْمَ الصَّاحِبُ زَيْدٌ، نِعْمَ زَيْدٌ مَّعْلَمًا، نِعْمَتُ فَاطِمَةَ زَوْجَةٍ، قَدَّرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ۔ وَهَبْنَا لِذَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ، مَا وَاهُ جَهَنَّمَ

وَبِنَسِ الْمَصِيرُ. هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِنَسِ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا، بِنَسِ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بَايَاتِ اللَّهِ.

ان افعال کے ساتھ کبھی ما لگتا ہے تو یہ نِعَمًا اور بِنَسَمًا بن جاتے ہیں۔ نِعَم کے معنی میں حَبْدًا بھی مستعمل ہے مثلاً حَبْدًا زَيْدٌ (زید خوب آدمی ہے)

افعال تعجب

علائی مجرد سے فعل تعجب بنانے کے دو طریقے ہیں:

۱۔ باب افعال کے ماضی کے پہلے صیغے کے شروع میں مَا اور آخر میں منصوب اسم لگا کر مثلاً مَا أَحْسَنَ زَيْدًا، مَا أَعْلَمَهُ (وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے) مَا أَظْلَمَهُمْ (وہ کتنے ظالم ہیں)

۲۔ باب افعال کے امر کے پہلے صیغے کے بعد ب اور مجرد اسم لگا کر مثلاً أَحْسِنُ زَيْدًا، أَعْلِمُ بِهِ (وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے) أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ (وہ کیا ہی خوب سننے اور دیکھنے والے ہیں)

علائی مزید سے فعل تعجب بنانے کے لیے مصدر سے پہلے مَا أَشَدُّ يَا أَشَدُّ ب اور آخر میں اسم لگاتے ہیں۔ مثلاً مَا أَشَدُّ إِخْضَرَارُهُ، أَشَدُّ بِإِخْضَرَارِهِ۔ (وہ کتنا زیادہ سبز ہے!)

اسماء الافعال

بعض الفاظ فعل کے معنی دیتے ہیں۔ یہ اسماء الافعال کہلاتے ہیں۔ ان میں سے بعض امر کے معنی کے لیے ہیں اور بعض گزشتہ واقعہ کی خبر دیتے ہیں۔

امر کے معنی میں جو اسماء الافعال مستعمل ہیں ان میں سے زیادہ اہم مندرجہ ذیل ہیں:

عَلَيْكَ (لازم پکڑ) مثلاً عَلَيْكَ بِالسُّنَّةِ (سنت کو لازم پکڑ)

ذُوْنَكَ (پکڑ لے) مثلاً ذُوْنَكَ زَيْدًا (زید کو پکڑ لے)

اٰمِن (دعا قبول کر)

رُوَيْدَ (چھوڑ دے) رُوَيْدَ زَيْدًا (زید کو جانے دے) یہ کبھی مصدر بھی استعمال ہوتا ہے
مثلاً اَمَّهُلَهُمْ رُوَيْدًا۔

ہَا (پڑ لے) یہ بھی دونک کی مانند استعمال ہوتا ہے۔ واحد، ثنی، جمع میں اس کو یوں
بدلتے ہیں۔ ہَا، هَاوَمَا، هَاءُ مُثْلًا هَاوُمُ اقْرَءْ وَاِكْتَابِيْہٖ (لومیر اعمال
نامہ پڑھو)

هَيْتَ (جلدی آ) مَثْلًا هَيْتَ لَكَ (تو جلد سے آجا)

هَلُمَّ (لا) مَثْلًا هَلُمَّ شُهَدَاءُكُمْ (اپنے گواہ لاؤ)

خبر کے معنی رکھنے والے اہم اسماء الافعال مندرجہ ذیل ہیں:

هَيْهَاتَ (دور ہوا) مَثْلًا هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُونَ

شَتَّانَ (جدا ہوا) مَثْلًا شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا (ان دونوں میں بڑا فرق ہے)

۱۔ یہ لفظ کتابی کے آخر میں ہائے سکتہ لگانے سے بنتا ہے۔ یہ محض وزن برقرار رکھنے کے لیے لگائی جاتی ہے۔
معنی پر یہ اثر انداز نہیں ہوتی۔

حرف کا بیان

حرف

حرف ایک جملے میں اسم اور فعل کے ساتھ مل کر معنی ظاہر کرتا ہے۔ بعض حرف اکیلے بھی مفہوم ادا کرتے ہیں لیکن ان کے لیے موقع محل کا معلوم ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً ہاں، یا نہیں، کہہ دینا معنی کو ادا کر سکتا ہے بشرطیکہ سوال معلوم ہو۔ بعض حروف مثلاً حروف نفی یا حروف استقبال کا استعمال اوپر اسم اور فعل کے بیان میں گزر چکا ہے۔ یہاں ہم حروف کی مختلف قسمیں اور ان کے مواقع استعمال بیان کریں گے۔

حروف اضافت

حروف اضافت وہی ہیں جنہیں عموماً حروف جر بھی کہا گیا ہے۔ ان کے اس نام کی وجہ ہے کہ ان کے ذریعے فعل کو اسم سے متعلق کیا جاتا ہے۔ ان میں نو محض حرف ہیں۔ باقی کے حروف میں سے پانچ اسم کے اور تین فعل کے معنی رکھنے والے حرف ہیں۔ قسم اول میں ب، ت، و، ل، من، الی، حتی، نبی اور رب ہیں۔ قسم ثانی میں اُف، علی، عن، مذ، منذ اور قسم ثالث میں حاشاء، خلا اور عذاء ان کے اہم استعمالات حسب ذیل ہیں:

ب:-

- ۱۔ الصاق یعنی ایک چیز کو دوسری سے ملانے کے مفہوم کے لیے مثلاً اَمْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ۔
- ۲۔ استعانت یعنی کسی چیز کی مدد ظاہر کرنے کے لیے مثلاً عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، بِسْمِ اللّٰهِ
- ۳۔ سبب یعنی سبب ظاہر کرنے کے لیے، مثلاً كَلَّا اَخَذْنَا بِذُنْبِهِ (ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کے سبب سے پکڑا)
- ۴۔ مصاحبت ظاہر کرنے کے لیے مثلاً سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ (اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر) اِذْهَبْ بِسَلَامٍ (سلامتی کے ساتھ جاؤ)
- ۵۔ برائے ظرف مثلاً نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ، لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ

۶۔ برائے تعدیہ یعنی متعدی بنانے کے لیے مثلاً ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ (اللہ ان کے نور کو لے گیا)

۷۔ زائد برائے تاکید جوئی یا استفہام والے جملے میں بھی آتی ہے اور فاعل اور مفعول پر بھی، مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ، أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ، كَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا، لَا تَلْقَوُا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ۔

۸۔ برائے قسم مثلاً رَبِّ الْكَعْبَةِ (کعبہ کے رب کی قسم)۔
یہ حرف کبھی علیٰ، الیٰ اور عَنْ کے معنی میں بھی آتا ہے۔

ت:-

یہ بطور حرف قسم مستعمل ہے اور لفظ اللہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مثلاً تَاللّٰهِ لَا كَيْدَنَّ أَصْنَامُكُمْ۔

و:-

یہ قسم کے لیے مستعمل ہے مثلاً وَالتَّيْنِ، وَالشَّمْسِ

ل:-

۱۔ استحقاق ظاہر کرنے کے لیے مثلاً الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

۲۔ اختصاص کے لیے مثلاً اِنَّ لَّهٗ اَبًا شَيْخًا كَبِيرًا۔ (اس کے ابا جان بڑے بوڑھے ہیں)

۳۔ تغلیل یعنی کسی کام کی علت بیان کرنے کے لیے مثلاً اِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ

۴۔ عاقبت یعنی انجام کار کے بیان کے لیے مثلاً

فَالنَّظَّطُهُ اِلٰی فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَذُوًا۔

۵۔ زائد برائے تاکید مثلاً يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ، اَمْرُنَا لِنُسْلِمَ۔

۶۔ منفعت کے معنی کے لیے مثلاً لَهَا مَا كَسَبَتْ (جو کمائی اس نے کی، اس کا

فائدہ اسی کو ہے)

یہ حرف کبھی الی، علی، فی، مِنْ اور عَنْ کے معنی میں بھی آتا ہے۔

من:-

- ۱۔ غایت زمان و مکان کی ابتدا کے لیے مثلاً مِنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ
- ۲۔ جمعیں (یعنی کسی چیز کا ایک حصہ بیان کرنے) کے لیے مثلاً مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ
- ۳۔ تینیں یعنی کسی بیان کی وضاحت کے لیے مثلاً يُخْلَوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

۴۔ سبب بیان کرنے کے لیے مثلاً مِمَّا خَطَبْتَهُمْ أُغْرِقُوا

۵۔ بدل کے معنی کے لیے مثلاً أَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ

۶۔ زائد برائے تاکید مثلاً يَغْفِرُ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ، هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ

۷۔ عمومیت ظاہر کرنے کے لیے مثلاً مَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهُ "وَاحِد"

الی:-

غایت کی انتہا کو بتانے کے لیے مثلاً اِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى۔ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ، الْأَمْرُ الْيَكْبَرُ

حَتَّى:-

یہ بھی انتہائے غایت کو بتاتا ہے، الی اور حتی میں فرق یہ ہے کہ حتی ضمیر کے ساتھ نہیں آتا۔ یہ اپنے سے پہلے کسی فعل کا تقاضا کرتا ہے۔ مثلاً أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتَّى رَأَيْتُهَا۔ (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھالیا) نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصُّبْحِ۔ (کل رات میں صبح تک سوتا رہا) حَتَّى فعل سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔

فی:-

۱۔ ظرف مکان اور زمان کے معنی کے لیے مثلاً غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بَضْعِ سِنِينَ۔ کبھی ظرف کے معنی مجازاً بھی آتے۔ مثلاً لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ۔

۲۔ مصاحبت کے معنی میں مثلاً فی تَسْعَ آيَاتِ الی فِرْعَوْنَ (فرعون کے پاس نو نشانیوں کے ساتھ)

۳۔ سب بیان کرنے کے لیے مثلاً لَمَسْكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (جو تم اختیار کر چکے تھے اس کے سبب تمہیں بڑا عذاب آلیتا)

رُبَّ:

یہ لفظ ہمیشہ جملے کے شروع میں آتا ہے اور اس کا مجرور اکثر مکرمہ موصوفہ ہوتا ہے۔ یہ حرف تکثیر اور تقلیل دونوں کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً رُبُّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لَقِيْتُهُ۔ (میں کتنے شریف لوگوں سے ملا) رُبُّ کے بعد آنے والا فعل ماضی ہونا لازم ہے۔ رُبُّ کے ساتھ اگر مآ آئے تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ اور اسے خفیف پڑھتے ہیں۔ مثلاً رُبَّمَا يُودُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ۔ رُبَّمَا اسم اور فعل دونوں پر آ سکتا ہے۔ مثلاً رُبَّمَا قَامَ زَيْدٌ "او رُبَّمَا زَيْدٌ" فی الدَّار۔

لِكَ:

۱۔ تشبیہ کے لیے مثلاً مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ۔ "یَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ۔ جَعَلَهُمْ كَعْصَفٍ مَا كُولُ۔"
۲۔ تعلیل یعنی سبب بیان کرنے کے لیے مثلاً اذْكُرُوهُ كَمَا هَدَيْكُمْ (اے یاد کرو بسبب ہدایت کے جو اس نے تمہیں دی)

۳۔ زائد برائے تاکید، مثلاً لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔

عَلَى:

حسی یا معنوی طور پر اوپر ہونے کے معنی کے لیے مثلاً عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ۔ لَهُمْ عَلَى ذَنْبٍ۔

۲۔ مصاحبت یعنی مع کے معنی کے لیے مثلاً اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ۔

۳۔ ضرر کے معنی میں، مثلاً عَلَيَّهَا مَا اكْتَسَبْتُ (اس نے جو کمائی کی اس کا وبال اس پر ہوگا)

۴۔ ظرف کے معنی میں مثلاً عَلَيَّ مُلْكُ سُلَيْمَانَ (سلیمان کے دور حکومت میں) دَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَيَّ حِينَ غَفْلَةٍ۔

۵۔ تعلیل کے لیے مثلاً لَتَكْبَرُوا اللَّهَ عَلَيَّ مَا هَذَا كُمْ۔

عَنْ:

۱۔ بعد اور تجاوز کے معنی ہیں مثلاً لِيَحْذَرَ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ (وہ لوگ ہوشیار ہیں جو اس کے امر سے ہٹ کر اس کی مخالف کرتے ہیں)

۲۔ برائے تعلیل مثلاً مَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِ هَيْثَنَا عَنْ قَوْلِكَ (تیری بات کی وجہ سے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں)

۳۔ بدل کے لیے مثلاً لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا۔

مُذٌ، مُنْذٌ:

یہ دونوں حروف ابتدائے مدت کے بیان کے لیے آتے ہیں۔ مثلاً مَا رَأَيْتُهُ مُذٌ (یا مُنْذٌ) يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

حَاشَا:

۱۔ استثناء کے لیے مثلاً جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ۔

۲۔ تزیہ یعنی کسی برائی کی نسبت سے پاک کرنے کے لیے مثلاً حَاشَا لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ۔ اس استعمال میں یہ مضاف، مضاف الیہ کی ترکیب میں بھی آتا ہے۔ مثلاً حَاشَ اللَّهُ۔

خَلَا، عَدَا:

یہ دونوں حرف استثناء کے لیے آتے ہیں۔ مثلاً جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا (یا عَدَا) زَيْدٍ۔ جب حروف اضافت کسی فعل کے بعد اس طریقے سے آئیں کہ وہ فعل سے بے تعلق معلوم

ہوں تو حقیقت میں ان سے قبل کوئی ایسا فعل محذوف ہوتا ہے جس کے ساتھ ان کا تعلق موزوں ہوتا ہے۔ اس صورت میں یہ حروف ایک قرینہ مہیا کرتے ہیں جس سے اس محذوف فعل کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ میں علی سے پہلے رَجَمَ محذوف ہوگا جس کے ساتھ علی موزوں ہے۔ اس جملے کو کھولا جائے تو یوں ہوگا: تَابَ اللّٰهُ وَ رَجَمَ عَلَيْهِ افعال کے ساتھ حروف اضافت کے بدلنے سے معنی میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً ذَهَبَ (وہ گیا) ذَهَبَ بِهِ (وہ اسے لے گیا) جَاءَ (وہ آیا) جَاءَ بِهِ (وہ اسے لایا) رَغِبَ فِيهِ (اس نے اس کی خواہش کی) رَغِبَ عَنْهُ (وہ اس سے پھر گیا) رَغِبَ بِهِ عَنْ غَيْرِهِ (اس نے دوسرے کو چھوڑ کر اسے فضیلت دی)

حروف مشبہ بفعل

یہ حروف پانچ ہیں اِنْ (یا اَنَّ) لَكِنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ یہ اپنے بعد آنے والے مبتدا کو منصوب کر دیتے ہیں۔ مثلاً اِنَّ اللّٰهَ قَدِيرٌ۔ لیکن اگر ان کے ساتھ مَالِکِ جائے تو ان کا یہ عمل باطل ہو جاتا ہے۔ مثلاً اِنَّمَا اللّٰهُكُمُ الْاِلٰهَ وَ اِجِدْ اور بعد کا جملہ مبتدا و خبر کے معروف اسلوب پر ہوتا ہے۔ ان حروف کے مواقع استعمال حسب ذیل ہیں:

اِنْ:-

اس کا غالب استعمال تاکید اور تحقیق کے موقع پر ہوتا ہے۔ یہ تاکید اس تاکید سے زیادہ قوی ہوتی ہے جو اسم پرل کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ اَنْ بعد والے جملے کو مفرد کے حکم میں کر دیتا ہے۔ اس لیے یہ ہمیشہ جملے کے وسط میں آتا ہے۔ مثلاً بَلِّغْنِي اَنْ زَيْدًا قَانِمٌ۔ (مجھے زید کے قیام کی خبر پہنچی)

اَنْ کے معنی میں کبھی اِنْ بھی آتا ہے۔ اس کو مخففہ کہتے ہیں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد ضرور آتا ہے۔ مثلاً اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الْعَافِلِينَ۔ (بیشک تو اس سے پہلے بے خبروں میں تھا) اِنْ وَجَدْنَا كَثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ۔ (بلاشبہ ان میں سے اکثر کو ہم نے

بدعہد پایا)

لَکِنْ:-

یہ ایک جملہ سے پیدا ہونے والی غلط فہمی کو دور کرنے والے جملہ پر آتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ دونوں جملے ایک دوسرے کے مخالف ہوں مثلاً مَا زَيْدٌ شَجَاعاً لَّکِنَّہُ 'کَرِيمٌ'۔ (زید شجاع نہیں لیکن فیاض ہے) منفی جملے کا استدراک مثبت سے اور مثبت جملے کا استدراک منفی سے ہوتا ہے۔ مثلاً مَا کَفَرَ سُلَيْمَانٌ وَلَکِنْ الشَّيَاطِينُ کَفَرُوا۔ جَاءَ نَبِيُّ زَيْدٍ لَّکِنْ عَمْرُوًا لَمْ يَجِبْ۔

لَکِنْ بھی استدراک کے لیے آتا ہے لیکن یہ مبتدا کو نصب دینے کا عمل نہیں کرتا۔ مثلاً قَامَ زَيْدٌ وَلَکِنْ عَمْرُوٌ جَالِسٌ۔

كَأَنَّ:-

یہ اصل میں کاف تشبیہ کو اُن پر لگانے سے بنا ہے۔ اس لیے اس کے اندر تشبیہ کا تاکیدی مضمون ہوتا ہے۔ مثلاً کَانَ زَيْدًا اَسَدًا "گویا اصل میں یوں ہے اِن زید اِکساں۔"

لَيْتَ:-

یہ تمنی کا فائدہ دیتا ہے۔ لَيْتَ زَيْدٌ اَقَامَ "کاش زید کھڑا ہوتا)

لَعَلَّ:-

یہ توقع کا معنی دیتا ہے جس کے دو پہلو ہیں۔ پسندیدہ چیز کی امید مثلاً لَعَلَّکُمْ تَقْلِحُوْنَ۔ (امید ہے کہ تم قلا ح پاؤ) اور ناگوار چیز کا اندیشہ، مثلاً لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ۔ (شاید قیامت قریب ہے)

لعل لتلیل کا فائدہ بھی دیتا ہے مثلاً قَوْلًا لَهُ، قَوْلًا لِّبَنَاتِنَا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشَى (تم دونوں اس سے نرم بات کرنا تاکہ وہ نصیحت پائے یا ڈرے)

حروف عطف

حروف عطف مفرد کو مفرد پر اور جملے کو جملے پر عطف کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ تعداد میں دس ہیں۔ وَ، ف، ثُمَّ، حَتَّى، أَوْ، أَمْ، إِمَّا، لَا، بَلْ، لَكِنْ۔ ان کے استعمالات حسب ذیل ہیں:

و۔

یہ محض معطوف اور معطوف علیہ کو جمع کرنے کے لیے آتا ہے۔ چنانچہ دونوں کا حکم ایک ہی ہوتا ہے۔ مثلاً

أَمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ. بَنَى "قَاعِد" وَأَخُوهُ قَانِم".
وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةً".

بعض جملوں میں 'و' موجود ہوتی ہے لیکن وہ دو چیزوں کو جمع کرنے کے بجائے صرف ایک فقرے کو دوسرے فقرے سے جوڑنے کا کام دیتی ہے۔ اسے 'و' استیفاء' کہتے ہیں۔ مثلاً اُنْثَمَ قَضَى آجَلًا وَآجَلٌ "مُسْمَى عِنْدَهُ"۔ (پھر اس نے مدت کا تعین کیا اور متعین مدت تو اسی کے پاس ہے)

ف۔

یہ بھی دو چیزوں کو جمع کرنے کے لیے آتا ہے لیکن اسے سے تین فائدے حاصل ہوتے ہیں۔
۱۔ ترتیب ذکر یا معنوی، مثلاً نَادَى نُوحٌ "رَبِّهِ" فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِي مِنْ اَهْلِيْ اور وَكَزَّهُ "مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ"۔ (موسیٰ نے اسے مکا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا)

۲۔ تَعْقِيْب یعنی ایک کام کا دوسرے کے پیچھے ہونا مثلاً فَرَاغَ اِلَى اَهْلِهِ فَجَاءَ بِعَبْلٍ "مَمْنٍ فَقَرَّبَهُ" اِلَيْهِمْ۔

۳۔ سبب کے لیے مثلاً اَنَا اَعْطَيْتَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (بیشک

ہم نے تجھے کوثر عطا کیا لہذا تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی دے)

ثم:-

اس حرف کا استعمال ف کی مانند ہے لیکن اس میں ترتیب کا وجود ایک وقفے کے بعد پایا جاتا ہے۔ گویا معطوف علیہ اور معطوف میں فاصلہ ہوتا ہے، مثلاً
بَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ
مَهِينٍ ثُمَّ سَوَّاهُ۔

حتی:-

یہ افضل یا ادنیٰ معطوف کو معطوف علیہ کے ساتھ جوڑنے کے کام آتا ہے مثلاً مَآثِ
النَّاسِ حَتَّى الْآنْبِيَاءِ (لوگ مرے یہاں تک کہ انبیاء بھی) قَدِمَ الْحُبَّاجُ حَتَّى
الْمَشَاةِ (حاجی آگئے یہاں تک کہ پیدل بھی)
اس میں مہلت اور وقفے کا مفہوم بھی ہوتا ہے مثلاً رَأَيْتُ الْقَوْمَ حَتَّى زَيْدًا (میں نے
لوگوں کو دیکھا یہاں تک کہ زید کو بھی)

او:-

یہ جملے کے حکم کو دو مذکور چیزوں میں سے ایک سے متعلق کرنے کے لیے آتا ہے۔ یہ خبر، امر
اور استفہام والے جملے میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً جَاءَ نَسِي زَيْدٌ "أَوْ عَمْرُو"۔ (میرے
پاس زید آیا عمرو) (اضْرِبْ رَأْسَهُ، أَوْ ظَهْرَهُ)۔ (اس کے سر یا گردن پر مارو) الْقَيْئِثُ
عَبْدَ اللَّهِ أَوْ أَخَاهُ (تو عبد اللہ سے ملا یا اس کے بھائی سے؟)
یہ لفظ شک و ابہام کا فائدہ بھی دیتا ہے اور بعض چیزوں میں سے ایک کے انتخاب کا بھی۔ مثلاً
لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ (ہم ایک دن رہے یا دن کا کچھ حصہ) فَفِذِّيَّةٌ مِنْ صِيَامٍ
أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ (تو اس کا فدیہ یہ روزوں یا صدقہ یا قربانی کی شکل میں ہوگا)

امّا:-

اس کا استعمال او کی مانند ہے اور یہ خبر اور استفہام والے جملے میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

جَاءَ نَبِيٍّ أَمَّا زَيْدٌ وَأَمَّا عُمَرُوْ- اَضْرَبْ أَمَّا رَأْسُهُ وَأَمَّا ظَهْرُهُ. أَلْقَيْتَ
أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ وَأَمَّا أَخَاهُ.

یہ حرف بھی شک و ابہام اور انتخاب کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً اَخْرُؤْنَ مُرْجُونَ لَا مَرْ
اللّٰہ اَمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَأَمَّا یَتُوبُ عَلَیْهِمْ اور اَمَّا اَنْ تَلْقٰی وَأَمَّا اَنْ تَكُوْنُ
أَوَّلَ مَنْ أَلْقٰی۔

اُو اور اِمّا میں باریک سافرق یہ ہے کہ اُو والے جملے میں کلام کے ابتدائی حصے پر یقین ہوتا
ہے دوسرے حصے میں شک ہوتا ہے۔ اِمّا کے استعمال میں کلام آغاز ہی سے شک پڑتی ہوتا ہے۔

ام:-

اس حرف کا استعمال دو طرح ہے۔ کبھی تو یہ استفہامیہ جملے میں اس طرح آتا ہے۔ کہ اس
سے قبل اور بعد کے حصے ایک دوسرے سے غیر متعلق نہیں ہوتے۔ اس صورت میں اسے ام متسلہ
کہا جاتا ہے مثلاً اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ۔ اَسْتَغْفِرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ۔ کبھی یہ دو غیر متعلق حصوں میں سے دوسرے پر آتا ہے۔ اس صورت میں اسے
ام منقطع کہتے ہیں۔ مثلاً اَللّٰهُمَّ اَرْجُلُ "یَمْسُوْنَ بِهَا اَمْ لَهُمْ اَنْیْدَ یَبْطِشُوْنَ بِهَا۔
اَمْ مَقْطَعٌ خَبْرٍ یَجْلِسُ عَلَیْہِ اَمْ لَمْ یَجْلِسْ عَلَیْہِ اَمْ لَمْ یَجْلِسْ عَلَیْہِ اَمْ لَمْ یَجْلِسْ عَلَیْہِ
اَلْعَالَمِیْنَ اَمْ یَقُوْلُوْنَ اَفْتَرٰہُ۔

او اور ام کے استعمال میں بھی باریک سافرق ہے۔ اَزَیْدٌ "عِنْدَكَ اَوْ عَمْرُو" کا
مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والے کو یہ معلوم نہیں کہ زید اور عمرو ہیں یا نہیں۔ اَزَیْدٌ "عِنْدَكَ اَمْ
عَمْرُو" کا مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والا یہ تو جانتا ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک ہے، صرف
یہ نہیں جانتا کہ دونوں میں سے کون ہے۔

لا:-

یہ معطوف پرے حکم کے اطلاق کی نفی کے لیے آتا ہے مثلاً جَاءَ نَبِيٍّ زَیْدٌ "لَا عَمْرُو"
(میرے پاس زید آیا، عمرو نہیں آیا)

بَلْ:-

یہ حرف معطوف علیہ سے توجہ ہٹانے اور معطوف کے لیے حکم کا اثبات کرنے کے لیے آتا ہے، مثلاً اِشْتَرَيْتُ ذَوَاةَ بُلْ قَلَمًا (میں نے دوات خریدی، نہیں بلکہ قلم) قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ، بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ۔

لَکِنْ:-

ایک کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لیے آتا ہے۔ اس لیے جملے کے پہلے یا دوسرے حصے میں منفی جملہ آنا ضروری ہے مثلاً مَا رَأَيْتُ زَيْدًا لَکِنْ بُکْرًا۔ اگر معطوف ایک جملہ ہو تو لکن سے پہلے واؤ لانا ضروری ہوتا ہے۔

حروف نفی

حروف نفی یہ ہیں: مَا، لَا، لَمْ، لَمْ، لَنْ، اِنْ
ان کا استعمال اوپر فعل کی بحث میں بیان کیا جا چکا ہے هَلْ جب اِلَا سے پہلے آتا ہے تو وہ بھی نفی کے معنی دیتا ہے۔

حروف مستقبل

سَ، سَوْفَ، لَنْ مستقبل کے معنی دیتے ہیں۔ ان کا استعمال اوپر مضارع کے مباحث میں بیان ہو چکا ہے۔

حروف تنبیہ

مخاطب کو خبردار کرنے کے لیے تین حروف مشتمل ہیں: هَا، اَلَا، اَمَّا

ہا:۔

یہ عموماً اسم اشارہ یا ضمیروں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً هَذَا، هَذَانِ، أَيُّهَا، هُوَ لَاءِ کبھی ہا اور اسم اشارہ کے مابین فاصلہ بھی کر دیتے ہیں۔ مثلاً هَا أَنْتُمْ أَوْلَاءِ جو اصل میں أَنْتُمْ هُوَ لَاءِ ہے یا هَا هُوَ لَاءِ جو اصل میں هُوَ هَذَا ہے۔
ان مواقع کے علاوہ بھی استعمال ہے مثلاً هَا أَفْعَلْ كَذَا۔ هَا إِنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ

الا:۔

یہ اپنے بعد آنے والے مضمون کو تحقیق بیان کرتا ہے مثلاً أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ۔ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ۔ أَلَا لَا تَفْعَلْ كَذَا۔

اما:۔

یہ بھی اَلَا کی مانند ہے۔ استعمال یوں ہے۔ أَمَا إِنَّكَ خَارِجٌ۔ أَمَا وَاللَّهِ لَا فَعَلَنْ۔
کبھی أَمَا کا الف گر جاتا ہے اور أَم وَاللَّهِ استعمال کرتے ہیں۔

حروف ندا

کسی کو آواز دینے کے لیے حسب ذیل حروف مستعمل ہیں: يَا، أَيُّهَا، هَيَّا، أَيْ، أُو، اِنْ میں سے پہلے تین حروف اصلاً ندائے بعید کے لیے ہیں۔ لیکن ان کا استعمال کسی غافل، بھولے ہوئے یا سوئے ہوئے کو آواز دینے کے لیے بھی ہے۔ اِی اور اِنْ دُائے قریب کے لیے ہیں۔ اور اُو صرف ماتم وغیرہ کے موقع پر استعمال ہوتا ہے ان کے قواعد اسم کے مباحث میں بیان ہو چکے ہیں۔

حروف ایجاب و تصدیق

وہ حروف جن کے ساتھ کسی خبر دینے والے یا سوال کرنے والے کی بات کی تصدیق کی جاتی ہے، چھ ہیں: بَلَى، نَعَمْ، أَجَلٌ، خَيْرٌ، إِنَّ، اِی۔

بلی منفی سوال یا خبر کی تردید اور اس سوال یا خبر کے مثبت معنی کی تصدیق کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ کے بعد بلی کے معنی ہوں گے، نہیں بلکہ تم برے اعمال کر رہے تھے۔ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا، قُلْ بَلَىٰ، یہاں مفہوم ہے کہ نہیں بلکہ وہ اٹھائے جائیں گے۔ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ۔ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهٗ، بَلَىٰ۔ ان دونوں جملوں میں بلی منفی سوال کے رد کے لیے ہے۔

نعم سوال کے مضمون کی تصدیق کے لیے آتا ہے خواہ سوال مثبت ہو یا منفی۔ مثلاً کہا جائے قَامَ زَيْدٌ اَوَلَمْ يَقُمْ۔ اس کا جواب نَعَمْ سے دیا جائے تو مراد ہوگی زید کھڑا ہوا۔ اگر جواب بلی ہو تو مراد ہوگی 'کھڑا نہیں ہوا'۔

اجل سوالیہ فقرے کے جواب میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ صرف خبر کے اثبات کے لیے آتا ہے۔ مثلاً قَدْ اَتَاكَ زَيْدٌ (زید تیرے پاس آچکا ہے۔) کا جواب اَجَلٌ ہوگا۔ جَبَرٌ اور اِن بھی اسی موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔

ای استفہام کے اثبات کے لیے آتا ہے۔ اس کے بعد قسم کا ہونا ضروری ہے۔ مثلاً يَسْتَنْبِئُونَكَ اَحَقُّ هُوَ قُلْ اِنِّى وَرَبِّىْ اِنَّهُ لَحَقُّ۔ اِنِّى لَعَمْرُكَ، اِنِّى هَا اللّٰهُ بھی کہا جاتا ہے۔

حروف استثنا

حروف استثنا، اَلَا، خَاشَا، عَدَا اور خَلَا ہیں۔ ان میں سے اَلَا کا استعمال اسم کے مباحث میں اور خَاشَا، عَدَا اور خَلَا کا استعمال حروف اضافت کے تحت بیان ہو چکا ہے۔ موخر الذکر تین حروف کو اَلَا پر قیاس کر کے مستثنیٰ کو منصوب لانا بھی جائز ہے۔ مثلاً زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِيْنَةِ خَلَا وَاجِدٍ (یا وَاجِدٌ) خَلَا اور عَدَا سے پہلے اگر مَا آجائے تو مستثنیٰ صرف منصوب آتا ہے۔ مثلاً اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهُ باطل۔

حروف مصدر

حروف مصدر دو ہیں۔ مَا اور اَنْ۔ یہ فعل کے ساتھ آ کر اس کو مصدری معنی دے دیتے ہیں۔

مثلاً اَعْجَبْنِي مَا صَنَعْتَ (ایما تصنع) سے مراد ہے اَعْجَبْنِي صَنِيعُكَ۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اس اسلوب پر آئی ہیں۔ مثلاً وَالسَّمَاءَ وَمَا بَنَاهَا وَالْأَرْضَ وَمَا طَوَّحَهَا۔ (قسم ہے آسمان کی اور جیسا اسے بنایا، قسم ہے زمین کی اور جیسا اسے بچھایا) صَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْآرُضُ بِمَا رَحَّبَتْ (زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی) اِنَّهُ اَهْلُ اَنْ يَفْعَلَ سَے مراد ہے وہ کرنے کا اہل ہے، آیت فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ اِلَّا اَنْ قَالُوا..... میں بھی اُن کی وجہ سے مصدری معنی پیدا ہو گئے ہیں۔

حروف تخصیض

یہ وہ حروف ہیں جو مخاطب کو اکسانے اور کسی کام پر ابھارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ چار ہیں۔ لَوْ، لَوْمًا، هَلَّا اور اَلَا۔ یہ فعل ماضی یا مضارع پر آتے ہیں۔ مثلاً لَوْ لَا اَخْرَجْتَنِي اِلَى اَجْلِ قَرِيبٍ (تو نے کیوں نہ مجھے مہلت دی تھوڑی مدت کے لیے) لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ (تم اللہ سے استغفار کیوں نہیں کرتے) لَوْ مَا تَأْتِيْنَا بِالْمَلِكَةِ (تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتا) لَوْ لَا کے اندر زجر و توبیخ کا مفہوم بھی ہوتا ہے۔ مثلاً لَوْ لَا جَاءَ وَاَعْلِيْهِ بِاَرْبَعَةِ شَهَدَاءَ (کیوں نہ یہ اس پر چار گواہ لائے) جب یہ جملہ اسمیہ پر بطور شرط آتا ہے تو اس کا جواب فعلیہ جملے میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں پہلا جملہ دوسرے جملے کی نفی کا مضمون پیدا کرتا ہے۔ مثلاً لَوْ لَا اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسْتَجِبِّیْنَ لَلْبَيْتِ فِی بَطْنِهٖ۔ (اگر وہ توبہ کرنے والا نہ ہوتا تو وہ محل کے پیٹ میں رہتا) لَوْ لَا اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِیْنَ (اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے)

حروف شرط

الفاظ شرط فعل کی بحث میں بیان کیے جا چکے ہیں۔ حروف شرط صرف دو ہیں: اِنْ اور لَوْ یہ جس جملے پر آتے ہیں وہ شرط اور دوسرا جملہ جو اس کا جواب مہیا کرتا ہے، جزا کہلاتا ہے۔ اِنْ فعل کو مستقبل کے اور لَوْ ماضی کے معنی دیتا ہے۔ اِنْ کا استعمال اس موقع پر ہوتا ہے۔ جب کسی کام کا واقع ہونا مشتبہ ہو۔ یہ ضروری ہے کہ حرف شرط کے بعد فعل آئے اس لیے لَوْ زَيْدٌ ذَاہِبٌ

کی ترکیب غلط ہوگی۔

ان کے ساتھ شرط کے جملے میں اگر فعل مضارع آئے تو وہ ہمیشہ اخف شکل میں آتا ہے۔
جزا کے جملے میں مضارع اصلی اور مضارع اخف دونوں آ سکتے ہیں۔

اگر جزا کا جملہ امر، نہی، ماضی یا مبتدا و خبر کی ترکیب میں ہو تو اس پر ف آتا ہے۔ مثلاً ان
آتَاكَ زَيْدٌ "فَاكْرِمْهُ، اِنْ ضَرَبَكَ فَلَا تَضْرِبْهُ، اِنْ جُنْتُنِي فَأَنْتَ
مُكْرَمٌ"۔

لَوْ کے جزائیہ جملہ پر کبھی تاکید کے لیے ل آتا ہے۔ مثلاً لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا
اللَّهُ لَفَسَدَتَا۔

لَوْ کا جزائیہ جملہ عموماً حذف کر دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں ہیں۔ مثلاً
لَوْ اَنْ قُرْاٰنًا سُوِّيْرَتْ بِهٖ الْجِبَالُ۔

لَوْ کبھی تمنا کے معنی کے لیے آتا ہے۔ مثلاً کہا جائے لَوْ تَأْتِبْنِي فَتُحَدِّثْنِي ایسے موقع
پر جزائیہ جملے میں مضارع اصلی اور مضارع خفیف دونوں استعمال ہو سکتے ہیں۔ قرآن مجید کی
آیت وَذُو الْوَلَدَيْنِ فَيُضْحِكْنَ وَيُؤْتِدْهُنَّ فَيُضْحِكْنَ میں لَوْ تمنا کے معنی میں آیا ہے۔

حرف ردع

جب کہنے والا کوئی ایسی بات کہہ دے جس سے سننے والے کو غصہ آجائے اور وہ تنبیہ اور زجر
کے انداز میں اس کی نفی کرے تو ایسے موقع پر کَلَّا کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ حرف ردع ہے مثلاً اَلَمْ
يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ۔ یعنی جو کچھ یہ سمجھ رہا
ہے، معاملہ ہرگز ایسا نہیں.....

حروف تفسیر

حروف تفسیر دو ہیں: اُی اور اَنْ۔ یہ کسی لفظ کی وضاحت کرنے کے لیے آتے ہیں۔ مثلاً هُوَ
مَكِّيٌّ "اُی مَنْسُوبٌ" اِلَى مَكَّةَ (وہ مکی ہے یعنی مکہ کی طرف منسوب ہے) نَادَيْنَاهُ
اَنْ يَّاۤ اِبْرٰهِيْمُ (ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم) فَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِ اَنْ اَصْنَعْ

الفَلَك (پھر ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ کشتی بنا)۔

چند خاص حروف

مذکورہ حروف کے علاوہ بعض حروف کے استعمالات خاص ہیں۔ ان میں سے بکثرت استعمال ہونے والے حروف ن، و اور ما کا مختصر بیان حسب ذیل ہے:

ن:-

فعل کے صیغہ کے آخر میں جب واحد متکلم کی ضمیر 'ی' آرہی ہو تو صیغہ کے وزن کو برقرار رکھنے کے لیے 'ی' سے پہلے 'ن' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اسے نون وقایہ کہتے ہیں: مَثَلًا بَلَّغْنِي، أَخْرَجْنِي، أَهْلَكْتَنِي وغیرہ میں۔

و:-

واؤ کبھی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر حال کے معنی ظاہر کرتا ہے۔ مَثَلًا تَحْسَبُهُمُ الْقَاظِمَا وَهُمْ رَقُودٌ (تو انہیں بیدار سمجھتا حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے) لِيُؤْسَفَ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَيَّ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ (یوسف اور اس کا بھائی باپ کو ہم نے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک جتھا ہیں)

ما:-

یہ کبھی جملے کے آہنگ کو درست رکھنے کے لیے زائد بھی آ جاتا ہے۔ مَثَلًا قَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لَنْتَ لَهُمْ. مِمَّا خَطِيئَتِهِمْ أُغْرِقُوا.

مشقوں کا حل

مشق نمبر ۱

مندرجہ ذیل فقرہوں میں ثقیل و خفیف اعراب پہچانو اور اس کی توجیہ کرو۔

(۱) الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ. (شمس، قمر، آیات اور اللہ کے آخر

میں پیشیں اور زیریں خفیف حرکتی اعراب ہیں اور آیتان کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

(۲) إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ. (الدرك، اسفل اور النار کے

آخر میں زیریں خفیف حرکتی اعراب ہیں اور المنافقین کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

(۳) سَلِيمٌ وَشَمِيمٌ خَلِيلَانِ. (تسلیم اور شمیم کے آخر میں دو پیشیں ثقیل حرکتی اعراب

ہیں اور خلیلان کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

(۴) غُلَامًا بَكْرٍ مَرِيضَانِ. (غلاما کے آخر میں نون کے نہ ہونے سے اس پر خفیف حرفی

اعراب ہے اور بکر کے آخر میں دو زیریں ثقیل حرکتی اعراب ہیں اور مریضان کا نون ثقیل

حرفی اعراب ہے۔)

(۵) قَلَمًا زَيْدٌ جَدِيدَانِ. (قلم کے آخر میں نون کے نکالنے سے اس پر خفیف حرفی اعراب ہے

اور زید کے آخر میں دو زیریں ثقیل حرکتی اعراب ہیں اور جدیدان کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

(۶) خَادِمُو الْقَوْمِ مَخْدُومُونَ. (خادمو کے آخر میں نون کے نکالنے سے اس پر خفیف

حرفی اعراب ہے اور القوم کے آخر میں ایک زیر خفیف حرکتی اعراب ہیں اور مخدومون کا

نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

(۷) الْمُسْلِمَاتُ صَالِحَاتٌ. (صالحات کے آخر میں دو پیشیں ثقیل حرکتی اعراب ہیں اور

المسلّمات کے آخر میں ایک پیش خفیف حرکتی اعراب ہے۔)

(۸) إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَاكِهُونَ. (اصحاب اور الیوم کے آخر میں

زیر اور الجنة پر زیر اس پر خفیف حرکتی اعراب ہے اور شغل کے آخر میں دو زیریں ثقیل حرکتی

اعراب ہیں اور جدیدان کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

(۹) الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (الحمد کے آخر میں پیش اور اللہ اور رب کے آخر میں

زیر اس پر خفیف حرکتی اعراب ہے اور العالمین کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

مشق نمبر ۲

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) سَلِيمٌ "عَاقِلٌ" وَنَسِيمٌ "غَافِلٌ"۔
 (۲) سَعِيدٌ "قَوِيٌّ" وَحَامِدٌ "ضَعِيفٌ"۔
 (۳) رَشِيدٌ "أَمِيرٌ" وَجَعْفَرٌ "وَزِيرٌ"۔
 (۴) اللَّهُ رَازِقٌ "وَالرُّسُولُ صَادِقٌ"۔
 (۵) أَلْبَنَتْ صَاحِبَكَا "وَالْأُمُّ سَاكِتَا"۔
 (۶) الْقَصْبِيُّ مَرِيضٌ "وَالصَّبِيَّةُ صَحِيحَةٌ"۔
 (۷) الْإِنْسَانُ حَاكِمٌ "وَالْحَيَوَانُ مَحْكُومٌ"۔
 (۸) الْخَادِمَانِ نَائِمَانِ "وَالْخَادِمَتَانِ دُونُكَر سُو رہے ہیں اور دونو کرائیاں بیٹھی ہوئی جَالِسَتَانِ۔
 (۹) الْمُؤْمِنُونَ قَائِمُونَ "وَالْمُسْلِمَاتُ مومن مرد فرماں بردار ہیں اور مسلمان عورتیں عبادت کرنے والی ہیں۔
 (۱۰) عَامِرٌ "وَعَمِيرٌ" وَزُبَيْرٌ "طَالِبٌ"۔
 (۱۱) الْمُعَلِّمُونَ غَائِبُونَ "وَالْمُعَلِّمَاتُ معلمین غائب ہیں اور معلمات موجود ہیں۔
 حَاضِرَاتٌ"۔
 (۱۲) لَرَشِيدٌ "جَالِسٌ"۔
 (۱۳) الْأَرْضُ وَاسِعَةٌ "وَالْجِبَالُ عَالِيَةٌ"۔
 (۱۴) لَعَبْدٌ "مُؤْمِنٌ" خَيْرٌ "مِنْ مُشْرِكٍ"۔
 (۱۵) عَدُوٌّ "عَاقِلٌ" خَيْرٌ "مِنْ صَدِيقٍ"۔
 جَاهِلٌ۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

- (۱) زید سچا ہے۔ زَيْدٌ صَادِقٌ.
- (۲) علم نور ہے۔ اَلْعِلْمُ نُورٌ.
- (۳) انسان عقل مند ہے۔ اَلْاِنْسَانُ عَاقِلٌ.
- (۴) کتاب مفید ہے۔ اَلْكِتَابُ مُفِيدٌ.
- (۵) عورت بیٹھی ہے۔ اَلْمَرْأَةُ جَالِسَةٌ.
- (۶) گائے خوبصورت ہے۔ اَلْبَقَرَةُ جَمِيلَةٌ.
- (۷) عامر اور عمیر روزے دار ہیں۔ عَامِرٌ وَعُمَيْرٌ صَائِمَانِ.
- (۸) دو بہنیں عبادت گزار ہیں۔ اَلْاِخْتَانِ عَابِدَتَانِ.
- (۹) مومن قوی اور کافر کمزور ہیں۔ اَلْمُؤْمِنُونَ قَوِيُّونَ وَالْكَافِرُونَ ضَعِيفُونَ.
- (۱۰) سعید، سعد اور زبیر صحابی ہیں۔ سَعِيدٌ وَسَعْدٌ وَزُبَيْرٌ صَحَابِيُّونَ.
- (۱۱) پھل میٹھے ہیں۔ اَلْفَوَاكِهُ حُلْوَةٌ.
- (۱۲) سورج طلوع ہونے والا ہے۔ اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ.
- (۱۳) حریص محروم ہوتا ہے۔ اَلْحَرِيصُ مَحْرُومٌ.
- (۱۴) دین خیر خواہی ہے۔ اَلدِّينُ النِّصِيحَةُ.

مشق نمبر ۳

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) سَعِيدٌ "عَلَى السُّطْحِ". سعید چھت پر ہے۔
- (۲) وَاللّٰهُ هَاشِمٌ "غَنِيٌّ" كَحَالِمٍ. اللہ کی قسم، ہاشم حاتم کی طرح مالدار ہے۔
- (۳) اَلطِّفْلَةُ جَالِسَةٌ "فِي عَجَلَةٍ". بچی تانگے میں بیٹھی ہے۔

(۴) سَعِيدٌ وَرَشِيدٌ ذَاهِبَانِ لِتِجَارَةٍ سَعِيدٌ أَوْ رَشِيدٌ گاہوں سے شہر کی طرف تجارت کی
مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى مَدِينَةٍ۔ غرض سے جا رہے ہیں۔

(۵) الرِّجْلَانِ مَشْغُولَانِ بِالزَّرَاعَةِ۔ دونوں آدمی زراعت کے کام میں مصروف ہیں۔

(۶) الطَّالِبَانِ مَرِيضَتَانِ مُنْذُ أُسْبُعَيْنِ۔ دونوں طالبات دو ہفتے سے بیمار ہیں۔

(۷) لِرَشِيدٍ شُغْلٌ حَتَّى الْعِشَاءِ۔ رشید عشا تک مصروف ہے۔

(۸) الْقَوْمُ حَاضِرُونَ حَاشَا زَيْدٍ۔ زید کے علاوہ پوری قوم موجود ہے۔

(۹) سَلِيمٌ مَاهِرٌ فِي عِلْمَيْنِ۔ سلیم دو علوم میں ماہر ہے۔

(۱۰) الْعِزَّةُ لِلصَّادِقِينَ وَالْكَاذِبِينَ عزت سچے لوگوں کے لیے ہے اور کافروں کے
ذِلَّةٌ۔ لیے ذلت ہے۔

(۱۱) الْعُلَمَاءُ فِي الْأَرْضِ كَالنُّجُومِ فِي السَّمَاءِ۔ زمین پر علما آسمان پر ستاروں کی مانند ہیں۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

(۱) شکر اللہ کے لیے ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

(۲) خدا کی قسم، حرکت میں برکت ہے۔ وَاللّٰہِ اَلْبَرَكَةُ فِی الْحَرَكَةِ۔

(۳) خدا بندوں پر نگران ہے۔ اَللّٰہُ رَقِیْبٌ عَلَی الْعِبَادِ۔

(۴) دو نوکر بازار کو جا رہے ہیں۔ خَادِمَانِ ذَاهِبَانِ اِلَی السُّوقِ۔

(۵) باغ کے دو دروازے ہیں۔ لِلْحَدِیْقَةِ بَابَانِ۔

(۶) اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔

(۷) مومن ایک جسم کی طرح ہیں۔ اَلْمُؤْمِنُونَ کَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ۔

(۸) شیشیوں سے گھرتک دو میل ہیں۔ مِنَ النَّبْتِ اِلَی الْمَحْطَةِ مِیْلَانِ۔

(۹) استانیات جمعہ سے غائب ہیں۔ اَلْمُعَلِّمَاتُ غَائِبَاتٌ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

(۱۰) دو بچوں کے سوا سب طالب علم بیمار ہیں۔ اَلطَّلَابُ مَرِیضُونَ اِلَّا طَالِبَيْنِ۔

(۱۱) حیا ایمان سے ہوتی ہے۔ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ۔

(۱) رَحْمَةُ اللَّهِ.

(۲) جَزَاءُ الْإِحْسَانِ.

(۳) عِبَادُ الرَّحْمَانِ.

(٣) اِمْرَأَةُ الْعَزِيزِ.

(۵) ابْنَا زَيْدٍ.

(٦) فَلَمَّا الْوَلَدِ.

(۷) صِيَامُ شَهْرَيْنِ.

(٨) اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ.

(۹) کَاشِفُو الْعَذَابِ.

(١٠) أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ.

(۱۱) بِشِيرٌ "طَالِبٌ عِلْمٍ."

(۱۲) يَدَا مُسْلِمٍ طَوِيلَتَانِ.

(۱۳) وَحَيْدٌ طَوِيلُ الْيَدَيْنِ.

(١٣) فِي يَدَي رَشِيدٍ قَلَمٌ وَ دَوَاةٌ.

(١٥) قَرُوءَةُ الْبِلَادِ مِنْ زَارِعِي الْأَرْضِ.

(١٦) عَلَىٰ جَانِبِي بَيْتِ سَعِيدٍ أَشْجَارٌ.

(١٤) بَنُو هَاشِمٍ ذَاهِبُونَ إِلَى بَنِي

طالِب.

(١٨) رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللَّهِ.

اللہ کی رحمت

احسان کا بدلہ

رحمن کے بندے

عزیز کی بیوی

زید کے دو بیٹے

لڑکے کے دو قلم

دو مہینوں کے روزے

پہلوں کی کہانیاں

عذاب ہٹانے والے

اللہ کی زمین وسیع ہے۔

بشیر علم کا طلبگار ہے۔

مسلمان کے دونوں ہاتھ لمبے ہیں۔

و حید دو لمبے ہاتھوں والا ہے۔

رشید کے دونوں ہاتھوں میں قلم اور دوات ہے۔

ملک کی دولت اس کے کسانوں سے ہے۔

سعی کے گھر کے دونوں جانب درخت ہیں۔

باشم کے گھروالے لہب کے گھروالوں کی طرف

جاری ہے ہیں۔

عمل دانا فی اللہ کا خوف ہے۔

(۱۹) خَادِمُو الْقَوْمِ مَخْدُومُو الْقَوْمِ۔ قوم کے خدمت گار قوم سے خدمت پاتے

ہیں۔

(۲۰) صَلاَحُ الْإِنْسَانِ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ۔ انسان کی بھلائی اس کی زبان کی حفاظت میں ہے۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

- (۱) نسیم کی کتاب، بکر کے دو غلام۔
 - (۲) درختوں کی ٹہنیاں۔
 - (۳) دو لڑکوں کے دو قلم۔
 - (۴) فجر اور ظہر کی نمازیں۔
 - (۵) مدرسہ کے معلم۔
 - (۶) قرآن اللہ کی کتاب ہے۔
 - (۷) نوح اور لوط اللہ کے دو رسول ہیں۔
 - (۸) حلم اخلاق کا سردار ہے۔
 - (۹) علی کی کتاب مفید ہے۔
 - (۱۰) گھوڑے کے کان چھوٹے ہیں۔
 - (۱۱) وطن کی محبت ایمان سے ہے۔
 - (۱۲) نماز دین کا ستون ہے۔
 - (۱۳) کتابوں کے پیچھے والے کم ہیں۔
 - (۱۴) عقل مند علم کے طالب ہوتے ہیں۔
 - (۱۵) سستی جاہلوں کی عادت ہے۔
 - (۱۶) سکول کی استانیات دین کی جاننے والیاں ہیں۔
 - (۱۷) طالبات کالج کے گراؤنڈ میں کھیل رہی ہیں۔
 - (۱۸) امت کے محسنوں کے لیے اجر ہے۔
 - (۱۹) سہیل ایران کے بادشاہ کا اہلی ہے۔
- کِتَابُ نَسِيمٍ وَغُلَامًا بَكْرٍ۔
فُرُوعُ اشْجَارٍ۔
قَلَمًا وَلَدَيْنِ۔
صَلَاتَا الْفَجْرِ وَالظُّهْرِ۔
مُعَلِّمُو الْمَدْرَسَةِ۔
الْقُرْآنُ كِتَابُ اللَّهِ۔
نُوحٌ وَلُوطٌ رَسُولَا اللَّهِ۔
الْحِلْمُ سَيِّدُ الْأَخْلَاقِ۔
كِتَابُ عَلِيٍّ مُفِيدٌ۔
أُذُنَا الْفَرَسِ صَغِيرَتَانِ۔
حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيمَانِ۔
الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ۔
بَائِعُو الْكُتُبِ قَلِيلُونَ۔
الْعَاقِلُونَ طَالِبُوا الْعِلْمِ۔
الْكَسَلُ عَادَةُ الْجَاهِلِينَ۔
مُعَلِّمَاتُ الْمَدْرَسَةِ عَالِمَاتُ الدِّينِ۔
الطَّالِبَاتُ لَا عِبَاتَ فِي مَلْعَبِ الْكُلِّيَّةِ۔
لِمُحْسِنِي الْأَمَةِ أَجْرٌ۔
سَهِيلٌ سَفِيرٌ مَلِكِ إِيرَانَ۔

(۲۰) عرب کے بادشاہ کا نام فیصل ہے۔ اِسْمُ مَلِكِ الْعَرَبِ فَيْصَلٌ.

مشق نمبر ۵

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) بڑھی کرسی بنا رہا ہے۔ النَّجَّارُ صَانِعُ الْكُرْسِيِّ.
- (۲) بچی دودھ پی رہی ہے۔ الْطِفْلَةُ شَارِبَةُ اللَّبَنِ.
- (۳) دو نوکر پھول توڑ رہے ہیں۔ الْخَادِمَانِ قَاطِفَا الْأَزْهَارِ.
- (۴) لوگ سروں پر سامان اٹھائے ہوئے ہیں۔ النَّاسُ حَامِلُو الْأَثَاثِ عَلَى الرُّؤُوسِ.
- (۵) دو بہنیں بچی کے لیے گڑیا بنا رہی ہیں۔ الْأُخْتَانِ صَانِعَتَا الدُّمِيَّةِ لِلطِّفْلِ.
- (۶) چور ڈرا ہوا قید خانے میں بیٹھا ہے۔ السَّارِقُ جَالِسٌ فِي السَّجَنِ خَائِفًا.
- (۷) سردار فتح یاب لوٹنے والا ہے۔ الْقَائِدُ رَاجِعٌ ظَافِرًا.
- (۸) دولہ کے خوش جا رہے ہیں۔ الطُّفْلَانِ ذَاهِبَانِ فَرَحَانَيْنِ.
- (۹) کسان کپاس کو سستا بیچ رہے ہیں۔ الْفَلَّاحُونَ بَائِعُو الْقُطْنِ رَخِيصًا.
- (۱۰) مریضہ شکایت کرتے ہوئے بائیں کر رہی ہے۔ الْمَرِيضَةُ مُتَكَلِّمَةٌ شَاكِيَةً.
- (۱۱) لڑکیاں مدرسہ سے غمناک آ رہی ہیں۔ الْبَنَاتُ رَاجِعَاتٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ حَزِينَاتٌ.
- (۱۲) سلیم آج صبح یا شام آنے والا ہے۔ سَلِيمٌ قَادِمٌ الْيَوْمَ أَوْ غَدًا.
- (۱۲) زید جمعہ کے روز روزہ رکھنے والا ہے۔ زَيْدٌ صَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.
- (۱۳) رشید اور سعید شام کے وقت دودھ پیتے ہیں۔ رَشِيدٌ وَسَعِيدٌ شَارِبُو اللَّبَنِ مَسَاءً.
- (۱۴) مشرک جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ الْمُشْرِكُونَ لَا يَبْثُونَ فِي جَهَنَّمَ دَائِمًا.
- (۱۵) لڑکیاں گل پھول توڑنے والی ہیں۔ الْبَنَاتُ قَاطِفَاتُ الْأَزْهَارِ عَدَا.
- (۱۶) آدمی چھت کے اوپر کھڑا ہے۔ الرَّجُلُ وَاقِفٌ عَلَى السَّطْحِ.
- (۱۷) بکر درخت کے نیچے سویا ہوا ہے۔ بَكْرٌ نَائِمٌ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

- (۱۸) سلیم کا گھر مسجد کے سامنے ہے۔ بَيْتُ سَلِيمٍ أَمَامَ الْمَسْجِدِ .
 (۱۹) سکول کے پاس ایک میدان ہے۔ عِنْدَ الْمَدْرَسَةِ مَيْدَانٌ .
 (۲۰) میدان کے بیچ میں ایک حوض ہے۔ هُنَاكَ حَوْضٌ فِي وَسْطِ الْمَيْدَانِ .
 (۲۱) وحید کا گھر سعید کے گھر سے آگے ہے۔ بَيْتُ وَحِيدٍ أَمَامَ بَيْتِ سَعِيدٍ .

مشق نمبر ۶

عربی میں ترجمہ:

- (۱) لڑکا خوشی سے کھیل رہا ہے۔ اَلْوَلَدُ لَا عِبَ قَرَحًا .
 (۲) سعید غصے سے کانپ رہا ہے۔ سَعِيدٌ مُرَجِفٌ غَضَبًا .
 (۳) عورتیں غم کے باعث میت پر رو رہی ہیں۔ اَلنِّسَاءُ بَاكِياتٌ عَلَى الْمَيِّتِ عَمَّا .
 (۴) منافق موت کے ڈر سے گھروں میں بیٹھے اَلْمُنَافِقُونَ جَالِسُونَ فِي الْبُيُوتِ خَوْفًا مِّنَ الْمَوْتِ .
 (۵) عامر مہمان کی عزت افزائی کے لیے گھر میں عامرٌ فِي الْبَيْتِ تَكْرِيْمًا لِلضَّيْفِ .
 موجود ہے۔
 (۶) مومن اللہ کی محبت کے سبب سے عبادت اَلْمُؤْمِنُونَ عَابِدُونَ حُبًّا لِلَّهِ .
 کرتے ہیں۔
 (۷) تاجر کے پاس چالیس کپڑے ہیں۔ عِنْدَ التَّاجِرِ اَرْبَعُونَ لِبَاسًا .
 (۸) زید ایک گزر بیچنے والا ہے۔ زَيْدٌ بَائِعٌ يَّارِزٌ حَرِيرٍ .
 (۹) رشید ایک کپ پانی پی رہا ہے۔ رَشِيدٌ شَارِبٌ كُؤْبَ مَاءٍ .
 (۱۰) لڑکے کے ہاتھ میں ایک پونڈ گھی اور بیس فَنِي يَدِ الْوَلَدِ رَطْلًا سَمْنَا وَعِشْرُونَ كُرْاسَةً .
 کاپیاں ہیں۔

(۱۱) عثمان حیا کے اعتبار سے صحابہ میں سب سے غُثْمَانُ أَفْضَلُ الصَّحَابَةِ حَيَاءً۔
افضل ہے۔

(۱۲) ہاتھی جسم کے لحاظ سے اونٹ سے بڑا ہے۔ الْفِيلُ أَكْبَرُ جِسْمًا مِنَ الْجَمَلِ۔

(۱۳) سالم علم کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے سَالِمٌ أَفْضَلُ النَّاسِ عِلْمًا۔
افضل ہے۔

(۱۴) امیر نوکر کو خوب پیٹ رہا ہے۔ الْأَمِيرُ ضَارِبُ الْخَادِمِ ضَرْبًا۔

(۱۵) دولہ کے خوب ہنس رہے ہیں۔ الْوَلَدَانِ ضَا حِجَانِ ضَحْكًَا۔

(۱۶) لوگ بہت خوش ہیں۔ النَّاسُ قَرَحَانُونَ قَرَحًا۔

(۱۷) خر گوش تیز بھاگ رہا ہے۔ الْأَزْبُ هَارِبٌ سَرِيعًا۔

(۱۸) علی بادشاہوں جیسی بات کرتا ہے۔ عَلَى مُتَكَلِّمٌ كَلَامَ الْمُلُوكِ۔

(۱۹) سلیم غمگین آدمی کا طرح بیٹھا ہے۔ سَلِيمٌ جَالِسٌ جُلُوسَ الْحَزِينِ۔

مشق نمبر ۷

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- | | |
|--------------------------------------|-----------------------------|
| (۱) بَلَدَةٌ طَيِّبَةٌ۔ | اچھا ملک۔ |
| (۲) رَبٌّ غَفُورٌ۔ | بخشنے والا رب۔ |
| (۳) عَلِيٌّ صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ۔ | سیدھے راستے پر۔ |
| (۴) فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ۔ | بلند جنت میں۔ |
| (۵) النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ۔ | اطمینان والی جان۔ |
| (۶) شَاهِدَانِ عَادِلَانِ۔ | دو انصاف والے گواہ۔ |
| (۷) مُسْلِمُونَ صَالِحُونَ۔ | نیک مسلمان (جمع) |
| (۸) الْمُسْلِمَاتُ الصَّالِحَاتُ۔ | نیک مسلمان عورتیں |
| (۹) زَيْدٌ لَا بَسَ قُبَاً جَدِيدًا۔ | زید نیا لباس پہننے والا ہے۔ |

(۱۱) الْمَسَافِرُونَ شَارِبُونَ الْمَاءِ مسافر ٹھنڈا پانی پینے والے ہیں/ پی رہے ہیں۔
الْبَارِدَ.

(۱۲) اَلْأَطْفَالُ لَا عِبُونَ فِي مَيْدَانٍ بچے ایک کھلے میدان میں کھیلنے والے ہیں / کھیل رہے ہیں۔

[illegible]

(۱۴) زَيْدُ الشَّرِيفِ صَدِيقُ سَلِيمٍ۔ شریف زید سلیم کا دوست ہے۔

(۱۵) عَمَّ زَيْدٌ الْكَبِيرُ فِي السَّفَرِ۔ زید کا بڑا چچا سفر پر ہے۔

(۱۶) كِتَابُ عَامِرٍ الْكَرِيمِ جَيِّدٌ۔ نیک دل عامر کی کتاب اچھی ہے۔

(۱۷) الرَّجُلُ ضَارِبٌ رَشِيدٌ الشَّرِيفُ. آدمی شرارتی رشید کو مارنے والا ہے/ مار رہا ہے

(۱۸) الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ تمام شکر اللہ پروردگار عالم کے لیے ہے۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

(۱) مور ایک خوبصورت پرندہ ہے۔

(۲) موٹی کتاب میز پر ہے۔
الْكِتَابُ الضَّخْمُ عَلَى الطَّائِلَةِ.

(۳) مارغ میں خوبصورت پھول ہیں۔

(۴) درخت کے نیچے ایک موٹی گائے ہے۔ تَحْتَ الشَّجَرِ بَقْرَةٌ سَمِينَةٌ۔

(۵) مربع حوض مسجد کے وسط میں ہے۔
الْحَوْضُ الْمُرْبَعُ وَسَطُ الْمَسْجِدِ.

(۶) لڑکا دوعمدہ قلم بیچ رہا ہے۔
 الْوَلَدُ بَائِعٌ قَلَمَيْنِ لِمِثْنَيْنِ۔

(۷) عقل مند لڑکیاں محنتی ہیں۔
الْبَنَاتُ الْعَاقِلَاتُ مُجْتَهِدَاتٌ.

(۸) نئے کپڑے صندوق میں ہیں۔
 الثَّيَابُ الْجَدِيدَةُ فِي الصَّنَدُوقِ.

(۹) زید کی چھوٹی بہن بیمار ہے۔
 أُخْتُ زَيْدٍ الصَّغِيرَةُ مَرِيضَةٌ.

(۱۰) ایک مومن غلام ایک مشرک سے بہتر ہے۔ عَبْدُ مُؤْمِنٍ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ.

(۱۱) ایک عقل مند دشمن ایک نادان دوست سے عَدُوْ عَاقِلٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدِيقٍ جَاهِلٍ۔
اچھا ہوتا ہے۔

(۱۲) عربی مدرسے میں بیس طلبہ ہیں۔ فِي الْمَدْرَسَةِ الْعَرَبِيَّةِ عَشْرُونَ طَالِبًا۔
(۱۳) پاکیزہ کلمہ اور نیک عمل خدا کو محبوب ہیں۔ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَالْعَمَلُ الطَّيِّبُ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ۔
(۱۴) کھٹے پھل صحت کے لیے مضر ہیں۔ أَلْفَوَاكِهِ الْحَامِضَةُ سَيِّئَةٌ لِلصَّحَّةِ۔

مشق نمبر ۸

عربی میں ترجمہ:

(۱) اللہ ہمارا رب ہے۔ اَللَّهُ رَبُّنَا۔
(۲) محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔
(۳) وہ تیری بہن ہے۔ هِيَ أُخْتُكَ۔
(۴) تو اس کی خالہ ہے۔ أَنْتَ خَالَتُهُ۔
(۵) وہ دونوں ہمارے بھائی ہیں۔ هُمَا أُخْوَانَا۔
(۶) ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ۔
(۷) آپ کا شکر مجھ پر واجب ہے۔ عَلَيَّ شُكْرُكَ۔
(۸) ہماری بہن بیمار ہے۔ أُخْتُنَا مَرِيضَةٌ۔
(۹) اس کے گھر میں بہت سی کتابیں ہیں۔ فِي بَيْتِهِ كُتُبٌ كَثِيرَةٌ۔
(۱۰) وہ دونوں اپنی بات میں گچی ہیں۔ هُمَا صَادِقَتَانِ فِي قَوْلِهِمَا۔
(۱۱) مسافر اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہیں۔ الْمَسَافِرُونَ رَاجِعُونَ إِلَى بُيُوتِهِمْ۔
(۱۲) میرا بھائی آپ کا خط پڑھ رہا ہے۔ أَخِي قَارِئٌ رِسَالَتِكَ۔
(۱۳) اس کے پاس ایک قلم اور ایک کاغذ ہے عِنْدَهُ قَلَمٌ وَوَرَقٌ وَهُوَ يَكْتُبُ فِي غُرْفَتِهِ۔
اور وہ اپنے کمرے میں لکھ رہا ہے۔

(۱۳) ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ۔
تمہارے لیے تمہارے اعمال۔

مشق نمبر ۹

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) هَذَا رَجُلٌ "شَرِيفٌ"۔ یہ شریف آدمی ہے۔
(۲) هَذِهِ حُجْرَةٌ "وَاسِعَةٌ"۔ یہ کھلا کمرہ ہے۔
(۳) هَذَانِ خَصْمَانِ۔ یہ دو جھگڑنے والے ہیں۔
(۴) ذَلِكَ بُرْهَانَانِ۔ یہ دو نشانیاں ہیں۔
(۵) هَذَا الْكِتَابُ جَيِّدٌ "وَهَذِهِ الرِّسَالَةُ" یہ کتاب اچھی ہے اور یہ بے کار رسالہ ہے۔
رَدِیْنَةٌ"۔
(۶) ذَلِكَ الطِّفْلُ شَرِيفٌ "وَبَلَدٌ" یہ بچہ شرافت میں ہے اور وہ بچی نیک ہے۔
الْبَنْتُ صَالِحَةٌ"۔
(۷) هَذَانِ الطِّفْلَانِ صَالِحَانِ وَهَاتَانِ الْبَنَتَانِ ذَكِيَّتَانِ۔ یہ دو بچے نیک ہیں اور وہ دو لڑکیاں سمجھدار ہیں۔
(۸) سَوَالُ هَذَيْنِ التِّلْمِیْذَیْنِ مُشْکِلٌ "وَ" ان دو طالب علموں کے سوالات مشکل ہیں اور
جَوَابُ ذَیْنِکَ الرَّجُلَیْنِ صَحِیْحٌ"۔ ان دو آدمیوں کے جواب ٹھیک ہیں۔
(۹) خَطُّ هَاتَیْنِ الْبَنَتَیْنِ جَمِیْلٌ "وَکِتَابُ" ان دو لڑکیوں کا خط خوبصورت ہے اور اُن دو
تَیْنِکَ الْأَخْتَیْنِ عَجِیْبٌ"۔ بہنوں کی کتاب عجیب ہے۔
(۱۰) أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ وَهَؤُلَاءِ "وہ جنت والے ہیں اور یہ کفر کرنے والی قوم
قَوْمٌ کُفْرُونَ"۔
(۱۱) هَؤُلَاءِ التَّجَارُ صَادِقُونَ وَأُولَئِكَ "یہ تاجر سچے ہیں اور وہ طالبات صاف ستھری
التِّلْمِیْذَاتُ نَظِیْفَاتُ"۔
ہیں۔

(۱۲) هُوَلَاءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَ اللَّهِ۔ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارش کرنے والے ہیں۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

- (۱) یہ ایک خوبصورت گھوڑا ہے۔ هَذَا حِصَانٌ جَمِيلٌ۔
- (۲) یہ دو لڑکے دوست ہیں۔ هَذَانِ الْوَلَدَانِ صَدِيقَانِ۔
- (۳) یہ رشید کے مہمان ہیں۔ هُوَلَاءِ ضُيُوفُ رَشِيدٍ۔
- (۴) یہ میری دوات ہے۔ هَذِهِ دَوَاتِي۔
- (۵) یہ زید کی دو بہنیں ہیں۔ هَاتَانِ أُخْتَا زَيْدٍ۔
- (۶) وہ ایک مفید کتاب ہے۔ ذَلِكَ كِتَابٌ مُفِيدٌ۔
- (۷) وہ موٹر ہمارے استاد کی ہے۔ تِلْكَ سَيَّارَةٌ أَسَاتِدُنَا۔
- (۸) وہ دونوں نوکر امانت دار ہیں۔ ذَٰئِكَ الْخَادِمَانِ أَمِينَانِ۔
- (۹) وہ مرد پیارے میں سوار ہونے والے ہیں۔ أُولَٰئِكَ الرَّجَالُ رَاكِبُو الطَّائِرَةِ۔
- (۱۱) ان دو مسافر عورتوں کا گھر وہ ہے۔ ذَلِكَ بَيْتُ تَيْنِكَ الْمَرَاتَيْنِ۔
- (۱۲) ان دو طالب علموں کا کرہ کشادہ ہے۔ غُرْفَةُ ذَيْنِكَ الطَّالِبَيْنِ وَاسِعَةٌ۔

مشق نمبر ۱۰

ل۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) اَلطِّفْلَانِ اللَّذَانِ عَلَى الْبَابِ يَتِيمَانِ۔ وہ دو بچے جو دروازے پر ہیں یتیم ہیں۔
- (۲) اَلْبَيْتُ الَّذِي فِي الْمَكْتَبِ ذَكِيَّةٌ۔ وہ لڑکی جو مکتب میں ہے ذہین ہے۔
- (۳) اَلْبَقْرَتَانِ اللَّتَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ لَزِيدٍ۔ وہ دو گائیں جو درخت کے نیچے ہیں زید کی ہیں۔
- (۴) اَلْمُعَلِّمُونَ اَلَّذِينَ فِي الْمَدْرَسَةِ مُجْهَلُونَ۔ وہ معلمین جو مدرسے میں ہیں محنتی ہیں۔
- (۵) اَلْمَعْلَمَاتُ اَللَّاهِي فِي الْحُجْرَةِ صَالِحَاتٌ۔ وہ استائیاں جو کمرے میں ہیں نیک ہیں۔

(۶) اَلْفَرَسُ الَّذِي لَزِيْدٌ اَحْسَنُ مِنَ الدِّينِ وہ گھوڑا جو زید کا ہے ان گھوڑوں سے بہتر ہے جو لغمر و۔ عمرو کے ہیں۔

(۷) مَدْرَسَةُ بَلَدِكَ اَكْبَرُ مِنَ الثَّانِيَةِ تیرے شہر کا مدرسہ ان دو مدرسوں سے بڑا ہے جو بلدنا۔ ہمارے شہر میں ہیں۔

(۸) اَنَا فَاعِلٌ "مَا أَنْتَ فَاعِلٌ" میں وہی کچھ کرنے والا ہوں جو تم کرنے والے ہو۔

(۹) خَيْرُ النَّاسِ مَنْ هُوَ نَافِعٌ لِلنَّاسِ لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو لوگوں کے لیے نفع بخش ہو۔

(۱۰) مَنْ هُوَ نَاصِحٌ خَيْرٌ "لَكَ" جو تمہیں نصیحت کرنے والا ہے وہ اس سے بہتر مِمَّنْ هُوَ مَادِحٌ ہے کہ جو تمہاری تعریفیں کرنے والا ہے۔

(۱۱) اَنَا مُسَافِرٌ "عَدَا إِذَا النَّاسُ ذَاهِبُونَ" میں کل سفر پر جا رہا ہوں جب لوگ جج کے لیے لِلْحَجِّ جائیں گے۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

(۱) وہ لڑکا جو دروازے کے پیچھے ہے بیمار ہے۔ اَلْوَلَدُ الَّذِي خَلْفَ الْبَابِ مَرِيضٌ۔

(۲) وہ دو پرندے جو درخت پر بیٹھے ہیں، اَلطَّائِرَتَانِ الْجَالِسَتَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ خوبصورت ہیں۔ جَمِيلَتَانِ۔

(۳) وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں۔ اَلَّذِينَ فِي الْمَسْجِدِ صَالِحُونَ۔

(۴) وہ لڑکیاں جو میدان میں ہیں کھیل رہی ہیں۔ اَلْبَنَاتُ اللَّائِي فِي الْمَيْدَانِ تَلْعِبْنَ۔

(۵) وہ کتاب جو میرے پاس ہے اس کتاب سے سستی اَلْكِتَابُ الَّذِي عِنْدِي اَزْخَصُ مِنَ اَلْكِتَابِ الَّذِي عِنْدَكَ۔

(۶) میں وہی کچھ لکھنے والا ہوں جو تو لکھنے والا ہے۔ اَنَا كَاتِبٌ مَا أَنْتَ كَاتِبٌ۔

(۷) سلام ہو اس پر جو تیرے پاس ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ هُوَ عِنْدَكَ۔

(۸) انسان اس چیز کا حریص ہوتا ہے جو غائب ہو۔ اَلْإِنْسَانُ حَرِيصٌ مَا يَكُونُ غَائِبًا۔

مشق نمبر ۱۱

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) أَأَنْتَ مَرِيضٌ؟ نَعَمْ أَنَا مَرِيضٌ۔ کیا تم بیمار ہو؟ ہاں میں بیمار ہوں۔
- (۲) هَلْ زَيْدٌ قَادِمٌ؟ نَعَمْ هُوَ قَادِمٌ۔ کیا زید آنے والا ہے؟ ہاں وہ آج آنے والا ہے۔
- (۳) هَلْ هَذَا كِتَابٌ كَبِيرٌ؟ لَا، هَذَا كِتَابٌ صَغِيرٌ۔ کیا یہ بڑی کتاب ہے؟ نہیں یہ چھوٹی کتاب ہے۔
- (۴) أَعَلَيْكَ مُسَافِرٌ أَمْ حَسَنٌ؟ عَلَيَّ هُوَ مُسَافِرٌ۔ کیا علی جانے والا ہے یا حسن؟ علی ہے جو جانے والا ہے۔
- (۵) مَا اسْمُكَ؟ اسْمِي هَاشِمٌ۔ تمہارا نام کیا ہے؟ میرا نام ہاشم ہے۔
- (۶) مَا الَّذِي بِيَدِكَ؟ تَهْمَارَةٌ هَاتِهِ مِثْلُهَا۔ کیا ہے؟ یہ آدمی کون ہے؟
- (۷) مَنْ هَذَا الرَّجُلُ؟ تَهْمَارَةٌ هَاتِهِ مِثْلُهَا۔ کیا ہے؟ یہ آدمی کون ہے؟
- (۸) كَيْفَ حَالُكَ وَصِحَّتُكَ؟ تَهْمَارَةٌ هَاتِهِ مِثْلُهَا۔ کیا ہے؟ تمہارا حال اور صحت کیسی ہے؟
- (۹) أَيْنَ عَمَلُكَ؟ هُوَ فِي السَّفَرِ۔ تمہارا چمپا کہاں ہے؟ وہ سفر میں ہے۔
- (۱۰) مَتَى رُجُوعُهُ؟ بَعْدَ شَهْرٍ۔ اس کی واپسی کب ہے؟ ایک ماہ بعد۔
- (۱۱) آيَةُ سَاعَةِ الْآنَ؟ هَذِهِ السَّاعَةُ اب كَيْفَ وَاقْتُ بَارَهْ بَجِي هِي۔
- الثَّانِيَةِ عَشْرَةَ۔
- (۱۲) كَمْ عُمْرُكَ؟ تِسْعَ سِنِينَ۔ تمہاری عمر کتنی ہے؟ نو سال۔
- (۱۳) كَمْ خَادِمًا لِعَمَلِكَ؟ أَرْبَعَةٌ۔ تمہارے چمپا کے پاس کتنے نوکر ہیں؟ چار۔

(۱۴) اَتَىٰ لَكَ هَٰذَا هُوَ مِنْ عِنْدَ اللَّهِ. یہ تمہارے لیے کہاں سے آیا ہے؟ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

(۱۵) اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ؟ قیامت کا دن کب ہے؟
 (۱۶) اِلَىٰ اَيِّنْ اَنْتُمْ ذَاهِبَانِ؟ تم دونوں کہاں جا رہے ہو؟
 (۱۷) بِمُ رَاجِعٌ هُوَ؟ وہ کیا چیز لانے والا ہے؟
 (۱۸) عَمَّ سَائِلَانِ هُمَا؟ وہ دونوں کس چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟
 (۱۹) لِمَنْ هَٰذَا الْقَلَمُ؟ یہ قلم کس کا ہے؟
 (۲۰) بِأَيِّ حَدِيثٍ اَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ. تم کس بات پر ایمان لانے والے ہو؟

ب۔ عربی میں ترجمہ:

(۱) کیا تم بیمار ہو؟
 (۲) کیا رشیہ آنے والا ہے یا سعید؟
 (۳) تم دونوں کون ہو؟
 (۴) یہ کتاب کس کی ہے؟
 (۵) ہمارے کپڑے کہاں ہیں؟
 (۶) تمہارے بے میں کتنی کتابیں ہیں؟
 (۷) تمہاری ماں کا حال کیسا ہے؟
 (۸) وہ کدھر جا رہی ہے؟
 (۹) ان کے چچا کی عمر کتنی ہے؟
 (۱۰) میری کتاب کون سی ہے؟
 (۱۱) تو کیوں ہنس رہا ہے؟
 (۱۲) اللہ کی مدد کب آنے والی ہے؟
 (۱۳) شاگرد کس بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

هَلْ اَنْتَ مَرِيضٌ؟
 هَلْ رَشِيْدٌ قَادِمٌ اَمْ سَعِيْدٌ؟
 مَنْ اَنْتُمْ؟
 لِمَنْ هَٰذَا الْكِتَابُ؟
 اَيْنَ مَلَابِسُنَا؟
 كَمْ كِتَابًا فِي مَخْفَظَتِكَ؟
 كَيْفَ خَالَ اُمِّكَ؟
 اِلَىٰ اَيِّنْ ذَاهِبَةٌ هِيَ؟
 كَمْ عُمْرُ عَمِّهِمْ؟
 اَيُّ كِتَابٍ لِّي؟
 لِمَاذَا اَنْتَ ضَا حِكٌ؟
 مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ اَتِي؟
 عَمَّ سَائِلُونَ التَّلَامِيْذُ؟

مشق نمبر ۱۲

۱۔ عربی میں ترجمہ:

- (۱) بے شک سلیم عقل مند ہے لیکن نسیم غافل ہے۔ اِنْ سَلِيمٌ غَافِلٌ لِّكِنَّ نَسِيمٌ غَافِلٌ۔
 (۲) بیشک صفائی ضروری ہے۔ اِنَّ النَّظَافَةَ ضَرُورِيَّةٌ۔
 (۳) گویا کہ رشید ایک بادشاہ ہے۔ كَانُ رَشِيْدًا مَلِكًا۔
 (۴) کاش وقت لوٹنے والا ہوتا۔ لَيْتَ الْوَقْتُ عَائِدًا۔
 (۵) بلاشبہ لڑائی ناگوار ہے لیکن وہ مفید ہے۔ اِنَّ الْحَرْبَ مَكْرُوْهَةٌ وَلَكِنَّهَا مُفِيْدَةٌ۔
 (۶) شائد سعید کا بھائی ڈاکٹر ہے۔ لَعَلَّ اَخَا سَعِيْدٍ طَبِيْبٌ۔
 (۷) شائد مدرسہ میں بہت سے لڑکے ہیں۔ لَعَلَّ فِي الْمَدْرَسَةِ اَوْلَادٌ كَثِيْرُوْنَ۔
 (۸) درخت پر کوئی پھل نہیں۔ لَا ثَمَرَ عَلَى الشَّجَرِ۔
 (۹) زید کا کوئی دوست نہیں اور عمرو کا کوئی دشمن لَا صَدِيْقٌ لِزَيْدٍ وَلَا عَدُوٌّ لِعَمْرٍو۔
 نہیں۔

- (۱۰) تیری بات میں کوئی شک نہیں۔ لَا شَكَّ فِي قَوْلِكَ۔
 (۱۱) زید کے پاس نہ کوئی دینار ہے نہ درہم۔ لَا دِينَارٌ عِنْدَ زَيْدٍ وَلَا دِرْهَمٌ۔
 (۱۲) زبیر کا کوئی گھوڑا تیز نہیں۔ لَا فَرَسٌ لِزَيْدٍ سَرِيْعٌ۔
 (۱۳) میرے پاس کوئی خوبصورت تصویر نہیں۔ وَلَا صُورَةٌ جَمِيْلَةٌ عِنْدِيْ۔
 (۱۴) اس کے پاس علم ہے نہ عقل۔ لَا عِلْمَ عِنْدَهُ وَلَا عَقْلٌ۔
 (۱۵) علی کے سوا تمام دوست حاضر ہیں۔ اِلَّا صُدُقَاءُ كُلُّهُمْ حَاضِرُوْنَ اِلَّا عَلِيًّا۔
 (۱۶) دوسروں کے سوا تمام لوگ مسلمان ہیں۔ كُلُّ الرِّجَالِ مُسْلِمُوْنَ اِلَّا رَجُلَيْنِ۔
 (۱۷) پڑھنے کے سوا تمام کمرے صاف ہیں۔ كُلُّ الْغُرُفِ نَظِيْفَةٌ اِلَّا غُرْفَةَ الدِّرَاسَةِ۔
 (۱۸) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔
 (۱۹) رسول پر بلاغ کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں۔ لَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ۔

(۲۰) اے زید، دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ یَا زَيْدُ! الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ.

(۲۱) اے لڑکے، علم کی آفت بھولنا ہے۔ یَا وَلَدُ! آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ.

(۲۲) اے ظالم، بلاشبہ خدا دیکھ رہا ہے۔ یَا ظَالِمُ! إِنَّ اللَّهَ رَقِيبٌ.

(۲۳) اے صلاح الدین، کمرے میں کوئی یَا صَلَاحُ الدِّینِ! لَا كِتَابَ فِی الْغُرْفَةِ. کتاب نہیں۔

(۲۴) دوستو، جہانوں کے رب کے سوا کوئی اَيْهَہَا لَا ضَدِیْقَاءُ لَا مَالِکَ إِلَّا رَبُّ مَالِکَ نہیں۔

(۲۵) ہائے صلاح الدین! ہم آج تیرے وَاصِلَاحُ الدِّینِ! إِنَّا مُنْتَظَرُونَ رَجُلٍ مِثْلَکَ. جیسے مرد کے منتظر ہیں۔

مشق نمبر ۱۳

ذیل کے جملوں میں اسباب منع صرف متعین کیجئے:

(۱) اسحاق مُسَافِرٌ. (اسحاق علیت و عجمیت کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے۔)

(۲) یعقوب مُقِيمٌ. (یعقوب علیت و عجمیت کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے۔)

(۳) اِبْرَاهِیْمُ سَاكِنٌ بِبَغْدَادٍ. (ابراہیم علیت و عجمیت کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے اور بعلبک اس لیے کہ یہ دوا کا ایسا مرکب ہے جن میں اضافی یا وصفی ربط نہیں ہے)

(۴) رَابِعَةُ مُقِيمَةٌ فِی بَصْرَةَ. (رابعہ اور بصرة علیت و عجمیت کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۵) عُمَرُو عُمَآنَ وَ عَلِیٌّ وَ مُعَاوِیَةُ وَ یَزِیدُ خُلَفَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ. (عمر، ثعلب کے وزن پر علم ہونے کی وجہ سے، عثمان، ان پر ختم ہونے والے علم ہونے اسم کی وجہ سے، معاویہ پر ختم ہونے والا علم ہونے کی وجہ سے اور یزید فعل کے وزن پر علم ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے)

(۶) اَكْبَرُ. (اکبر افعال کے وزن پر صفت ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۷) الرَّجُلُ عَطْشَانٌ. (عطشان، فعْلان کے وزن پر صفت ہونے اور اس کی مونث فعْلٰی کے وزن پر ہے اس وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۸) الْاَزْهَارُ حَمْرَاءُ. (حَمْرَاءُ، فعلاء کے وزن پر صفت ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۹) رَشِيدٌ وَ اَحْمَدُ رَاجِعَانِ اِلَى بَيْتِهِمَا غَضِبَانِ. (اَحْمَدُ، افعال کے وزن صفت ہونے کی وجہ سے اور غضبان فعلان کے وزن پر صفت ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۱۰) سَلَمَانُ شَاكِرٌ لَا نِعَمُ لِلّٰهِ. (سَلَمَانُ، فَعْلَانُ کے وزن پر صفت ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۱۱) اَلْمُسْلِمُ اَحْسَنُ اَخْلَاقًا. (اَحْسَنُ، افعال کے وزن پر صفت ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۱۲) هٰذِهِ عَصَافِيرُ. (عَصَافِيرُ، فعَالِيل کے وزن پر جمع ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۱۳) اَلْاَوْلَادُ قَادِمُوْنَ ثَلَاثَ. (ثَلَاثَ، محذول ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۱۴) رُحِلُ اسْمٌ كَوَكِبٌ مِّنْ كَوَاكِبِ السَّمَاءِ. (رُحِلُ، فَعْلُ کے وزن پر علم ہونے کی وجہ سے اور کواکب، فعالیل کے وزن پر جمع ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

مشق نمبر ۱۴

اردو میں ترجمہ:

بادشاہ آیا۔

(۱) قَدِمَ الْمَلِكُ.

زید اور بکر نے مال جمع کیا۔

(۲) زَيْدٌ وَبَكْرٌ جَمَعَا الْمَالَ.

وہ اپنے گھروں سے نکلے۔

(۳) خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ.

اس کی ماں نے اسے تکلیف میں اٹھایا اور اسے

(۴) حَمَلَتْهُ اُمُّهُ، كُرْهَا وَوَضَعَتْهُ كُرْهَا.

تکلیف سے جتا۔

- (۵) اَمْ جَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ. یا انہوں نے اللہ کے لیے ایسے شریک بنا لیے ہیں جنہوں نے اس جیسی تخلیق کی ہو۔
- (۶) خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ. تم نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے۔
- (۷) اَلْبَنَاتِ صَحِيْحًا اَمَامَ الْمَعْلَمَةِ. دواڑکیاں استانی کے سامنے نہیں۔
- (۸) رَجَعْتُمَا مِنْ دَارِ اٰبَيْكُمَا. تم دونوں اپنے والد کے گھر سے لوٹیں۔
- (۹) عَطِشْتُنَّ. تم دونوں کو پیاس لگی۔
- (۱۰) حَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ. ہم نے اس کی حفاظت کی ہر شیطان سے۔
- (۱۱) مَنَعْنَا الْكَيْلُ. ہم سے پیانہ روک دیا گیا ہے۔
- (۱۲) ضُرِبَتْ بِالْعَصَا. اسے (لڑکی) کو چھڑی سے مارا گیا۔
- (۱۳) قُتِلُوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. وہ اللہ کے راستے میں مقتول ہوئے۔
- (۱۴) زُرْقَتْ رِزْقًا حَسَنًا. مجھے اچھا رزق دیا گیا۔
- (۱۵) خُلِقْنَا لِلْعِبَادَةِ. ہم عبادت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

- (۱) لڑکا گیا۔ ذَهَبَ الْوَلَدُ.
- (۲) انہوں نے اپنے کپڑے دھوئے۔ غَسَلُوا اِيَّاهُمْ.
- (۳) عائشہ اور فاطمہ بیٹھیں۔ جَلَسَتْ عَائِشَةُ وَفَاطِمَةُ.
- (۴) تم دونوں نے خط لکھا۔ كَتَبْتُمَا الرِّسَالَةَ.
- (۵) تم سب عورتوں نے کھانا کھایا۔ طَبَخْتُنَّ.
- (۶) میں نے دو کتابیں پکڑیں۔ اَخَذْتُ كِتَابَيْنِ.
- (۷) تم نے مال جمع کیا۔ جَمَعْتُ الْمَالَ.
- (۸) ہم شہر میں اترے۔ نَزَلْنَا فِي الْمَدِيْنَةِ.
- (۹) میں نے خطیب کو سنا۔ سَمِعْتُ الْخَطِيْبَ.
- (۱۰) وہ چھڑی سے ذبح کیا گیا۔ ذُبِحَ بِالسَّكِيْنِ.

- (۱۱) لڑکی سے کاپی مانگی گئی۔
 (۱۲) کرسی لکڑی سے بنائی گئی۔
 (۱۳) تم دونوں کو پیٹا گیا۔
 (۱۴) دروازے کھولے گئے۔
- طَلَبَتِ الْكُرْسِيَّ مِنَ الْبَنَاتِ.
 صَنَعَ الْكُرْسِيَّ بِالْخَشَبِ.
 ضَرَبْتُمَا.
 فَتَحَ الْأَبْوَابَ.

مشق نمبر ۱۵

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) مَا خَلَقَ اللَّهُ هَذَا بَاطِلًا.
 (۲) مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرِي.
 (۳) مَا حَكَمْتُ بِالْعَدْلِ.
 (۴) لَا كَتَبَ وَلَا قَرَأَ.
 (۵) لَا أَكَلْتُ وَلَا شَرِبْتُ.
 (۶) قَدْ رَجَعَ أَبُوهُ.
 (۷) قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ.
 (۸) قَدْ نَصَرَ كُمْ اللَّهُ بِنَدِيرِ.
 (۹) كَانَ حَقَرِيًّا.
 (۱۰) كَانُوا قَبَضُوا عَلَى اللَّيْلِ.
 (۱۱) كُنْتُ رَكِبْتُ الْفَرَسَ.
 (۱۲) كُنْتُ حَسِبْتُهُ عَاقِلًا.
 (۱۳) كُنَّا ذَهَبْنَا إِلَى السُّوقِ.
 (۱۴) إِنْ صَبَرْتَ فَلَكَ الْأَجْرُ.
 (۱۵) لَوْ سَأَلْتَنِي لَضَرَبْتُكَ.
- اللہ تعالیٰ نے اسے بے کار نہیں بنایا۔
 میں تمہارے لیے اپنے علاوہ کوئی معبود نہیں جانتا۔
 تم نے عدل کے ساتھ فیصلہ نہیں کیا۔
 نہ اس نے لکھا اور نہ ہی پڑھا۔
 نہ میں نے کھایا اور نہ ہی پیا۔
 اس کا والد آچکا ہے۔
 وہ اپنا آپ کھو چکے ہیں۔
 اللہ بدر میں تمہاری مدد کر چکا ہے۔
 اس نے کنواں کھودا تھا۔
 انہوں نے چور کو گرفتار کر لیا تھا۔
 میں گھوڑے پر سوار ہوا تھا۔
 میں نے اسے عقلمند گمان کیا تھا۔
 ہم بازار گئے تھے۔
 اگر تم صبر کرو گے تو تمہارے لیے اجر ہے۔
 اگر تم مجھ سے مانگو گے تو میں تمہیں ماروں گا۔

(۶) إِذَا رَكَبَا فِي السَّفِينَةِ فَخَرَقَهَا. جب وہ دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو اس نے اسے توڑ دیا۔

(۷) دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ. وہ داخل ہوئے جہاں سے اس نے ان کو حکم دیا۔
(۸) إِنْ خَرَجْنَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَا فِي أَنْفُسِنَا مِنْ مَعْرُوفٍ. اگر وہ نکلیں تو تم پر اس چیز کے بارے میں کوئی گناہ نہیں جو معروف میں سے اپنے ساتھ کرتی ہیں۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

- (۱) انہوں نے نہ اسے قتل کیا نہ سولی دی۔ مَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ.
- (۲) چاند طلوع نہیں ہوا۔ مَا طَلَعَ الْقَمَرُ.
- (۳) تو نے کتاب نہیں پڑھی۔ لَمْ تَقْرَأِ الْكِتَابَ.
- (۴) ان عورتوں نے خیر طلب کی ہے۔ طَلَبْنَ الْخَيْرَ.
- (۵) نماز کا وقت قریب آچکا ہے۔ قَدْ قَرُبَ وَقْتُ الصَّلَاةِ.
- (۶) بچے سکول سے لوٹ چکے ہیں۔ قَدْ رَجَعَ الْأَطْفَالُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ.
- (۷) وہ دونوں مسجد سے نکلے تھے۔ كَانَا خَرَجَا مِنَ الْمَسْجِدِ.
- (۸) انہوں نے کتابیں اٹھائی تھیں۔ كَانُوا حَمَلُوا الْكُتُبَ.
- (۹) اگر تو نے غفلت کی تو میں تجھے پیڑوں گا۔ إِنْ غَفَلْتَ لَا ضَرْبُكَ.
- (۱۰) کاش! خدا میری پکار سنتا۔ لَوْ يَسْمَعُ اللَّهُ يَدَائِنِي.
- (۱۱) جب وہ میرے کمرے میں آیا تو میرے عِنْدَمَا جَاءَ إِلَيَّ فَجَلَسَ عِنْدِي. پاس بیٹھ گیا۔
- (۱۲) جس نے میرا قلم توڑا ہے وہ ظالم آدمی ہے۔ مَنْ كَسَرَ قَلَمِي فَهُوَ ظَالِمٌ.

مشق نمبر ۱۶

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) اَلْوَلَدُ يَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ. لڑکا مدر سے جاتا ہے۔
 (۲) هُوَ يَقْرَأُ الْكِتَابَ. وہ کتاب پڑھتا ہے۔
 (۳) اَنْتَ تَشْرَبُ اللَّيْنَ. تم دودھ پیتے ہو۔
 (۴) اَحْمِلْ فَوْقَ رَاسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ. میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں اور اس میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔
 (۵) اَلْبَنَاتُ يَلْعَبْنَ فِي سَاحَةِ الْمَدْرَسَةِ. لڑکیاں اسکول کے گراؤنڈ میں کھیل رہی ہیں۔
 (۶) يَعْرِفُونَهُ، كَمَا يَعْرِفُونَ اَبْنَاءَهُمْ. وہ اسے ایسے جانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو جانتے ہیں۔
 (۷) اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ. یقیناً وہ کھانا کھا رہے ہیں۔
 (۸) لَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ. اللہ مومنین پر ضرور رحم کرے گا۔
 (۹) لَتَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ. تم دونوں ضرور قرآن مجید پڑھو گے۔
 (۱۰) سَتَغْرِسَانِ الْاَشْجَارَ. عنقریب تم دونوں درخت لگاؤ گے۔
 (۱۱) سَيَطْلُبُكَ الْاَمِيْرُ لِلْخِدْمَةِ. عنقریب امیر تمہیں خدمت کے لیے طلب کرے گا۔
 (۱۲) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ. تم عنقریب جان لو گے۔
 (۱۳) سَوْفَ نَبْلُغُ مُرَادَنَا. عنقریب ہم اپنی مراد پالیں گے۔
 (۱۴) سَوْفَ تَنْدَمَانِ عَلٰی هٰذَا الْفِعْلِ. عنقریب تم دونوں اپنے اس کام پر پش مندہ ہو گے۔
 (۱۵) قَدْ يَذْهَبُ الْاَمِيْرُ اِلَى الْقَرْيَةِ. بعض اوقات امیر بستی کی طرف جاتا ہے۔
 (۱۶) قَدْ تَلْعَبُوْنَ بِكُرَةِ الْقَدَمِ. بعض اوقات تم فٹ بال سے کھیلتے ہو۔
 (۱۷) قَدْ نَعْسِلُ لِيَابِنَا فِي الْبَيْتِ. کبھی کبھی ہم اپنے کپڑے گھر میں دھو لیتے ہیں۔

- (۱۸) كَانَ يَشْكُرُ اللَّهَ. وہ اللہ کا شکر کرتا تھا۔
- (۱۹) كَانَتِ السَّيِّدَةُ تَصْفَحُ عَنْ خَادِمِهَا. ماکن اپنے خادم کی غلطی معاف کر دیتی تھی۔
- (۲۰) كُنْتُ تَنْصُرُ صَدِيقَكَ. تم اپنے دوست کی مدد کرتے تھے۔
- (۲۱) كُنْتُمْ تَجْلِسُونَ فِي الْحُجْرَةِ. تم کمرے میں بیٹھتے تھے۔
- (۲۲) لَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ. میں غیب نہیں جانتا۔
- (۲۳) لَا تَكْتُمُونَ سِرَّكُمْ. تم اپنا راز نہیں چھپاتے۔
- (۲۴) الْمُؤْمِنُ لَا يَغْفُلُ عَنْ صَلَاتِهِ. مومن اپنی نماز سے غافل نہیں ہوتا۔
- (۲۵) مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ. وہ خواہش نفس سے نہیں بولتا۔
- (۲۶) لَقَدْ عَلِمْتُمَا هَؤُلَاءِ يَنْطِقُونَ. تم یقیناً جانتے ہو کہ یہ بولتے نہیں ہیں۔
- (۲۷) يُعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ. مجرم اپنی پیشانیوں سے پہچانے جائیں گے۔
- (۲۸) يُحَمَّدُ الْمَرْءَ لِكَرَمِهِ. آدمی اپنی اچھائی کی وجہ سے تعریف پاتا ہے۔
- (۲۹) النَّاسُ يُرْزَقُونَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. لوگ بغیر حساب کے رزق پاتے ہیں۔
- (۳۰) الْقَاتِلَانِ يَقْتُلَانِ بِالْقِصَاصِ. دونوں قاتل قصاص میں قتل کیے جائیں گے۔
- (۳۱) عَلَى الْفُلْكِ تَحْمَلُونَ. تم کشتی پر سوار کیے جاتے ہو۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

- (۱) اللہ جانتا ہے جو ہم کرتے ہیں۔ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا نَعْمَلُ.
- (۲) ہم مدرسے کو جائیں گے اور کمرے میں نَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَنَجْلِسُ فِي الْغُرْفَةِ عَلَى الْكُرْسِيِّ. کرسی پر بیٹھیں گے۔
- (۳) وہاں لڑکے لکھتے اور پڑھتے ہیں اور کبھی وَهَنَاكَ يَكْتُبُ الْاَوْلَادُ وَيَقْرُونَ وَقَدْ كَبِهِيَ كِهِيَتِهِمْ۔ کبھی کھیلتے ہیں۔
- (۴) میرے دو دوست بٹے اٹھائے ہوئے صَدِيقَايَ يَأْتِيَانِ حَامِلَيْنِ حَقِيبَتَيْنِ. آتے ہیں۔

- (۵) عنقریب میں جان لوں گا۔ سَأَعْلَمُ.
- (۶) تم دونوں امتحان میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ سَتَنْجَحَانِ فِي الْإِخْتِبَارِ.
- (۷) لڑکیاں باغ سے پھول توڑا کرتی تھیں۔ كَانَتِ الْبَنَاتُ تَقْطِفْنَ الْأَزْهَارَ مِنَ الْحَدِيقَةِ.
- (۸) ہم چشمے سے ٹھنڈا پانی پیا کرتے اور كُنَّا نَشْرَبُ الْمَاءَ الْبَارِدَ مِنَ الْعَيْنِ وَكُنَّا پروردگار کا شکر ادا کیا کرتے تھے۔ نَشْكُرُ اللَّهَ.
- (۹) کافر جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔ سَيَدْخُلُ الْكُفَّارُ جَهَنَّمَ.
- (۱۰) عنقریب ہمیں بخشا جائے گا۔ سَوْفَ نَغْفِرُ.
- (۱۱) اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ سَيَدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ.
- (۱۲) وہ کبھی کبھی ہنستا ہے۔ قَدْ يَضْحَكُ.
- (۱۳) وہ نہ سمجھتے ہیں اور نہ جانتے ہیں۔ هُمْ لَا يَفْهَمُونَ وَلَا يَعْلَمُونَ.
- (۱۴) تو پڑھنے سے پہلے نہیں کھیلتا ہے۔ لَا تَلْعَبُ قَبْلَ أَنْ تَدْرُسَ.

مشق نمبر ۱

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) اُمِرْتُ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْهِ. مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہاری طرف لکھوں۔
- (۲) لَا أَقْدِرُ أَنْ أَجْلِسَ ههْنَا. میں یہاں بیٹھ نہیں سکتا۔
- (۳) هَلْ تَقْدِرُ أَنْ تَقْرَأَ هَذَا الْكِتَابَ. کیا تم یہ کتاب پڑھ سکتے ہو۔
- (۴) أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ. یا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔
- (۵) عَسَى أَنْ تَكُونُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ "ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ لَکُمْ.
- تمہارے لیے بہتر ہو۔

- (۶) لَنْ تَصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ۔
 (۷) لَنْ يَنْقُضَ الْكَرِيمُ الْعَهْدَ۔
 (۸) لَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِكَ بِاللَّيْلِ۔
 (۹) لَنْ تَكْفُرُوا بِاللَّهِ۔
 (۱۰) ضَرَبْتُهُ كَيْ يَفْرَأَ۔
 (۱۱) خَلَقْنَا اللَّهَ كَيْ نَعْبُدَهُ۔
 (۱۲) أَنَا فَاعِلٌ هَكَذَا إِذَنْ يَفْعَلْ میں اس طرح کروں گا تو احمد بھی کرے گا۔
 (۱۳) أُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمْ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں عدل کروں۔

مشق نمبر ۱۸

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) لَمْ يَكْتُبْ إِلَى أَخِيهِ۔ اس نے اپنے بھائی کو نہیں لکھا۔
 (۲) هُمَا لَمْ يَدْخُلَا دَارِيَ الْيَوْمَ۔ وہ دونوں آج میرے گھر داخل نہیں ہوئے۔
 (۳) لَمْ تَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ۔ تم سب نے ان کے رسول کو نہیں پہچانا۔
 (۴) لَمْ تَذْهَبِي إِلَى الْبُسْتَانِ۔ تم عورتیں باغ میں نہیں گئیں۔
 (۵) لَمْ أَقْبِضْ عَلَى اللَّيْصِ۔ میں نے چور کو نہیں پکڑا۔
 (۶) لَمْ نَعْدِلْ عَنِ الْحَقِّ۔ ہم حق سے پھرے نہیں۔
 (۷) لَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ۔ ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔
 (۸) لَمَّا يُحْصَدِ الزَّرْعُ۔ فصل ابھی تک کاٹی نہیں گئی۔
 (۹) لَمَّا تَخْفِطِي دَرَسَكِ۔ تو عورت نے ابھی تک اپنا سبق یاد نہیں کیا۔

- (۱۰) لَمَّا تَسْمَعَا كَلَامَ اللَّهِ. تم دونوں نے اللہ کا کلام ابھی تک نہیں سنا۔
- (۱۱) لِيَقْرَأَ آذُرُوسُهُمَا. چاہیے کہ وہ دونوں اپنے سبق پڑھیں۔
- (۱۲) لِنَرْحُمَ عَلَى الضُّعَفَاءِ. چاہیے کہ ہم کمزوروں پر رحم کریں۔
- (۱۳) لِيَكْتُبَ بَيْنَكُمْ كِتَابٌ بِالْعَدْلِ. چاہیے کہ تمہارے درمیان ایک لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھے۔
- (۱۴) لِيَنْظُرَ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ. چاہیے کہ انسان اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔
- (۱۵) لِيَجْلِسُوا مَعَ اسْتَاذِهِمْ. چاہیے کہ وہ اپنے استاد کے ساتھ بیٹھیں۔
- (۱۶) وَلْيُصْحَكُوا قَلِيلًا. چاہیے کہ وہ کم ہنسیں۔
- (۱۷) لَا تَأْكُلْ وَأَنْتَ شَبْعَانُ. تم اس حالت میں نہ کھانا نہ کھاؤ جب تم سیر ہو۔
- (۱۸) لَا تَشْرَبَا الْمَاءَ الْبَارِدَ. تم دونوں ٹھنڈا پانی نہ پیو۔
- (۱۹) لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ. تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔
- (۲۰) لَا تَحْزَنِي. تو اے عورت غمگین نہ ہو۔
- (۲۱) لَا تَضْرِبْنَ أَوْلَادَ كُنَّ. عورتو! تم اپنے بچوں کو نہ مارا کرو۔
- (۲۲) إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ. اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔
- (۲۳) مَنْ يَتَعَبْ فِي صِغَرِهِ يَفْرَحْ فِي كِبَرِهِ. جو اپنے بچپن میں محنت کرتا ہے، بڑی عمر میں آرام پاتا ہے۔
- (۲۴) مَا تَفْعَلْ شَرًّا تَنْدَمُ عَلَيْهِ. تم جو بھی برائی کرو گے اس پر نادم ہو گے۔
- (۲۵) أَيْنَ تَذْهَبُ أَصْحَبَكَ. تم جہاں بھی جاؤ میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔
- (۲۶) أَنِّي يَنْزِلُ ذُو الْعِلْمِ يُسْمَعُ. اہل علم جہاں بھی بیٹھے اس کی بات سنی جاتی ہے۔

مشق نمبر ۱۹

اردو میں ترجمہ:

- (۱) لِيَذْهَبَ الْأَوْلَادُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ.
 - (۲) لِيَضْرِبَنَّ زَيْدٌ عَلَى الْمَعْصِيَةِ.
 - (۳) لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.
 - (۴) لَتُبْلَوْنَ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ.
 - (۵) لَا تَلْعَبَنَّ مَعَ الْوِلْدَانِ.
 - (۶) لَا تَصْنَعَنَّ مَعْرُوفًا فِي غَيْرِ أَهْلِهِ.
 - (۷) هَلْ تَشْرَبَانِ الْقَهْوَةَ.
 - (۸) هَلْ تُسَالِّتَانِ عَنْ أَعْمَالِكُنَّ.
 - (۹) لَيَتَكَمَا تَسْمَعَانِ كَلَامِي.
 - (۱۰) إِمَّا يَلْفَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا.
- بچے ضرور مدرسے جائیں گے۔
 زید بڑے کام پر ضرور مار کھائے گا۔
 تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے۔
 تم اپنے مالوں اور جانوں کے معاملے میں ضرور آزمائے جاؤ گے۔
 تم بچوں کے ساتھ ہرگز نہ کھیلو۔
 تم بھلائی کے حقداروں کے علاوہ کسی کے ساتھ بھلائی نہ کرو۔
 کیا تم دونوں قہوہ پیو گے۔
 کیا تم سب عورتیں اپنے اعمال کے بارے میں پوچھی جاؤ گی۔
 کاش تم دونوں میری بات سنتے۔
 اگر وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائے۔

مشق نمبر ۲۰

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) اَشْكُرُ لِلّٰهِ۔ اللہ کا شکر ادا کرو۔
 (۲) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں معاف کر دے اور ہم پر رحم فرما۔
 (۳) يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا۔ اے نوح! سلامتی کے ساتھ اتر جاؤ۔
 (۴) اُعْبُدُوا اللّٰهَ۔ تم سب اللہ کی عبادت کرو۔
 (۵) اِغْسِلُوا وُجُوْهُكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ۔ اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو دھوؤ۔
 (۶) اِقْطِفْنِ الْاَذْهَارَ۔ تم سب عورتیں پھول چنو۔
 (۷) اِحْفَظِيْ ذَرْسِكِ۔ تو (اے مونث) اپنا سبق یاد کر۔
 (۸) اِفْتَحْنَاوْا فِیْذِ الْحُجْرَةِ۔ تم دونوں کمرے کی کھڑکیاں کھولو۔
 (۹) اُخْرِجْنِ اِلٰی الْحُقُولِ۔ تم (اے مذکر) کھیتوں کی طرف ضرور نکلو۔
 (۱۰) اُكْتِبْنِ رِسَالَةَ اِلٰی اِمْكِبِ۔ تم (اے مونث) اپنی ماں کو ایک خط ضرور لکھو۔
 (۱۱) اَنْصُرْنِ الْمَظْلُوْمَ۔ تم سب مظلوم کی مدد ضرور کرو۔
 (۱۲) اِصْبِرَانِ عَلٰی شِدَاۓ السَّفْرِ۔ تم دونوں سفر کی سختیوں پر ضرور صبر کرو۔
 (۱۳) اَطْلُبَانِ مَرْضَاةَ اللّٰهِ۔ تم دونوں اللہ کی رضا ضرور طلب کرو۔
 (۱۴) اِشْرَبْنَانِ الْمَاءَ الْبَارِدَ فِی الصَّیْفِ۔ تم سب عورتیں گرمیوں میں ٹھنڈا پانی ضرور پیو۔

- (۱) کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ دھو۔
 (۲) درس کے وقت کے بعد کھیل۔
 (۳) تم دونوں گھر کا دروازہ کھولو۔
 اِغْسِلْ يَدَيْكَ قَبْلَ الْاُكْلِ۔
 اَلْعَبْ بَعْدَ وَقْتِ الدَّرْسِ۔
 اِفْتَحَا بَابَ الْبَيْتِ۔

- (۴) تم عورتیں میری یہ قمیض لے کر جاؤ۔ اِذْهَبْنَ قَمِيصِي.
- (۵) اپنی لاشی سے پتھر کو مار۔ اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ.
- (۶) اس گاؤں میں سکونت اختیار کرو۔ اُسْكُنْ فِي بَلَدِكَ الْقَرْيَةِ.
- (۷) نہن! میری بات سن اور بھلے کام کر۔ يَا زَيْنَبُ! اِسْمِعِي كَلَامِي وَاعْمَلِي الْمَعْرُوفَ.
- (۸) فاطمہ! تو اپنی بہن کے ساتھ ضرور کھیل۔ يَا فَاطِمَةُ! اِلْعَيْنِ مَعَ أُخْتِكَ.
- (۹) تم سب ضرور خدا کا شکر کرو۔ اُشْكُرُوا اللّٰهَ.
- (۱۰) تم دونوں ضرور اپنے گھر کو لوٹ جاؤ۔ اِزْجَعَانِ اِلَيَّ بَيْتِكُمَا.

مشق نمبر ۲۱

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ۔ قوم کا سردار اس کا خادم ہوتا ہے۔
- (۲) اِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ۔ بے شک گھڑی آنے والی ہے۔
- (۳) اَلْحِلْمُ مَسْجِيَةٌ فَاضِلَةٌ۔ بردباری ایک اعلیٰ عادت ہے۔
- (۴) الْاِنْسَانُ اَشْرَفُ الْمَخْلُوقَاتِ۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔
- (۵) اَلْقَنَاعَةُ مِفْتَاحُ الرَّاحَةِ۔ قناعت آرام کی چابی ہے۔
- (۶) اَلسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ۔ خوش بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔
- (۷) اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ۔ قرض محبت کی پیچی ہے۔
- (۸) اَلْفَلَةُ الْعِلْمِ النَّسْيَانُ۔ علم کی آفت بھولنا ہے۔
- (۹) اَلْاٰخِرَةُ مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔
- (۱۰) اَللّٰهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ اللہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(۱۱) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ گناہ سے تائب ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا
لہ۔ ہی نہ ہو۔

(۱۲) اَلدُّنْيَا دَارُ الْغُرُورِ۔ دنیا دھوکے کی جگہ ہے۔

(۱۳) اَلصُّمْتُ زِينَةُ الْعَالَمِ وَتَسْتُرُ خاموشی عالم کے لیے زینت ہے اور جاہل کے
لیے پردہ۔ الجاہل۔

(۱۴) صَاحِبُ الْغَرَضِ مَجْنُونٌ۔ حاجت مند دیوانہ ہوتا ہے۔

(۱۵) اُمُّكَ اَشْفَقُ النَّاسِ عَلَيْكَ۔ تمہاری ماں تمہارے لیے سب لوگوں سے زیادہ
شفیق ہے۔

(۱۶) اَنَا عَظْشَانٌ وَعَلَى ثَوْبٍ خَشِيشٌ۔ میں پیاسا ہوں اور میرے اوپر کھر در الباس ہے۔

(۱۷) اَلْجُنْدِيُّ شَجَاعٌ وَالْوَلَدُ شَرِيْرٌ۔ سپاہی بہادر ہے اور لڑکا شرارتی ہے۔

(۱۸) اَللّٰهُ قُدُّوسٌ وَهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ اللہ بے عیب ہے اور وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔

(۱۹) مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكُونَةٍ فِيْهَا اس کے نور کی مثال ایک ایسی قندیل کی مانند
ہے جس میں ایک چراغ ہے۔ مِصْبَاحٌ۔

(۲۰) مَرْكَزُ الدَّائِرَةِ نَقْطَةٌ فِي وَسْطِهَا۔ دائرے کا مرکز اس کے درمیان میں ایک نقطہ ہے۔

(۲۱) اَلطُّعَامُ يُطْبَخُ فِي الْمَطْبَخِ۔ کھانا کچن میں پک رہا ہے/ پکتا ہے۔

(۲۲) لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ۔ مشرق و مغرب اللہ کے لیے ہے۔

(۲۳) سَيَعْلَمُوْنَ عَذَابَ الْكُذَّابِ وہ عنقریب جان لیں گے کہ کون جھوٹا شیخی خورا
ہے۔ الْاَشِرُ۔

مشق نمبر ۲۲

۱۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ. وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت کے ساتھ بھیجا۔

(۲) أَحْسَنَ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ. تم بھی اسی طرح بھلائی کرو جس طرح اللہ نے تمہارے ساتھ بھلائی کی۔

(۳) لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ. اپنے صدقات احسان جتانے اور تکلیف دینے کے ذریعے سے باطل نہ کرو۔

(۴) لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حُجْرٍ مَّرْتَيْنِ. مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔

(۵) أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ. تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آ لے گی۔

(۶) إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ. جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

(۷) إِنِّي مُرْسَلَةٌ بِهَدْيَةٍ فَتَاطَرَةُ "بِمَ يَرْجِعُ" میں ایک تحفہ بھیج رہی ہوں اور یہ دیکھنا چاہتی ہوں کہ پیامبر کیا لے کر آتے ہیں۔

(۸) الرُّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ. رحمن نے قرآن سکھایا۔

(۹) يُسَبِّحُ لَهُ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ. ساتوں آسمان اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

(۱۰) رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ. اے میرے پروردگار! آسانی فرما اور تنگی نہ فرما اور خیر پر اختتام کر۔

(۱۱) لَا أَكَلِمَ الْيَوْمَ أَنْبِيَاءَ. میں آج کے دن کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔

(۱۲) لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَفَضَّلْنَا هُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا. ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور انہیں بہت سی مخلوقات پر بہت زیادہ فضیلت دی۔
(۱۳) لَا تَفَرِّقْ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ. ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔

(۱۴) إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ. جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔
(۱۵) جَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ. ان کے ساتھ اچھے طریقے سے مجادلہ کرو۔
(۱۶) حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ. نمازوں کی حفاظت کرو۔
(۱۷) قِتَالٍ فِيهِ كَبِيرٌ. اس میں قتال کرنا گناہ کی بڑی بات ہے۔
(۱۸) لَا تَقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ. ان کے ساتھ مسجد حرام کے پاس جنگ نہ کرو۔
الْحَرَامِ.

(۱۹) لَيْسَ الْخَبْرُ كَالْمُعَانِيَةِ. خبر آنکھ دیکھے جیسی نہیں ہوتی۔
(۲۰) إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ. بے شک منافق لوگ اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور وہ ان کو دھوکا دیتا ہے۔
(۲۱) سَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا. عنقریب اس کا آسان محاسبہ کیا جائے گا۔
(۲۲) إِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ. اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف دی گئی۔

(۲۳) تَنْزِيلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ. ان پر فرشتے اترتے ہیں۔
(۲۴) تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ. ان کے تمام ذرائع منقطع ہو جائیں گے۔
(۲۵) أَلَّا تَتَفَكَّرُونَ. کیا تم نہیں سوچتے۔
(۲۶) تَخَلَّفُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ. اللہ کے (بتائے ہوئے) اخلاق اپناؤ۔
(۲۷) اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ. لوگوں کے لیے ان کا حساب قریب آ گیا۔
(۲۸) اِعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ. اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔
(۲۹) اِغْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا. اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ تفرقو۔

پڑو۔

(۳۰) هَذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ.
(۳۰) إِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ.
یہ ایک لشکر ہے جو تمہارے پاس گھسا چلا آتا ہے۔
جب ان کے پاس سے گزرتے ہیں تو اشارے کرتے ہیں۔

(۳۱) إِنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَصِرُ.
(۳۲) تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ.
(۳۳) يَتَنَزَّعُونَ فِيهَا كَأْسًا.
(۳۴) إِذَا السَّمَاءُ أَنْفَطَرَتْ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ.
(۳۵) إِنْبَعَثَ أَشْقَاهَا.
(۳۶) فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ.
بیشک میں مغلوب ہوں میری مدد فرما۔
تیرے رب کا نام بابرکت ہے۔
اس میں پیالہ جھپٹتے ہیں۔
جب آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے بکھر جائیں گے۔
اٹھ کھڑا ہوا ان کا بد بخت۔
پھر وہ چلے آئیں اس میں چپکے چپکے بات کرتے ہوئے۔

(۳۷) سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ
وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا عنقریب جان لیں گے
کہ وہ کیسا لوٹا لوٹتے ہیں۔

(۳۸) يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ
چہرے تارک۔
جس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ

(۳۹) تُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً.
زمین سبز ہو جائے گی۔
(۴۰) هُمْ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ.
وہ آج کے دن ہلکست خوردہ ہیں۔

(۴۱) انْطَلَقَا حَتَّى إِذَا آتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ
وہ دونوں چل پڑے یہاں تک کہ وہ بستی والوں
کے پاس پہنچ گئے انہوں نے ان سے کھانا مانگا۔
اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا.

(۴۲) اسْتَغْفِرْلَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْلَهُمْ.
تم ان کے لیے مغفرت مانگو یا نہ مانگو۔
(۴۳) إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَقَدْ جَاءَ كُفُّ الْفَتْحِ.
اگر تم فتح مانگتے ہو تو فتح تم تک آن پہنچی ہے۔

(۴۴) لَيْسَتْغْفِرَ فِيهِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ
جو لوگ نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے چاہیے کہ
نکاحاً۔
وہ پاکباز رہیں۔

(۳۵) لَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ يَمْجُرُجُ بَدِيحًا أَسَىٰ بَدَلِ جَوَانٍ كِي وَادِيٍّ
قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطَرٌ نَّآ.

جو ہم پر برسے گا۔

(۳۶) لَقَدْ اسْتَهْزَيْ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ.

آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔

(۳۷) سَنَسْتَلِبُ جُوهَهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُونَ.

ہم عنقریب انہیں وہاں سے پکڑیں گے جہاں سے انہیں علم تک نہ ہوگا۔

(۳۸) اخْشَوْشَنَ الثُّؤُبَ.

کپڑا کھردرا ہو گیا۔

(۳۹) سَوْفَ تَحْدُو دُبَّ هَٰذِهِ الْعَجُوزِ.

عنقریب یہ بوڑھی کبڑی ہو جائے گی۔

(۵۰) اِجْلُوذَ الرَّجُلِ.

آدمی تیز چلا۔

(۵۱) اِعْلَوْطَ الْبَعِيرِ.

وہ اونٹ کی گردن پکڑ کر اس پر سوار ہوا۔

(۵۲) اِبْهَارَ اللَّيْلِ.

رات آدھی ہو گئی۔

(۵۳) هُوَ يَحْمَرُّ نَارَةً وَيَصْفَرُّ أُخْرَىٰ

وہ بعض اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات پیلا ہو جاتا ہے۔

(۵۴) فِيْهَا جَنَّاتٍ مِّنْهُمَا مَتَانِ.

اس میں دو گہرے سبز باغ ہیں۔

مشق نمبر ۲۳

۱۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) وَاللَّيْلِ إِذَا عَسَفَسَ.

رات گواہ ہے جب اس کی اٹھان ہو۔

(۲) الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ.

اب سچی بات کھل گئی۔

(۳) إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا.

جب زمین ہلادی جائے گی اس کا ہلانا۔

(۴) نَعْلَمُ مَا تَوَسَّوْسُ بِهِ نَفْسَهُ.

ہم جانتے ہیں اسے جس کے بارے میں اس کا نفس اسے وسوسہ میں ڈالتا ہے۔

- (۵) مَا هُوَ بِمَزْحَرٍ جِهَ مِنَ الْعَذَابِ .
 (۶) دَخَرَجْتُهُ فَنَدَخَرَجَ .
 (۷) تَبَرَّقَعَ زَيْدٌ .
 (۸) أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ .
 (۹) تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ آمَنُوا .
 (۱۰) إِشْمَازَتْ قُلُوبُ الَّذِينَ كَفَرُوا .
 (۱۱) اِغْرَنَكَسَ الشَّعْرُ .
 (۱۲) اِسْتَحْفَرَ الْخَطِيبُ .
 وہ اسے عذاب سے ہٹانے والا بالکل نہیں ہے۔
 میں نے اس کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا۔
 زید نے برقع اوڑھا۔
 سن لو! اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں۔
 اس سے اہل ایمان کی کھالیں نرم پڑ جاتی ہیں۔
 جنہوں نے کفر کیا ان کے دل گھٹ گئے۔
 بال تہ بہ تہ جمع ہو گئے۔
 خطیب نے کلام کو طول دیا۔

مشق نمبر ۲۴

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) اِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ .
 (۲) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا .
 (۳) وَرِثْنَا الْمَجْدَ مِنْ اَسْلَافِنَا .
 (۴) رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے نیک
 طیبہ۔
 (۵) اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ .
 (۶) سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ .
 (۷) زِنُوا بِالْقِسْطِ اَلْمُسْتَقِيمِ .
 (۸) وَضَعَ الْمِيزَانَ .
 بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے۔
 بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔
 ہم نے اپنے اسلاف سے بزرگی پائی ہے۔
 اللہ سب سے الگ ہے نہ وہ باپ ہے اور نہ وہ بیٹا ہے۔
 اللہ اس چیز سے پاک ہے جو یہ بیان کر رہے ہیں۔
 سیدھی ترازو کے ساتھ تولو۔
 اس نے میزان لگائی۔

- (۹) قَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ۔ مجھے اور جھٹلانے والوں کو چھوڑ دو۔
 (۱۰) أَجِدْ عَلَى النَّارِ هُدًى۔ میں آگ کے پاس رہنما پاؤں گا۔
 (۱۱) مَا تَحْمِلُ مِنْ اثْقَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا كَوْنِي بِمَوْثِدٍ تَوْحَاهُ مَوْتِي ہے اور نہ ہی سختی ہے مگر وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔
 (۱۲) لَا تَأْخُذْهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ۔ نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند۔

مشق نمبر ۲۵

اردو میں ترجمہ:

- (۱) مَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ جس نے توبہ کی اور نیک عمل کیے تو بے شک وہ لوٹ آتا ہے اللہ کی طرف لوٹ آنے کی جگہ پر۔
 (۲) قَالَ مُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ اس نے کہا پاک ہے تو میں تیری طرف لوٹا ہوں۔
 (۳) كُنَّا نَحْوُضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ہم جھگڑا کرنے والوں کے ساتھ جھگڑا کرتے تھے۔
 (۴) لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔
 (۵) سِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا۔ وہ لوگ جہنم کے کفر کیا جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ در گروہ۔
 (۶) إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ تیرے رب کی طرف اس دن چلتا ہے۔
 (۷) سِيرُوا فِيهَا لِيَالِي وَأَيَّامًا آمِنِينَ چلو اس میں دن اور رات امن کے ساتھ۔
 (۸) مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ تم میں سے جو کوئی بھی اس مہینے کو پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے۔

(۹) لَا يَطْغَوْنَ مَوْطِنًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا وَهْ كُفَّارُ كُفْرِهِمْ دَلَّاهُ
يَسْأَلُونَ مِنْ عَذَابٍ نِيلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ وَأَنْتُمْ كُفَّارُ كُفْرِهِمْ
عَمَلٌ صَالِحٌ۔

ہے۔

(۱۰) اخْرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا۔
دو دوسرے ان کی جگہ کھڑے ہوں۔

(۱۱) قَالَتْ فَلَذَلِكَ الَّذِي لَمْ تُنَبِّئِي فِيهِ۔
اس مونث نے یہ کہا کہ یہ وہ بات ہے جس میں تم
سب عورتوں نے مجھے ملامت کیا۔

(۱۲) لَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَلْوُوا مَا كَانَتْ مَعْلُوقَةً۔
تم مکمل طور پر جھک نہ جاؤ کہ دوسری کو معلوق ہی کر
کا لعلہ۔

(۱۳) يَا لَيْتَنِي مِثْلَ قَبْلٍ هَذَا۔
ہائے افسوس! میں اس سے پہلے مر ہی جاتی۔

(۱۴) لَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ۔
تم ان دونوں کے لیے اف نہ کہو۔

(۱۵) مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ۔
آپ کو اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا جا رہا مگر وہی
جو آپ سے پہلے رسولوں کو کہا جا چکا ہے۔

مشق نمبر ۲۶

۱۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ۔
ان کے مونہوں سے دشمنی ظاہر ہوئی ہے۔

(۲) لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ۔
زمین میں فساد نہ کرو۔

(۳) فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَكُونُوا كَثِيرًا۔
سو چاہیے کہ وہ کم ہنسیں اور زیادہ روئیں۔

(۴) لَيَلُونَكُمْ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالَهُ، يَقِينًا اللَّهُ آزِمَاةً كَاتِمِينَ شَكَارٍ فِيهِمْ اس چیز سے
جس تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچ
آئیں گے۔

جائیں گے۔

(۵) تَنَسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ تم اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب الکتاب پڑھتے ہو۔

(۶) لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ ان کے لیے ایسے کمرے ہیں جن کے اوپر مَنِيَّةٌ۔ کمرے ہیں۔

(۷) فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ان دونوں میں دو بہتے چشمے ہیں۔

(۸) لَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ۔ جن لوگوں نے صبر کیا انہیں ہم ضرور ان کا اجر دیں گے۔

(۹) إِنَّ أَسَىٰ يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا بے شک میرے والد تمہیں بلا رہے ہیں تاکہ تمہیں ہمارے لیے پانی پلانے کی اجرت دیں سَقَيْتَ لَنَا۔

(۱۰) يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ اس دن ان پر جہنم کی آگ میں دھکائیں گے پھر فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ۔ اس سے ان کی پیشانیاں اور ان کے پہلو داغے جائیں گے۔

(۱۱) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي۔ ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ ہی سے ڈرو۔

(۱۲) لَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا۔ گواہ انکار نہ کریں جب بھی انہیں بلایا جائے۔

(۱۳) إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ میں روکا گیا ہوں کہ عبادت کروں ان کی جنہیں مِنْ دُونِ اللَّهِ۔ تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو۔

(۱۴) قَدْ كُنْتُ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَذَا۔ اس سے پہلے ہمیں تم سے امیدیں تھیں۔

مشق نمبر ۲

۱۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ سِتَارَهُ غَوَاهِے جب وہ گرے تمہارا ساتھی نہ بہکا وَمَا غَوَىٰ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ اوردہ بھٹکا۔ اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ إِلَّا وَحْیٌ یُّوحَىٰ۔ صرف ایک بات ہوئی جو وحی کی گئی ہے۔

(۲) لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ تاکہ ہم اسے تمہارے لیے سبق آموز یادگار وَاعِیَةٌ۔ بنائیں اور یاد رکھنے والے کان اسے محفوظ کریں۔

(۳) وَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ۔ اور انہیں ان کے رب نے جحیم کے عذاب سے بچالیا۔

(۴) مَنْ تَقِيَ السَّيِّئَاتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ۔ اس دن جس شخص کو تو برائیوں سے بچا دے تو نے اس پر رحم کیا۔

(۵) سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ پاک ہے تو سو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(۶) قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا۔ اپنے آپ کو اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

(۷) مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ۔ ان کے لیے اس کے علاوہ کوئی مددگار نہیں۔

(۸) إِذْ أَوْيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ جب ہم اس چٹان کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کو الْخُوثُ۔ بھول گیا۔

(۹) مَا كُنْتُ لَأُؤَيَّا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ۔ تم اہل مدین کے درمیان موجود نہ تھے۔

(۱۰) إِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًی لَّهُمْ۔ اگر وہ ڈٹے رہے تو آگ ہی ان کا ٹھکانا ہے۔

(۱۱) بَلْکَ یُؤْتُوهُمْ خَاوِیَةً بِمَا ظَلَمُوا۔ وہ ان کے گھر خالی پڑے ہوئے ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے ظلم کیا۔

(۱۲) یُعَاثُوا بِمَاءٍ کَالْمُهْلِ یَشْوِی ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو ان الْوُجُوهَ۔ کے چہرے جھلسا دے گا۔

(۱۳) يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ اس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے
لِلْكِتَابِ۔ جیسے طومار میں اوراق لپیٹے جاتے ہیں۔

(۱۴) السَّمَوَاتِ مَطْوِيَّاتٍ بِيَمِينِهِ۔ آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے
ہوں گے۔

(۱۵) الشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ۔ رہے شعرا تو ان کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ ہی
چلا کرتے ہیں۔

(۱۶) إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ۔ بے شک اللہ تعالیٰ یقیناً طاقتور اور زبردست ہے۔
(۱۷) إِذْ تَضَعُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ جَب تم پڑھ رہے تھے اور پیچھے مڑ کر کسی کو نہ دیکھ
رہے تھے۔

مشق نمبر ۲۸

۱۔ اردو میں ترجمہ:

- (۱) لَا يَأْتِ الشَّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا۔ گواہ انکار نہ کریں جب بھی انہیں بلایا جائے۔
- (۲) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ قِيَامَتُ السَّاعَةِ۔ کہو دیکھو تو کہ اگر اللہ کا عذاب تم پر آئے یا قیامت کی گھڑی تم تک آ پہنچے۔
- (۳) أَوْ لَمْ تَكُنْ تَلْبِسُكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ۔ کیا تمہارے پاس تمہارے رسول نشانیاں لے کر نہ آتے تھے۔
- (۴) خُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا۔ اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ اسے اچھے طریقے سے پکڑیں۔
- (۵) تَأْكُلُونَ الثَّرَاتِ أَكْثَلًا لِّمَا۔ تم میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔
- (۶) إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًا۔ جب زمین یکبارگی ہلا دی جائے گی۔

(۷) تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ. ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا۔

(۸) مَا كَانَ لَنَبِيٍّ أَنْ يَغُلُّ وَمَنْ يَغُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. کسی نبی کا یہ کام نہیں کہ وہ خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے وہ قیامت کے دن اس خیانت سمیت حاضر ہوگا۔

(۹) إِذَا جَاؤُكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ. جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو آپ کو ایسے سلام کرتے ہیں جیسے اللہ نے بھی نہیں کیا۔

(۱۰) جِئَءَ بِالنَّبِيِّ وَالشَّهَدَاءِ. انبیاء اور شہداء لائے جائیں گے۔

(۱۱) رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا. انہوں نے دیکھا کہ وہ بھٹک چکے ہیں۔

(۱۲) إِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ. میں تم سب سے بری ہوں، میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔

(۱۳) أَفَعَيَّنَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ. کیا ہم پہلی تخلیق سے ہی تھک گئے ہیں۔

(۱۴) إِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ. جب تم ان (عورتوں) سے کوئی چیز مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔

(۱۵) سَلِّ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ. بنی اسرائیل سے پوچھو۔

(۱۶) كُلُّوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ. کھاؤ جہاں سے تم چاہو۔

(۱۷) مَا تَشَاوُنَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ. تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ جو اللہ چاہے۔

(۱۸) لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكَ فِي الْمُلْكِ. اس کی بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

(۱۹) لَمْ أَكْ بِغِيًّا. میں باغی نہیں ہوں۔

(۲۰) خُذْ مَا آتَيْتَكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ. پکڑ لو جو میں نے تمہیں دیا، اور شکر کرنے والوں میں سے بنو۔

(۲۱) أَنْظِرْ إِلَى الْهَيْكَلِ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا. اپنے اس معبود کی طرف دیکھو، جس پر تم معتمد تھے۔

مشق نمبر ۲۹

۱۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) اَوْحَيْنَا اِلَىٰ اِمْكَمَا يُوْحٰى۔ میں نے تیری ماں کی طرف وہ وحی کی جو ہم نے وحی کیا۔

(۲) لَا يُوْفِقُ وَاَقْلَهُ اَحَدٌ۔ کوئی اس کے باندھنے کی مانند باندھ نہیں سکتا۔

(۳) يَغْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا۔ وہ اس کے ٹھکانے کی جگہ جانتا ہے اور یہ کہ کہاں وہ سونپا جاتا ہے۔

(۴) كُوَارِثَ بِالْحِجَابِ۔ وہ پردے میں چھپ گئے۔

(۵) تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ۔ انہوں نے حق کی نصیحت کی۔

(۶) تَتَوَلَّاهُمْ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ۔ ان کفر شتے پاکیزگی کی حالت میں وفات دیتے ہیں۔

(۷) اِذَا اٰكْتَالُوا عَلٰى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ۔ جب وہ لوگوں سے لیتے ہیں تو ترازو سیدھا رکھتے ہیں۔ (پورا قول لیتے ہیں)

(۸) مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهِ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۔ جو اپنا وعدہ پورا کرے اور تقویٰ اختیار کرے تو بیشک اللہ ایسے متقیوں کو پسند کرتا ہے۔

(۹) هٰى عَصٰى اَنُوْكَأْ عَلٰىهَا۔ یہ میرا عصا ہے اس پر میں ٹیک لگاتا ہوں۔

(۱۰) سُرُرًا عَلٰىهَا يَتَكُونُوْنَ۔ تخت، جن پر وہ ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔

(۱۱) مَا نَحْنُ بِمُتَّقِيْنَ۔ ہم یقین کرنے والے ہرگز نہیں ہیں۔

(۱۲) فِى الْاَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ اہل یقین کے لیے زمین میں نشانیاں ہیں۔

(۱۳) هُوَ يَتَوَلٰى الصّٰلِحِيْنَ۔ وہ نیکوکاروں کو والی بناتا ہے۔

(۱۴) اِسْتَهْوٰهُ الشّٰيْطٰنُ۔ اسے شیطان نے حیران کر دیا۔

(۱۵) لَا يَسْتَطِيعُوْنَ حِيَلًا وَلَا يَهْتَلُوْنَ سَبِيْلًا۔ وہ کوئی حیلہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی راہ پا سکتے ہیں۔

(۱۶) لَا يَهْدٰى اِلَّا اَنْ يُّهْدٰى۔ وہ خود راہ نہیں پاتا مگر یہ کہ اس کی رہنمائی کی جائے۔

- (۱۷) لَا يَتَنَهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ .
وہ ایک دوسرے کو منکر سے باز نہیں کرتے۔
- (۱۸) إِنْ تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ خَيْرٌ لَّكُمْ .
اگر تم رک جاؤ تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔
- (۱۹) إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلِمَا تَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ
وَالْعُلُوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا
بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى .
جب تم آپس میں پوشیدہ باتیں کرو تو گناہ زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں نہ کیا کرو بلکہ نیکی اور تقویٰ کی باتیں کیا کرو۔
- (۲۰) أَمَّا التَّائِبِينَ وَأَخْيَرْنَا التَّائِبِينَ .
تم نے ہمیں دوبار مارا اور دوبار زندہ کیا۔
- (۲۱) لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ
بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ .
اس چیز کی تمنا نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔
- (۲۲) إِنَّمَا نَمْلِي لَهُمْ لِيَزَادُوا إِثْمًا
هَمَّ أَنْتُمْ صَرَفَ اس لِيَهْلِكَ دِيَارُهُمْ
تاکہ وہ گناہ میں اور بڑھیں۔
- (۲۳) تَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ .
آدم نے اپنے رب سے چند کلمات پالے۔
- (۲۴) مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ .
اس نے دو سمندروں چھوڑ دیا کہ آپس میں مل جائیں۔
- (۲۵) إِذْ يَلْقَى الْمُتَلَقِيَانِ عَنِ الْيَمِينِ
وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ .
جب دو لکھنے والے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے لکھتے جاتے ہیں۔
- (۲۶) فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا
لَهُمْ .
تو جب تک وہ تمہارے ساتھ سیدھے رہیں تم بھی ان کے ساتھ سیدھے رہو۔
- (۲۷) لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ .
ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔
- (۲۸) إِذَا قِيلَ لَكُمْ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أَنْفَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ .
جب تم سے کہا جاتا ہے اللہ کے راستے میں نکلو، تم زمین کے ساتھ چپک جاتے ہو۔
- (۲۹) يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوا الْأَرْضَ
يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوا الْأَرْضَ .
اے کھل اڑھنے والے! اٹھو اور خبردار کرو۔
- (۳۰) إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُطْهَرِينَ .
بیشک اللہ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔
- (۳۱) لَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَا الْأَعْلَى .
یہ ملائے اعلیٰ کی باتیں نہیں سن سکتے۔

